تصویر شبیہ میر پرورش علی صاحب مرحوم مصنف دیوان ہذا

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے بندہ درگاہ لمیزلی سید مقصود علی ولد سید پرورش علی مرحوم و مغفور مصنف دیوان ہذا ناظرین باتمکین کیخدمت مین بصد ادب ملتمس ہے کہ یہہ شیرازہ بندی اوراق پریشان کے والد مرحوم کے رحلت سے پندرہ برس بعد اتفاقیہ ہوئی جسکے اجزاے اکثر کرم خوردہ اور مشکوک تھے اور جب مصنف علیہ الرحمہ نے نظر ثانی بہی نہ فرمائی تہی لہذا اسقام قابل نظر انداز ہین :-

مختصر حالات مصنف

یہان پر مصنف مغفور کے مختصر حالات ناظرین کے دلچسپی سے

ایک مین تھی اوس سے زیادہ شیرین زبانی دوسرے مین فصاحت
سخن پر اسقدر قادر تھے کہ ہر زمین شاعری پر لواے بلند نامی مصنف
حضرت ممدوح کا لہراتا تھا۔ کچھہ دلی شوق صحبت اہل مذاق اور کچھہ آوازہ
حسن کلام سے حضرت مصنف بلاد و ورود دراز مین جنکیلئے منازل بعیدہ
کے لئے بکثرت کوئی سبیل نہ تھی شریک بزمہاے مشاعرہ
ہوا کرتے تھے۔ اولاً شاعر نازک خیال جناب مرزا کلب حسین خان
بہادر مرحوم متخلص بہ نادر ڈپٹی کلکٹر اٹاوہ سے لطف صحبت رہا۔
بعدہ اعلیٰ حضرت محمد علی شاہ جنت آرامگاہ کے زمانہ سے بقیہ
ایام زندگانی تک اکثر و بیشتر شہر لکھنئو کے قدردانیان لے
صاحب ممدوح کو باہر جانے نہ دیا گو باوقات مختلفہ کانپور۔ آگرہ۔
جونپور۔ پٹنہ۔ بنارس۔ کلکتہ۔ وغیرہ وغیرہ کیطرف مسبرین کلام
حلاوت نام آپ کے قدر افزائیون سے اتفاق سفر ہوا کیا۔
اگرچہ آپکا کلام از ابتدا تا انتہا رنگ عاشقانہ لی ہے اور
ایک رند مشرب مستانہ مزاج کے افکار کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے
مگر آپکا دامن اتقاءنت العنب کے چھینٹ سے کبھی داغدار
نہین ہوا۔ بزم و رزم مین آپ اپنے آن بان پابندی صوم
و صلواۃ اور وضعداری مین مستحکم رہے جسطرح مجالس عشقیہ مین

آپ کے کلام سے ایک خاص دلچسپی اہل مذاق کو ہوتی تھے
اوسیطرح جب آپ محافل عزائیہ مین بنظر اکتساب ثواب اخروی
رونق افروز ہوکر حلاوت ایمانی وچاشنی روحانی حاضرین
محفل کو دیتے تھے تو آپ کے خدا ساز خوش الحانی اور باقاعدہ
سوز خوانی سے ایک عالم وجد طاری ہوجاتا تھا اور اپنے تصنیفات
کیا اردو کیا بہاکہا تو اس خوبی سے پرہتے تھے کہ تصنیف را
مصنف نیکوکند بیان ۞ گویا مخصوص اونھین کے شان مین موضوع
وموزون سمجھا جاتا تھا:-
اخلاقاً آپ اوس شرافت نسبتی سے متصف تھے جو اعلےٰ درجے کے
الا برو اعاظم کا دستور العمل ہے کبھی لذائذ دنیاوی پر اپنے -
شرف نفسی کو طامع نہین فرمایا اور حصول جاہ ومنزلت کے
لیئے اپنے کو کبھی پابند قیود ظاہری نہ کیا - چنانچہ یکے از اقارب
حضرت سلطان اودھ یعنے عالیجناب نواب مرزا حیدر شکوہ
بہادر اعلے اللہ مقامہ سے باوجود مدت کے ربط وراہ وبے تکلفی
کے محض بخیال قیود وپابندی کہ شائبہ اطاعت ہے ترک صحبت
فرماکر الہ آباد مین ملازمت سرکاری خدمت تھانداری
جوجزو حکومت رانی ہے قبول کرلی جسپر جناب نواب صاحب

ممدوح الشان نے افسوس و حیرت سے رقم فرمایا
کہ سبیل ملازمت شایان عزت کی یہان کچھ نہ تھی جواباً عرض
کیا کہ آزادی طبع دیدہ و دانستہ پابندی نہیں چاہتی۔
جناب نواب صاحب ممدوح نے مذاق حکمرانی دریافت فرما کر
وفور شفقت سے عمدہ اور چیدہ ہتیار سلحخانہ شاہی سے مرحمت فرمائی
جو زمانہ غدر تک موجود رہے۔ یہہ بھی شرافت نفسی سے تھا
باعث تھا کہ جب بعد تسلط غدر پولیس کا انتظام ہوا تو
وردی پہننے سے اکراہ ملکر ترک روزگار کرکے راہی لکھنؤ ہوے
اور وہان کمپنی دلکشائی مین صدر بازار کی کوتوالی جو منزل خاطر
تھی پائی جسپر تخمیناً بارہ سال تک سرفراز رہنے بعد بوجہ
پیرانہ سالی مستعفی ہوئے :۔

۱۲۶۹ ہجری مین حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ طاب
ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے قدر افزائیون سے سفر کلکتہ کا اتفاق
ہوا اور بحکم حضرت ظل سبحانی وزیر السلطان مرحوم نے
ڈلی والی کوٹھی مین فروکش کیا وہان کے اکثر مشاعرون مین
حضرت ممدوح احترامات سلطانی سے سرفراز ہوئے ایک
غزل مشاعرے کے بیت عرصے کی جو بدرجہ غایت مقبول عام اور

اور زمانہ نزد اہل موسیقی ہے داخل دیوان ہذا ہے سنہ ۱۲۹۰ ہجری
مین سخت علیل ہوکر وہان سے وطن تشریف لائے اثناء سفر مین
چیدہ کلام جو اوس وقت تک نہایت جانفشانی سے جمع کیا تھا
بوجہ علالت و مسافرت تلف ہوگیا اس کا حصہ صرف تہائی رہا
اور علالت نے یوماً فیوماً ترقی کی چنانچہ ۱۴ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ
کو بعمر ۶۵ برس کے سن مین اس دار ناپایدار سے کوچ فرمایا

اِنا لِلّٰہِ وانا الیہِ راجعون

قطعہ تاریخ وفات مرحوم از کمترین خلائق ننگ خاندان
عاصی پر معاصی سید مقصود علی

وفات قبلۂ کونین کا سنہ
لکھو اک مادہ وہ مختصر سا
اگر پوچھے کوئی مقصود تاریخ

کہان اظہار تم کرتے پھروگے
جسے ہر شخص آسانی سے پڑھ لے
تو کہدینا سخی جنت مین پہنچے

۱۲ ۹ ۳ سنہ

میرے والد قبلہ کون و مکان
نامزد با نام زیبا نے سخی

چل بسے دنیا سے جب سوئے ارم
خلد میں یزدان نے کی جا سخی

سال رضوان نے کہا مقصود سے
جنت موہوب میں آئے سخی

۱۲۹۳ ہجری

تمت

دیوان پر بہار جناب میر پرورش علی صاحب مرحوم و مغفور المسمیٰ بہ
تصنیف سخی
و موسوم بہ اسم تاریخی
نغمۂ ہزار
باہتمام جناب مرزا علی صاحب ناظر صدر انشا خانۂ بندوبست
بدار الطبع بندوبست سرکار عالی حیدرآباد مطبوع

دیوان اوّل

ردیف (ا) | بسم اللہ الرحمن الرحیم | (۱۰) الف

شیدا ہون نبی کے اوس وصی کا | روضہ ہے نجف مین جس ولی کا

احسان خدا کا اور نبی کا | بندہ جو محب ہوا علی کا

بندہ کو خدا کہین نصیری | ایسا رتبہ ہوا آدمی کا

ہون تیغ زنی سے جن مسلمان | بس تھا مذہب حیدری کا

سایل کے لیے بکا جو اکثر | بندہ ہے فقیر اوس سخی کا

خیبر کا در اوکھاڑ لینا | یہہ کام نہیں ہے ہر کسی کا

ہو کیون نہ خدا کے گھر کا مختار | کعبہ مولد ہے جس ولی کا

روندے میری خاک کو الہی | جو راکب دوش تھا نبی کا

جد سے وہ کافر و ہمارا | مرحب کشتہ تھا جس جری کا

ایسی یہہ غزل کہی گئی ہے

مقبول کلام ہے سخی کا

یہہ تو معلوم کہ پھر آئیگا | بیٹھے آج کہان جائیگا
مرقد کشتہ پہ جب آئیگا | دل مین کچھ سوچکے پچھتائیگا
ہنس کے سمجھے تھے کہ جلد آئیگا | غیر اب چھپ چھپ کے گھر جائیگا
غیر کو بوسے دہن تنگ کے کیسے | کچھ میرا منہ تو نہ کھلوائیگا
میرے کہنے مین نہین ہے دل زار | آپ ہی کچھ اسے سمجھائیگا تو
اب تو جو مے لب شیرین ہے | تو ہمین گھول کے پی جائیگا
دولت وصل ہے قیمت دلکی | آگے کچھ آپ بھی فرمائیگا
جمع خاطر رہے اے اہل قبور | ہم بھی آتے ہین نہ گھبرائیگا
وصف لکھتے ہین لب شیرین کے | کچھ مٹھائی ہمین کھلوائیگا
نزع مین پاس میرے کیون بیٹھی | اوٹھئے اوٹھئے نہین گھبرائیگا
صدمہ ہجر مین تکلیف کرین | ملک الموت سے فرمائیگا

قطعہ

آپ پر مرنے سے حاصل کیا ہے | فاتحہ بھی تو نہ دلوائیگا
شیخ جی بت کی برائی کیجے | اپنے اللہ سے پھر پائیگا
کعبہ مین سخت کلامی سن لی | بتکدہ مین نہ کبھی آئیگا

(۳) بوسے للہ سخی مانگتا ہے
ایک دیجئیگا تو دس پائیگا (۹)

وہان سخی دل کو نہ لے جائیگا | ہاتھ سے کھوکے نہ پھر آئیگا

تذکرہ ہجر ہی کا سن لیجئے
وصل کے ذکر مین شرمائیگا

شیخ جی پند ہمین سے ہر وقت
کبھی اس دل کو نہ سمجھائیگا

ہمکو ہے حکم جو مرجانے کا
پھر لئے کیا ہی نہ رہ جائیگا

اون سے آنکھین جو دیکھا نیکو کھا
بولے بیمار نہ رہ جائیگا تو

سرکو کھتے ہین بجائے قران
اسکی جھوٹی نہ قسم کھائیگا

لاش اوٹھا نیکو اگر آئین لوگ
رو کے گا اونہین سمجھائیگا

نہین معلوم کہان دفن کرین
بس یہین خاک مین ملوائیگا

(۳)

بس سحی شام ہوئی آو ٹھہرئیے
شعر خوانی کو نہ اب جائیگا

(۷)

رخ پر ہے ملال آج کیسا
دل پر ہے ملال آج کیسا

اوس خال سے کیا ملی ہے ذلت
اختر ہے ملال آج کیسا

بے یار نہین ہوا ترا دور
ساغر ہے ملال آج کیسا

کیا آئی ہے یاد تیغ قاتل
اے سر ہے ملال آج کیسا

ہے راحت وصل کے جو آمد
مضطر ہے ملال آج کیسا

اندر میری آہ سن کے بولے
باہر ہے ملال آج کیسا

(۵)
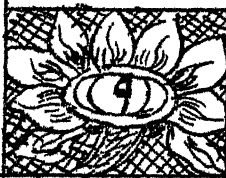
کیا آئی ہے کچھ خبر سحی کی
گھر گھر ہے ملال آج کیسا
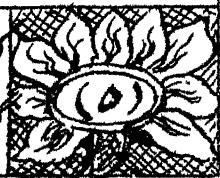
(۹)

ناخوش جو ہو گلبدن کسیکا — کیا بھائے اوسے سخن کسیکا

گل کی مجھے کیون کلی دکھائی — یاد آگیا پھر دہن کسیکا

ہر سنگ کی کوہ پر صدا ہے — یان دفن ہے کوہکن کسیکا

کرتے ہو پسند وحشت دل — لیجاؤگے کیا ہرن کسیکا

بھولی ہے صبا قباے گل پر — دیکھا نہین پیرہن کسیکا

عاشق ہی کے جب نہ کام آیا — کس کام کا بانکپن کسیکا

آجاے کسیکی موت مجھکو — ملجاے مجھے کفن کسیکا

سینے سے ہمارا دل نہ لیجاؤ — چھڑواتے ہو کیون وطن کسیکا

گاتے ہین سخی ہی کی غزل وہ
بھاتا ہی نہین سخن کسیکا

اون کی چتکی مین دل نہ مل جاتا — تو یہہ سکہ ہمارا چل جاتا

شمع تنہا یار جو پگھل جاتا — اور مین پروانہ تہا جو جل جاتا

کیا کہین سیر کو وہ گل نہ گیا — باغ کا رنگ ہے بدل جاتا

گور ہی سے نہ بن پڑی ورنہ — اژدہا تو ہمین نگل جاتا

انتو پستان نکالے صاحب — اتنے سن مین انار پہل جاتا

صدمے گھیرے ہین جسم مین دم کو — سانس پاتا تو یہہ نکل جاتا

کیا گراتا سخی یہہ چرخ مجھے — یا علی کہتا اور سنبھل جاتا

وصل سے رہتا ہے انکار یہہ کیا
اور یہہ کہتے ہو گنہگار یہہ کیا

اسقدر آنسوون کے تار یہہ کیا
دیکھ اے چشم گہربار یہہ کیا

دل لگی ہوتی ہے خوش ہو نیکو
تم تو ہونے لگے بیزار یہہ کیا

جبکے گھر جاتے نہ تھے حضرت دل
وان لگے پھاندنے دیوار یہہ کیا

کیسا اے دست جنون چاک کیا
ہین گریبان مین ابھی تار یہہ کیا

اتنا کہنا تہا کہ یوسف نہ کہو
گالیان دین سر بازار یہہ کیا

الفت چشم مین ہم مر بھی گئے
یہہ نہ پوچھا ہوے بیمار یہہ کیا

تیغ ابرو کے سزاوار تھے ہم
آپ باندہ آئے ہین تلوار یہہ کیا

آجکل آپ کے گیسوے سیاہ
بر سر ظلم ہین سرکار یہہ کیا

بدلی نیت تو بگڑ کر بولے
ہان خبردار خبردار یہہ کیا
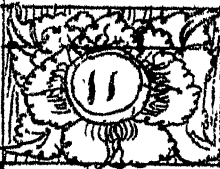
۸ کیون نہ تکرار پڑے بوسون پہ
اے سخی دو کے لئے چار یہہ کیا ۱۱
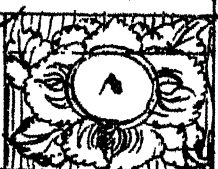
دیکھنا ماجرا سمندر کا
ایک قطرہ ہے دیدۂ تر کا

اب قرینہ ہے وصل دلبر کا
پوچھتے ہین پتہ مرے گھر کا

ایک مدت سے غل تہا محشر کا
شور نکلا وہ یار کے گھر کا

وصف لکھونگا تیغ حیدر کا
ہو قلم جبرئیل کے پر کا

لو سخی سے سوال ہے زر کا
اور کہو نیکو ہین وہ کچھ گھر کا

لو میرے نامہ بر کی خبر نہیں
پر اوڑا آتا ہے کبوتر کا

شہر آشوب ہوا تو رستے کھو جیں
راستہ بھول جائیگا گھر کا

روز بازو پہ باندھ کے گئے نامہ کو
کچھ یہہ دستور ہو گیا سر کا

رخ سے کچھ کچھ ہے کم نہ آئینہ
دیکھنے بیچتا ہے سکندر کا

پیشتر ہی رہا ہیر کا یاں کیا کلام
اون کو رستہ بتانے گھر کا

٩

شاعروں میں سخنی جو سچ پوچھو
ہمکو بہایا کلام صفدر کا -

کوہ میرا ہے بیابان میرا
قیس و فرہاد پہ احسان میرا

اب فرشتے کیا ہے لاغر
مور سمجھے گا سلیمان میرا

چھوڑ دیتا ہوں اکیلا پاکر
یاد رکھیگا یہہ احسان میرا

قید ایک سندر کے گھر میں ہوں میں
رشک فردوس ہے زندان میرا

رحم کردیگا جناب باری
عفو ہو جائیگا عصیان میرا

مر گئے ہم تو کہا کافر نے
شیفتہ تھا یہہ مسلمان میرا

١٠ ١٢

مجھسے پردہ میں سخنی وہ بولا
ذکر آئے نہ کہیں ہاں میرا

گل رخسار یار کیا کہنا
رنگ لائی بہار کیا کہنا

نوک مژگان یار کیا کہنا
نشتر دل فگار کیا کہنا

پاے نازک سے یہہ امید نہ تھی
خوب روندا غبار کیا کہنا

کس مزے کی ہے آبلوں میں خلش
واہ وا نوک خار کیا کہنا

وقت گلگشت کب وہ سنتے ہیں
کہے بلبل ہزار کیا کہنا

بخششیں ہم گناہگاروں کی
ہیں ترے آمرزگار کیا کہنا

شب فرقت پلک نہیں ماری
دیدۂ انتظار کیا کہنا

جبرئیل امین کے پر کاٹے
مرحبا ذو الفقار کیا کہنا

ایسے مغرور کو کیا ہموار
عجز اور انکسار کیا کہنا

پھول ہر نقش پا پہ چڑھتے ہیں
لا قدم لوں نگار کیا کہنا

وصل کے واسطے کرونگا عرض
اور ہے میرے یار کیا کہنا

اوسکے کوچہ کی خوب اوڑائی دھول
سخی خاکسار کیا کہنا

جدھر دیکھتے ہو ادھر دیکھ لینا
تو صاحب ادھر ایک نظر دیکھ لینا

دہن یار کا اور کمر دیکھ لینا
سخی مختصر مختصر دیکھ لینا

جو پوچھیں کہ کیا شغل ہے یاد میں
تو کہنا کہ سوے قمر دیکھ لینا

جگر اور دل اوسکے رہنے کے گھر ہیں
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا

برستے ہوے آج آتے ہیں بادل
ذرا اونکو اے چشم تر دیکھ لینا

ملینگی کبھی ونکی آنکھوں سے آنکھیں
لڑینگی نظر سے نظر دیکھ لینا

سخی کچھ وہ مستی میں لیتے گئے ہیں
ذرا اپنا دل اور جگر دیکھہ لینا

الفت گیسو سے دوڑا لایا
لے گیا دلکو مین جُھٹی مین
لو بتو سوئے کعبہ جاتا ہون
اپنی اپنی پسند ہے یہہ تو

کس بلا مین پڑا ہین کیا لایا
دوڑتے کھینچے ہوئے کیا لایا
پھر ملونگا اگر خدا لایا
وہ جفا لائے ہین وفا لایا

اوس کے باہر کہین گئے ہین سخی
بیٹھے ہین ابھی بلا لایا

تم اگر دو نہ پیرہن اپنا
آگے کرتے تھے اسطرح پامال
آج ہم جان دینے آئے ہین
شانہ زلفوں مین وان نہیں الجھا
یاد رکھیو ہماری پامالی
یا کہو ہم کنوین مین ڈوب مرین
ہم وہ بلبل نہین جو باغ کو جائین
ہمکو دکھلاکے تنگ کرتے ہو

چرخ سے مانگ لون کفن اپنا
یاد تو کیجئے چلن اپنا
کچھہ دیکھاتے ہو بانکپن اپنا
سانپ دکھلا رہے ہین اپنا
بہو لیو مست کبھی چلن اپنا
یاد دیکھا و چہ ذقن اپنا
کہ جہ یار ہے چمن اپنا
گھر گھر اپنی گہ دہن اپنا

جسکو کہتے ہین لوگ شمصر کرتا

(١٤) اے سخی ہے وہی وطن اپنا

نہیں ایسا رخ روشن کسیکا — تمہارے آگے کیا دعویٰ کسیکا
ہمیں بے آہ و نالہ کے نہیں چین — اونہیں بہاتا نہیں شیون کسیکا
تمہیں کو دوستو نسبت ہے عداوت — کبھی ہمکو سنا دشمن کسیکا
جہاں کرینگے شوخی سے پکارے — ہمیں یاد آگیا بچپن کسیکا
پس مردن تمہیں یاد آئینگے ہم — جو دیکھو گے کہیں مدفن کسیکا
لگایا ہاتھ آنچل میں تو بولے — اجی پھاڑ دوگے کیا دامن کسیکا

(١٥) چھوڑا یا عشق نے گھر بھی سخی ہے
گئے پکڑے ہوئے دامن کسیکا

دل ہی میرا فقط ہے مطلب کا — یا جگر بھی ہے آپکے مطلب کا
قیس و فرہاد سے ہیں ہم واقف — ہو چکا ہے مقابلہ سب کا
کھائی ہے ایک نئی مٹھائی آج — بوسہ پایا ہے یار کے لب کا
میکدہ میں شراب پیتے ہیں — یہہ پتا ہے ہمارے مشرب کا
شیعہ سنی میں تو بکھیڑے ہیں — نام لوں کس کے آگے مذہب کا
ملک الموت سے کہو پھر جائیں — جیتے جی مر چکا ہوں میں کب کا
آپ فرمائیں ہجر کا احوال — میں کروں ذکر وصل کی شب کا
مجھکو جھونکے نیند کے کیسے — کہیں جاگا ہوا ہے تو شب کا

اوس کے کوچہ کی بہیک چاہتے ہین — شوق جاگیر کا نہ منصب کا
رہے دن بہر وہ مدعی میرے — یاد کرکے معاملہ شب کا
برگ گل آھین تیرے ہونٹون سے — تجہہ مین ہے ڈہنگ یار کے لب کا

(۱۶) نقد دل دیتا ہون تو کہتے ہین
واہ ایسا سخی ہے تو کب کا (۱۴)

کعبہ تہا وہ مین جسے دل سمجہا — سنگ اسود تہا جسے تل سمجہا
مہر سمجہا مہ کامل سمجہا — تمکو کیا کیا نہ میرا دل سمجہا
آج طوطی کی ذہانت دیکہی — میری تقریر یہ مشکل سمجہا
زلف مشکین سے جو الجہین نہ حضور — کی خطا مین جو سلاسل سمجہا

(۱۷) بدر کو داغ سے لگے کیون نہ سخی
کیون اوسے طرف مقابل سمجہا (۱۸)

خوشی آپکی خبر کل جائے گا — مگر دل کو میرے نہ مل جائے گا
کہان دنکو گہر سے محل جائیگا — ابہی جہٹپٹے مین نکل جائے گا
میرے دل مین آنیسے یہہ فایدہ ہے — ذرا اور سانچے مین ڈہل جائیگا
بہلا میری آغوش مین بیٹہی تو — جو تکلیف دون تو مچل جائیگا
وہ آئین مرے پاس تو حضرت دل — کہین دو گہڑی آپ ٹل جائیگا
کہون ان سے روشن کو مین شمع سوزان — مگر مجہسے پہر آپ جل جائیگا

سحی بیٹھے ہٹ کے کچھ اوسکے ڈرسے
بڑی بہیڑ ہوگی کچل جائیگا

ہائے کیا بیکار میرا سن گیا | روز یون ہی رات گذرے دن گیا
بد نصیبی تو ہماری دیکھنا | ایک دل پایا تہا وہ بھی چھن گیا
یہہ شب فرقت مین کیا سوجھی مجھے | سب ستارے آسمان کے گن گیا
دو گروہ نکے تھے مولا مرتضےٰ | خلق سے سردار انس وجن گیا
ڈہونڈہتے پیری مین پہر عہد شباب | کسطرف جائین کدہر وہ سن گیا

اے سحی دلی مین اب شاعر کہان
ذوق و غالب مرگئے مومن گیا

خیر گذری جو وہان پہ سنبل تہا | آج برہم مزاج کاکل ہتا
دل لیا میرا گو تامل ہتا | عارفانہ او نہین تجاہل ہتا
یار اور ہم تھے جس زمانہ مین | بوی گل تہی نہ شور بلبل تہا
دل نالان کا میرے فرقت مین | کہین پل چل کہین تنزل تہا

پوچھو حال سحی نہ فرقت مین
راتدن اشک کا تسلسل تہا

دیکے دل چپ رہا نہین جاتا | مفت نقصان سہا نہین جاتا
سر کے بل آج جائینگے وان تک | پاؤن سے تو چلا نہین جاتا

لوگ روئین نہ میری میت پر
مین کسی سے خفا نہین جاتا

اوس نے پھر بول چال کی موقوف
کیا کہین کچھہ کہا نہین جاتا

ہار گل سرمہ مسی عطر پھلیل
اونکی تبزین کو کیا نہین جاتا

شب کو تنہا کبھی گئے تو کہا
بھیڑیا تمکو کھا نہین جاتا

(۲۱) (۷)

حال مرگ سخی نہ ہم سے کھو
سانحہ یہہ سنا نہین جاتا

یون تو ملنے کو کیا نہین ملتا
اے سخی آشنا نہین ملتا

کوچۂ یار تک جو پہونچی ہے
اب دماغ صبا نہین ملتا

بت پرستی سے فایدہ کیا ہے
اسسے تو کچھہ خدا نہین ملتا

کوئی یہہ تو سبکروی دیکھے
یار کا نقش پا نہین ملتا

مسجدون مین تلاش کرتے ہین
شیخ جی کو خدا نہین ملتا

آسمان پر ابھی سے چلے جاتے
کیا کہین راستہ نہین ملتا

(۲۲) (۹)

کم کہان ہین کمر کی الفت مین
کچھہ سخی کا پتا نہین ملتا

مین نے پوچھا کہ پھر آنا ہو گا -
بولے ہان مضطر یاتا ہوگا

مجھکو کہتے ہین اب جادو
پھر ہمین شام سے آنا ہوگا

آج تو مہندی ملی پانون مین
کل کہو کسکا بہانا ہوگا -

رنج فرقت دئیجاتے ہین مجھے
موت کی تفرقہ پردازی سے
ساتھ اعمال فقط جائینگے
پہلوے غیر مین جابیٹھینگے
یار آباد رہے دنیا مین

قطعہ

اب بھی ہو کہ مین کہا نا ہوگا
ایکدن قبر مین جانا ہوگا
دوست ہوگا نہ یگانہ ہوگا
جب میرے دلکو دکہانا ہوگا
کبھی میرا بھی زمانا ہوگا

(۲۳)

ذاکری ہی نہین کافی ہے سخی
کربلا بھی تمھین جانا ہوگا

(۹)

آکے تربت پہ ایک صدا دینا
ہو مبارک مرا دعا دینا
مصحف رخکا عشق جائے کہین
دل مرا دیکھ کر لگے کھنے
رخصت اے آہ دل خدا حافظ
پہول کیا ہوسنگے میری تربت پہ
دیکھیو یون کہلتی ہے کلی گل کی
وہ کبھی وعدہ پر نہ آئینگے

سوتے ہوسنگے ہمین جگا دینا
ایک بوسہ رہ خدا دینا
مجکو قرآن کی ہوا دینا
ایسا آئینہ مجکو لادینا
چاہتے ہی عرش کو ہلا دینا
بس فقط ناک بہوین چڑہا دینا
ہان میری جان مسکرا دینا
یاد آیا اگر سمجھو لا دینا

(۲۴)

کوسنے پاسے گالیان کھائین
اے سخی پھر او نہین دعا دینا

(۹۱)

پہنچے کس کی کمر یاد آیا ہو — شاید اون کو میر اسر یاد آیا

دور کے ڈھول سہاؤن ہیچ ہے — حور دیکھے تو بشر یاد آیا

دوسرا ابھی سیرا پہلو تا کا — لے چلے دل تو جگر یاد آیا

جب کہا مین نے کہ پھر آئیگا — بولے آ بین گے اگر یاد آیا

کبھی ہنستے ہین کہ یان کیون آئے — کبھی روتے ہین کہ گھر یاد آیا

آئے آئے اللہ اللہ — آج کیا ہے جو یہہ گھر یاد آیا

مین بارش مین بلایا ہے مجھے — بالیقین دیدۂ تر یاد آیا

(۲۵) جب سخی کوئی مسافر دیکھا
ہمکو اپنا بھی سفر یاد آیا (۵)

دیر سے سوے کعبہ ہو آیا ہو — شیخ کی جان کو مین رو آیا

چشم گریان سے اپنے مل کر — آج مین اوس کے پاؤن ہو آیا

لب کا بوسہ طلب کیا تو کہا — گھر سے تو جا کے مونھہ بھی دھو آیا

مین اچانک جو سامنے پہونچا — چونک کر بول اوٹھے کہ لو آیا

(۲۶) دیکھین کب ہندوالے کہتے ہین
کربلا مین سخی سے ہو آیا ہو (۶)

کیون گئے تھے جو نہین آنا تھا — ایسا ہی آپ کو کیا جانا تھا

ہائے جی کے اسے چھوڑ آنا تھا — اور کچھ دل کے عوض لانا تھا

گالیان دینے لگے کیون سنکر — لو نہ اب دینگے دعا ہمکو کیا

سن تو آروح کہ اس مرنے پر — کہتی ہے خلق خدا ہمکو کیا

۱۰ — آج مدفن پہ سخی کے ہے ہے — کیا کہین رنج ہوا ہمکو کیا — ۹

ردیف ب

رخ روشن دکھایئے صاحب — شمع کو کچھ جلایئے صاحب

روح ہوکر سمایئے صاحب — میرے قالب مین آیئے صاحب

شیخ جی ہو تمہین سرود حرام — آپ اپنی نہ گایئے صاحب

وصل کی شب قریب آئی ہے — اب نہ مہندی لگایئے صاحب

خون عشاق ہے معافی مین — شوق سے پان کھایئے صاحب

مین تجلی طور دیکھونگا — آج کوٹھے پہ آیئے صاحب

آپ دل مین بگاڑ رکھتے ہین — بس نہ باتین بنایئے صاحب

چشم تر رونے پر ہے آمادہ — اور سو کچھ سنایئے صاحب

(۱) — بوسۂ رخ تو چاہتے ہو سخی — تمہین مونھ کی نہ کھایئے صاحب — (۷)

ردیف پ

سخی سے چھوٹ کر جایئگا گھر آپ — ابھی کچھ خبر بھی ہے ہین کدھر آپ

نہ پوچھو کون آیا وقت اسکے بعد	گئے جب قبر پر سے آدمی ہٹ
بھلا کسطرح کوئی پاس بیٹھے	کہا کرتے ہیں دم ہر گھڑی ہٹ

سخی ہمکو تو بے لپٹے نہیں چین
سپ لپٹتے ہیں وہ کہتا ہے ابھی ہٹ

ردیف ث

غیر سے بات ہو ہمیں کیا بحث	یا ملاقات ہو ہمیں کیا بحث
کرم و لطف غیر پر وہ کریں گو	ترک عادات ہو ہمیں کیا بحث
آگے تو خاطر رقیب نہ تھی	اب مدارات ہو ہمیں کیا بحث
رخ روشن چھپا ہیں زلفین	دن کی اب رات ہو ہمیں کیا بحث
منع کرتے ہو ہم نہ روئینگے	لو نہ برسات ہو ہمیں کیا بحث
کیوں کہیں ہم رقیب کو چھوئیں	ہات میں ہات ہو ہمیں کیا بحث

ہم تو ہیں محو روئے زلف سخی
دن ہو یا رات ہو ہمیں کیا بحث

ردیف جیم

چاند دیکھوں کدھر ہوا ہے آج	میرے گھر آپ آئے کیا ہے آج
دل کا بیفائدہ گلا ہے آج	کل کب اچھا تھا جو برا ہے آج
بت خوش رو کا سامنا ہے آج	دل شوریدہ کا خدا ہے آج

دیکھیو قلعی کھلے گی صاف انکی
آئینہ اونکے سونھ چڑھا ہے آج

شب وعدہ جو آنے والی ہے
دن سے فکر طلبش عشا ہے آج

دلکو کس لیے دیکھا دیئے گیسو
اک بلا مین سپہ مبتلا ہے آج

خط نہ لیجائیگی صبا اونکا
میری بگڑی ہی ہوا ہوئی ہے آج

سخت تشویش مین پڑی ہے جان
کل وہ آئینگے تو روٹھا ہے آج

بار بار اوسکی زلف چھوتے ہین
کیا رقیبونکا سر پھرا ہے آج

دیکھتے جاتا ہے ادا اونکی
اے سخی کیا تری قضا ہے آج

ردیف ج

سبد افراط سے ہین خار کے پیچ
کیا کھلینگے ترے دستار کے پیچ

کیا پسند آین مجھے ہار کے پیچ
یاد ہین گیسوے خمدار کے پیچ

کشتی ہو غیر جو وہ زلف چھوے
ابھی دے مارتا ہون یار کے پیچ

نذر مقتول کی ہے اے قاتل
رگ جان میان مین تلوار کی پیچ

اوسے بات ضمیر اور طرف
کون سمجھے ترے گفتار کے پیچ

چل کے انکھیلیونکی چال وہ شوخ
ہمکو دکھلاتا ہے رفتار کے پیچ

نام کا کام نہ ہمنام سے ہو
کیا نہ ہین دامن کہسار کے پیچ

کالی ناگن کا وہ کرتے ہین نگہا
جعد مین باندھتے ہین یار کے پیچ

کھیلتے مین نہین جاتا ہے حجاب — لڑتے ہین آڑ سے دیوار کے بیچ

فکر اس پیچ زمین مین ہے عبث
اے سخی باندہ نہ جھنکار کے بیچ

ردیف ح

پھر اولجھتے ہین وہ گیسو کیطرح — پھر کجی پر ہین وہ ابرو کی طرح

شہر وحشت مین کہان گھر کھیا — دشت مین رہتے ہین آہو کیطرح

حسن اور عشق کو آؤ تولین — دونون آنکھون سے ترازو کیطرح

مجکو آنکھو نہین جگہ دو چندے — پھر گرا دیجیو آنسو کی طرح

نہ کہون گا کہ سنوارو زلفین — پھر اولجھ جاینگے گیسو کیطرح

اے سخی پھرتی ہے کس نار کی شکل
سامنے آنکھ کے جگنو کی طرح

ردیف خ

عشق کرنے مین دل بھی کیا ہے شوخ — سنگدلون مین ایک بنا ہے شوخ

یہہ بھی شوخی ہی نکالی ہے — آج دشمن سے کچھ خفا ہے شوخ

اپنے آنکھون مین رات دن رکھکر — مین نے جو اوسکو کر دیا ہے شوخ

اشک خونین میرے دیکھکر کیولے — اس نے تو کچھ مری حنا ہے شوخ

آنکھ سے گر کے گود مین مچلا — طفل اشک ایسا ہو گیا ہے شوخ

بوسہ ہر وقت رخ کا لیتا ہے
کس قدر گیسوے دوتا ہے شوخ

چھیڑتی ہے تمہارے زلفونکو
کس بلا کی نگہ صبا ہے شوخ

بر مین آئینہ کے لیا نہ قرار
جا مین عکس [illegible] ہے شوخ

پھر گئی دور سے دیکھا کے جھلک
ہجر مین اے سخی قضا ہے شوخ

ردیف - دال

بام پر آتا ہے ہمارا چاند
آسمان سے کری کنارا چاند

آپ ہی کے تلاش مین صبا
گرد شین کرتا ہے گوارا چاند

خال اور رخ سے کسکو دون نسبت
ایسے تارے نہ ایسا پیارا چاند

آگ بھڑکی جو آتشین رخ کی
[illegible] کے یارا چاند

ہوسنے تو دو مقابلہ اون سے
غل کرینگے ملک کہ ہارا چاند

چہرے سے اونکو تاکتا ہے سخی
جائیگا ایکروز مارا چاند

ردیف - ڈال

گل کو کیا کیا نہین ہے یار گھمنڈ
تو بھی کر میرے گلعذار گھمنڈ

جب سہنا ہمین قبول ہوا
کر لیا اوس نے اختیار گھمنڈ

کون پامال کر گیا اوسکو
کر رہا ہے سر غبار گھمنڈ

آج گریان تا لک نہ یار آیا
پھر نہ ہو چشم انتظار گھمنڈ

دیکھون کتنے غرور والے ہین
اب کرونگا تیرا شمار گھمنڈ

دل مین تعلق غرور رہے نہ سخی
صاف کہو تلک ہے اعتبار گھمنڈ

ردیف ذال

چشم سے کون وہان شراب لذیذ
دل سوزان یہان کباب لذیذ

لب شیرین کے بوسے یاقوتی ہین
ہم نے دیکھا ہے آج خواب لذیذ

وہن زخم ہو نشہ چاٹتے ہین
اوسکی تلوار مین ہے آب لذیذ

کہان تلخی کہان یہہ میٹھا پن
اوس عرق سے ہی کب گلاب لذیذ

اوسکے سیب ذقن کے عاشق ہین
ہوگا محشر کے دن حساب لذیذ

میٹھی باتون مین وصل کا انکار
ہے نئے طرح کا جواب لذیذ

کیسے شانے کے دانت میٹھے ہین
ہے جو وہ زلف مشک ناب لذیذ

ترشیان کس مزے مزے کی ہین
ہے ہمین یار کا شباب لذیذ

مرنہ جائے صنم مریض ہجر
شربت وصل ہے شتاب لذیذ

ہو سکیگا نہ وصف سیب ذقن
اے سخی ہے یہہ بے حساب لذیذ

ردیف (ر)

کرتے ہین خون پان کہا کر — اوسپہر باتین چہپا چہپا کر

تو جاتی ہے وان ہوا ہین آکر — اے باد صبا نہ یون اوڑا کر

بیٹہین میرے پانون پر وہ آکر — کیون دون نہ دعائین ہاتہ اوٹہاکر

کچہ اور ہو بگڑتی ہے طبیعت — نکہرے بیطور ہو سفا کر

آہین بیفایدہ کہان تک — اے پیر فلک ذرا سُنا کر

نے دفن کئے لحد نہ چہوڑو — جانا ہمین خاک مین ملا کر

زاہد مجہسے چہوٹے گا وہ بت — توبہ توبہ خدا خدا کر

وحشت ہے سخی کو سندھ مین اب — اے دل چل عزم کربلا کر

ہجر مین میرا حال ہے کچہ اور — زندگی پر خیال ہے کچہ اور

تم تو بوسے پہ ٹالتے ہو مجہے — ابھی میرا سوال ہے کچہ اور

خط کا قاصد لفافہ بند نہ ہو — ابہی لکہنے کو حال ہے کچہ اور

تہا حنا سے جو شوخ میرا خون — بولے یہہ لال لال ہے کچہہ اور

صاف ہمسے ابہی نہین ہین وہ — دلپہ گرد ملال ہے کچہ اور

آگے ہوتا تہا ضبط صدمۂ ہجر — اب طبیعت کا حال ہے کچہہ اور

غیر ذلت خرابی رسوائی — عاشقی کا مآل ہے کچہ اور

نقد دل لیکے مجہسے کہتے ہین

کیون سخی پاس مال ہے کچھ اور

ردیف ڑ

گالی دیکر نہ میری جان بگڑ
اسطرح جائیگی زبان بگڑ

بل نہ ابرو کو دیجیے صاحب
کہین جائے نہ یہان بگڑ

خیر سنیے رقیب کی باتین
جائینگے آپ ہی کے کان بگڑ

مین تجھے پھر نہین دکھاؤنگا
دیکھ مجھسے نہ آسمان بگڑ

میرا نالہ تو نہین بنا ہے
غم نہین جائے سب جہان بگڑ

فلک پیر کی عداوت سے
کیسے کیسے گئے جوان بگڑ

اب لحد میری ڈھونڈتے ہو تم
جب گیا قبر کا نشان بگڑ

تیرے گھر مین ہم غریبونکے
اسمین جاتی نہین ہے شان بگڑ

تم سے اور جن سے نہ نباہ سخی
پھر گیا ہے وہ بدگمان بگڑ

ردیف ز

اوسکو ہوگی نہ مروت ہرگز
جی کی نکلیگی نہ حسرت ہرگز

مرض عشق نے گھیرا ہے طبیب
اب نہ سنبھلیگی طبیعت ہرگز

تمکو تکلیف ہی ہوگی ناصح
ہم نہ لینگے نصیحت ہرگز

اوسکے قامت سے جو ہونا تھا ہوا
اب نہین خوف قیامت ہرگز

میری الفت کی یہہ تعلیمین ہین
اونکو آتی نہ عداوت ہرگز

دل نہ پہیرو مین نہین بیٹہنے کا
اب نہین مجہکو ضرورت ہرگز

نقد دل دے کے در یار ملا
یون نہ پاتے در دولت ہرگز

اوس مسیحا کی جدائی مین سحری
زندگی کی نہین ضرورت ہرگز

ردیف سین

کون سا نخ ہے اے بہار نفیس
دیکہہ تو پہول ہین کہ یار نفیس

خار سے میرا جسم زار نفیس
اور گل سے وہ گلعذار نفیس

چشم مےگون کی جب سے الفت ہے
ہو گئین مشہور بادہ خوار نفیس

کوے جنت سے آئے تو یہہ یون
رہ ہے بہتر کہ کوے یار نفیس

ہو کے رنگین خون پا سے مرے
گل سے بہی ہو گئے ہین خار نفیس

کون پامال کر گیا اوسکو
ہو گیا ہے میرا غبار نفیس

ق

وصل کی شب ہے ہی خیال یہ دل
ہو ہر اک چیز بے شمار نفیس

باغ معقول ہو کہ ہون جسمین
کو لے نارنگیان انار نفیس

روشین بہی مزے کی ہون
جن پہ پہولونکی ہو بہار نفیس

اور ہون اپنے اپنے موقع پر
حوض فوارے آبشار نفیس

بیچ مین اوسکے ایک بنگلہ بہی
ہو سجا اور قطعہ دار نفیس

میز کرسی مسہری کوچ پلنگ
روشنی کی ہو کچھ بہار نفیس

شیشہ آلات فرش چھت پردے
آکے دیکھے وہ گلعذار نفیس

اور بھر کر شراب رنگ برنگ
کنٹرونکی ہو ایک قطار نفیس

سامنے ہوں وہ بھرے ہوے ساغر
دیکھکر ہو جنہیں خمار نفیس

میوے مصری کباب ہوں موجود
ایک کشتی میں خوشگوار نفیس

شیشیاں عطر کی بھی رکھی ہوں
اور گلدستے پھول ہار نفیس

ہو شب ماہ زیر نگیرہ
کترے مقیش کے ہوں تار نفیس

رہ نہ جاے غرض کوئی سامان
ہے نہایت مزاج یار نفیس

۱۰

بس سخی طول دینے سے حاصل
شعر یوں تو کہیں ہزار نفیس

۷

ردیف ش

بندہ ہے کوچۂ حضور سے خوش
جاے جنت میں ہو جو حور سے خوش

ہم تو ہیں پاس اونکے نور سے خوش
مدرسہ سے زیادہ دور سے خوش
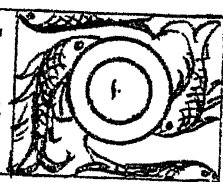
اونکے ہاتھوں دیلائی ہے تعزیر
آج جی ہوگیا قصور سے خوش

تن کے سینہ ابھار کے چلنا
ہمتو رہتے ہیں اس غرور سے خوش

ہمتو ہیں بام یار سے راضی
اور موسے ہیں کوہ طور سے خوش

نہ دیکھا صفائی گردن کی
جی کو کرلینگے ہم بلور سے خوش

پاس اپنے سخی کو ڈہونڈہتے ہو
وہ کھڑے ہو رہے ہین دور سے خوش

ردیف ص
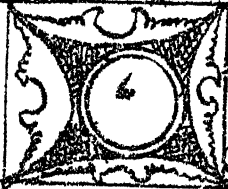
ایک ادا ہو جفا کی کیا تخصیص
یون مرین ہم قضا کی کیا تخصیص

پان کیون آپ کہا نہین لیتے
میرے خون مین حنا کی کیا تخصیص

جسسے چاہین وہ تسکے جنوائین
عاشق و کہربا کی کیا تخصیص

نہ اوٹھیگی نقاب یون نہ کہین
ہمین شرم و حیا کی کیا تخصیص

ہم بہی الفت کی راہ جانتے ہین
خضر رہنما کی کیا تخصیص

آپ پامال کیون کرین مجہے
توسن باد پا کی کیا تخصیص
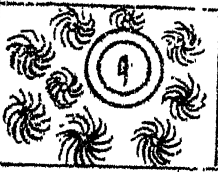
سخی اوس کوچہ کی زمین سب
بستر و بوریا کی کیا تخصیص

ردیف ض

رہا کرتا ہے ہمسے یار ناراض
اسیکو کہتے ہین بیکار ناراض

نہ ہو دشمن سے بہی اے یار ناراض
طبیعت پائی ہے دشوار ناراض

گوارہ ہمکو خاموشی نہین ہے
وہ ہوتے ہین دم گفتار ناراض

چورائی آنکہ تب ہمپر کہلا یہ
کہ ہے بیمار سے بیمار ناراض

یہہ کانو نہین لگے رہنا نہین خوب
کرینگے گدہو سے خدا ناراض

عجب یہہ قاعدہ دنیا کا دیکھا
کہ ہین دو جا بخوش و یا ز ناراض

رہینگے اب ہمارے آبلون مین
بیابان سے ہوئے ہین خار ناراض

فراق یار صدمہ دے نہ دل کو
ارے ہوگا مرا غمخوار ناراض
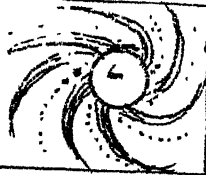
سخی اوس شوخ کو یوسف نہ کہنا
کہین ہوگا سر بازار ناراض
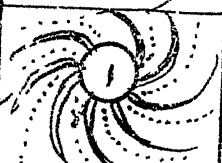
ردیف ط

پڑھ نہ لے غیر کہیکے اپنا خط
دیکھ قاصد یہہ ہے پرایا خط

باندھکر پر مین اک کبوتر کے
آج بہیجونگا بالا بالا خط

بدر کو جب گہن لگا ہوتے
مجکو اوس رخ کا یاد آیا خط

وصف زلف سیاہ لکھنا تہا
لکھنے دیتا نہین ہے سودا خط

اجی پہینکو رقیب کا نامہ
نہ عبارت بہلی نہ اچہا خط

دیکہنا شوق آمد قاصد
کوئی آئے مین کہتا ہون لا خط

اے سخی ہجر کی کدورت مین
ہے بخط غبار لکھنا خط

ردیف ظ

عشق ہے یار کا خدا حافظ
امرد شوار کا خدا حافظ

پیچ مجھہ پر پڑے جو پڑنا ہو
زلف خمدار کا خدا حافظ

سر جو ٹکراتا ہوں تو کہتے ہیں　　میری دیوار کا خدا حافظ

سر فروشوں کی چشم بد بد پڑے　　اوسکے تلوار کا خدا حافظ

دفن ہم ہو چکے تو کہتے ہیں　　اس گنہگار کا خدا حافظ

دشت چھوٹا تو آبلوں نے کہا　　یاں سکے ہر خار کا خدا حافظ

بات کرتے نہیں ہونٹ اوٹھتے ہیں　　اپنے تکرار کا خدا حافظ

بلبلیں قید باغباں غافل　　گل زار کا خدا حافظ

اگر عشقی کو ہے عشق کا آزار　　ایسے بیمار کا خدا حافظ

ردیف ع
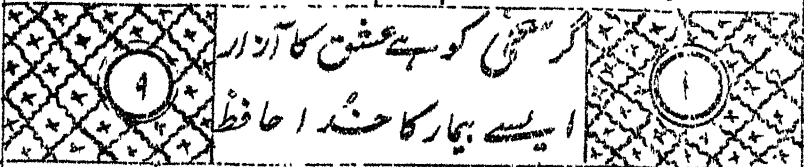
ہے جو اوس ابروے خمدار کی قطع　　ایسی دیکھی نہیں تلوار کی قطع

کیا بنائیگی پری یار کی قطع -　　سہل ہے میری طرحدار کی قطع

چشم گریاں میرے دیکھے تو کہا　　صاف ہے ابر گہربار کی قطع

چاک کی گل نے قبا حسرت سے　　دیکھکر پیرہن یار کی قطع

حشر میں بار سے عصیاں کا　　دیکھنا اپنے گنہگار کی قطع

صف کی صف رہتی ہے مشتاقوں کی　　در دلدار پہ دیوار کی قطع

واہ رے موسم گل کی تاثیر　　اور ہی ہوگئی گلزار کی قطع

ہاتھ میں جام بغل میں بوتل　　اب تو یہ ہے ترے میخوار کی قطع

۱ کہتے ہین ہاتھ مین لیکر کاسا
بس یہی ہے سخی زار کی قطع ۸

ردیف غ

ہجر مین ہے مثال داغ چراغ
کہو لیجاسے آکے زاغ چراغ

لب ساغر پہ ہے رخ روشن
دیکھ لو بن گیا ایاغ چراغ

داغ دل لیچلے ہین صحرا مین
اب جلیگا میان راغ چراغ

آپ نے کیون کیا اوسے روشن
اب کریگا بہت دماغ چراغ

اوسکے چہرہ سے کیا بھلا نسبت
چہرہ چہرہ ہی ہے چراغ چراغ

وہ چلا سوئے بزم ہاتھون ہاتھ
یار کا پاگیا سراغ چراغ

شب بھر اوس شمع رو کی خدمت سے
صبح کو پائیگا فراغ چراغ

۱ حکم سے اوسکے کیا بعید سخی
آکے روشن کرے کلاغ چراغ ۹

ردیف ف

تمھارے پاس ہے خنجر تو کیا لطف
چلا میرے نہ گردن پر تو کیا لطف

کسی جنت مین نیند آئیگی بے یار
جو سونیکا بھی پایا مین گھر تو کیا لطف

جو وہ ہوتا تو کچھ آنسو بھی پیچتے
ہوئین فرقت مین آنکھین تر تو کیا لطف

ہمارے شور سے کچھ ہوگی رونق
بغیر اوسکے ہوا محشر تو کیا لطف

علی دین ایک ساغر بہی تو ہی ٹہیک
جو یون پہونچے لب کوثر تو کیا لطف

وہی آخر فنا آخر فنا ہے مو
ہوئے ہم مثل سکندر تو کیا لطف

شراب ناب گر اوس مین نہین ہے
جواہر کا ہی ہو ساغر تو کیا لطف

حسینون کی نزاکت ہمنے مانی
مگر دلکے ہوئے پتھر تو کیا لطف

سخی بیکار ظاہر کی عبادت
نہ ہو دلمین خدا کا ڈر تو کیا لطف

عاشق زار ہین قصور معاف
دل سے ناچار ہین قصور معاف

چشم و ابرو سے لومین جان گیا
آپ بیزار ہین قصور معاف

یہہ ہوین آپ کی معاذ اللہ
ننگی تلوار ہین قصور معاف

ان گناہون سے ای مرے خالق
ہم گران بار ہین قصور معاف

بوسہ لینے کا گلا ہے بجا
ہان گنہگار ہین قصور معاف

ہو سخی سے نہ گہری فرمایش
یہی بیکار ہین قصور معاف

ردیف ق

مجہے اوسکی محبت سے تعلق
اوسے میری عداوت سے تعلق

اوسٹین کو وہ الم اور باغم کیا
یہہ سب کہتے ہین طاقت سے تعلق

کہان مین اور کہان وہ فتنۂ قیامت
ہوا ہے کس قیامت سے تعلق

ادہنہین نے نقد دل لوٹا تہا میرا	کبھی تہا خود بدولت سے تعلق
جو یہ چہا سمجھ کر یہ دن آئیگا تو	تو بولے ہے یہہ فرصت سے تعلق
نظیر اوس بت کا سمجھا تھا ہین تو گنہگار	ہمین تو اوسکی وحدت سے تعلق

(۲) سخن صدمہ مین کیسی شعر گوئی
یہہ فن رکھتا تا ہے راحت سے تعلق (۵)

آئی دنیان مین آسمانسے دق	اب چلی گو رمین جہانسے دق
قبر تو تو ذرا سی راحت دے	آئے تھے ہوکے ہم مکانسے دق
ایسی پیری مین گردشین کرتا	ہے فلک بہی کسی جوانسے دق
لب شیرین کی چاٹ ہے جب سے	ہو رہا ہون مین اس زبانسے دق

(۱) بت فرقت مین بہک رہا ہی دل
ہوگیا ہون سخن مین جانسے دق (۱۳)

ردیف کاف

وہ دیکہاتے ہین ادا ایک ایک	روز کرتا ہے قضا ایک ایک
راندنگی یہہ اطاعت میری	اوسپہ رہتا ہے گلا ایک ایک
بت بہی بہتر ہے صنم بہی اچہا	ورد ہو نام خدا ایک ایک
یادجعد سیہ وکاکل مین	سر پہ رہتی ہے بلا ایک ایک
زلف سے مشک کو دیدی نسبت	ہوہی جاتی ہے خطا ایک ایک

ردیف میم

یاد کی گیسوے دوتا کی قسم
کیا کہون ہے یہہ کس بلا کی قسم

نہین شرمندہ روے رنگین سے
گل بہلا کہاے یہ صبا کی قسم

نہین میری قضا تمہارے ہاتھ
لو بہلا کہاؤ تو ادا کی قسم

وصل کی شب بہی نقاب کی قید
مونہہ دکہاؤ تمہین حیا کی قسم

ہجر مین موت کیون نہین آتی
کہا گئی روح کیا فنا کی قسم

وہ جو پوچھے جفا کے تو بولے
ہم حسینون مین ہے وفا کی قسم

۲ — ۱۲

تہرتہراتا ہون روح کانپتی ہے
اے سخی سنکے مرتضے کی قسم

شرمندہ لحد مین جائینگے ہم
پہر مونہہ نہ کہین دکہائینگے ہم
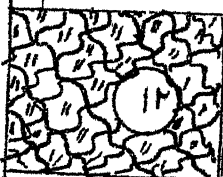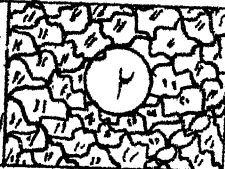
اسباب پہ زہر کہائینگے ہم
مرنے پہ تو یاد آئینگے ہم

جل جل کے تمہین جلائینگے ہم
لو شمع سے اب لگائینگے ہم

دلکو مرے دیکہکر وہ بولے
کچہہ آج یہان چرائینگے ہم

اوسلٹے ہمکو منائیے گا مد
جب حشر مین روٹہہ جائینگے ہم

اے روح نکل کے پہر بہی آنا
کچہہ دلکی خبر منگائین گے ہم

دریا کو بہول جائے گا
آنسو اپنے دکہائین گے ہم

گلشن فردوس دیر کعبہ
اب وہان سے کہین نہ جائینگے ہم

دل تمکو پسند ہے تو لیجاؤ — قیمت نہ ابھی بتائینگے ہم

آہٹ میری پاکے بولے اندر — باہر ہی رہو نہائینگے ہم

آسنے بیٹھی اوسنے یہہ کہتے — اب جائینگی گھر پہر آئینگے ہم

واسوخت کی طور پر غزل یہہ
اب تمکو سخی سنائینگے ہم

گلشن مین تجھے جلائینگے ہم — لالے پہ داغ کہائینگے ہم

ہر سرو چمن کے یاد کرکے — قد کو تیرے بہول جائینگے ہم

باغون مین روش روش پہرینگے — کوچہ مین تیرے نہ آئینگے ہم

بہیجینگے صبا کو پاس گل کے — اب تجھکو ہوا بتائینگے ہم

نرگس پہ نظر پڑا کرے گی — تجھکو آنکھین دکہائینگے ہم

دل مین کلتے چہپا چہپا کر — مژگان کی خلش مٹائینگے ہم

چہوڑی نہ لٹونکی اب محبت — سنبل پہ پیچ کہائینگے ہم

ہنستے تہے برا نہ مانا کچھ — گلشن مین کبھی نہ جائینگے ہم

مومن کی غزل سخی سناؤ
تب اپنی غزل سنائینگے ہم

یار کے آگے کس شمار مین ہم — اے سخی تین مین نہ چار مین ہم

خوب جلگئے تہے ہجر یار مین ہم — ہوکے مشل سور ہے مزار مین ہم

حسن اور عشق مین نہین چھپتے — لاکھ مین یار اور ہزار مین ہم

دشمنون کو ذلیل کرتے ہین — ہوسکے داخل مزاج یار مین ہم

موت فرقت مین آگئی آخر — جیتے تھے جسکے انتظار مین ہم

جسکو دامن سے اوسنے جھاڑ دیا — ہاے شامل تھے اوس غبار مین ہم

(۱) دیکھین تھوڑی سی زندگی مین سخی — کربلا جائین یا مزار مین ہم (۸)

ردیف نون

منکر ہین یہہ جاہل تو نہین — گھر سے واعظ کہین فاضل تو نہین

تم نہ آسان کو آسان سمجھو — ورنہ مشکل میری مشکل تو نہین

کیا سنبھالے میری دلکا لنگر — زلف ہے کچہہ وہ سلاسل تو نہین

آج مین دلکو جدا کرتا ہون جو — دیکھیے آپ کے قابل تو نہین

زلزلہ مین جو زمین آتی ہے — یہہ بھی اوس شوخ پہ بسمل تو نہین

درد کو گردہ تڑپنے کو جگر — ہجر مین سب ہین مگر دل تو نہین

ہڈیان کھانے کو کھاتا ہے ہما — سگ جانا کے مقابل تو نہین

(۲) بولا وہ گل جو سنے آہ سخی — ایسی آواز عنادل تو نہین (۷)

اونکو نفرت اسے کیا کہتے ہین — ہمکو رغبت اسے کیا کہتے ہین

نقد دل لیکے ہمارا نہ دیا ہو
خود بدولت اسے کیا کہتے ہین

روز فرقت ہی تو ہے طول بہت
اے قیامت اسے کیا کہتے ہین

ہر پری رو پہ تجھے آجانا
اے طبیعت اسے کیا کہتے ہین

غیر کو بزم مین بٹھلا لینا
ہمکو رخصت اسے کیا کہتے ہین

ایک تو عشق کا صدمہ تجھکو
اوسپہ فرقت اسے کیا کہتے ہین

نقد دل عشق مین دیتے ہین سخی
اے سخاوت اسے کیا کہتے ہین

منکشف عاشقی کا راز نہین
یون تو گاتے نہ تھے کہ ساز نہین
ابھی کم سن ہین امتیاز نہین
اب نہ ہو میرے دلنواز نہین

وہ بھی اپنے کمر پہ نازان ہین
ناتوانی پہ ہمکو ناز نہین
دلکو گھایل کرینگے مژگان سے
اور کہینگے مین نیزہ باز نہین

روحین کیون جمع ہو رہی ہین یہان
کوچۂ یار ہے حجاز نہین
کیون یہہ جھگڑا چھپالی محرم کے
اجی عاشق کا ہاتھ باز نہین

غیر ہی سے رہیگی راز کی بات
کیا تجھے آپ سے نیاز نہین
کام بگڑین سخی تردد کیا
میرا اللہ کارساز نہین

حور مین حسن ہے مین نور نہین
آپکا مثل دور دور نہین

قطعہ

دیکہئے کتنے دن رہا انکار
اب نہ فرمائے حضور نہین

بوسے لینے مین مجھسے کیون بگڑے
دل سے کہئے میرا قصور نہین

شیشۂ دل یہہ مجھسے کیا مانگا
واقف اس حال سے حضور نہین

ٹوٹا پہوٹا تلف ہوا کب کا
ابتو سینہ مین ایک چور نہین

چاہین باتین کرین رقیبو نسے
گفتگو اس مین اپنے ور نہین

اون سے بہتر ملین گے یان معشوق
لکہنؤ ہے یہہ کا نپور نہین

فرد بین مولوی فریدالدین
قدرت پر سخنی غرور نہین

عاشق اون کے مزہ کہوتے ہین
حق مین ہم اپنے کانٹے بوتے ہین

نقد دل کا بڑا لقا صنا ہے
گویا اونکی زمین جوتے ہین

قابل بوسہ ہین ہمارے ہاتہہ
پانون ایک مہ لقا کے دہوتے ہین

خواب مین کچہہ خیال عاشق ہے
ہاتہہ سینے پہ دہر کے سوتے ہین

میرا دل پہیر نے مین عذر ہے کیا
کچہہ وہ اپنے گرہ کا کہوتے ہین

ہر گہڑی آنکھہ کیون بدلتی ہے
آدمی ہین کہ آپ توتے ہین

آبلہ دل کا کیا ٹپکتا ہے
کیون سخی پہوٹ پہوٹ روتے ہین

اوسنے آنکہین لڑائی بیٹہے ہین
تیر پر تیر کہائے بیٹہے ہین

لو وہ مہندی لگائے بیٹھے ہین
آج یہہ رنگ لائے بیٹھے ہین

خیر سے آئین چشم ما روشن
ہم بہی آنکھین بچہائے بیٹھے ہین

پردہ انکھونسے بہی جو ہے منظور
اونکو دلمین بہ چہپائے بیٹھے ہین

دیکہتے کب وہ شعلہ رو آسے
شام سے لو لگائے بیٹھے ہین

شمع محفل ہوئی چراغ ہمکو ۱۲۱
اونکو تو وہ جلائے بیٹھے ہین

لب شیرین پہ جان دینے کو
کب سے ہم زہر کہائے بیٹھے ہین

دل سے لب چہوڑ لئے سخن ہم نے
اس سے وہ منہ بہلائے بیٹھے ہین

رنگو اوس بت کے نہ قرآن کہین
وہ ہی سچ ہے جو مسلمان کہین

بوجہہ بالے کا نہین اوٹہہ سکتا
بندی لٹکائین تو کیا کان کہین

اے بتو تم کو خدا کہتے ہین
اور کیا چہوڑ کے ایمان کہین

کس پری سے وہ نہین ہین بہتر
میرے آگے تو سلیمان کہین

ہمنے اس اشک کو چشمہ باندہا
حضرت نوحؑ تو طوفان کہین

دشت وحشت جسے جا ہے پہاڑے
ہم نہ دامن نہ گریبان کہین

وہ غزل ہو کہ سخن سب شاعر
مرحبا دیکہہ کے دیوان کہین

پہر وہ پہلو سے چلے جاتے ہین
پہر میرے دل کو ہلائے جاتے ہین

حضرت دلکو نہ کوسنہ رو کے — ہین برے یہان سے بہلے جاتے ہین

نہ ملا ہمکو کفن خوب ہوا — کچھ نہ لاتی تھے نہ لیے جاتے ہین

دشمنون کی ہے طبیعت کیسی — بیٹھکے کیون آج جلے جاتے ہین

بیٹھے فتنہ سکے اوٹھانے والے — آپ ہی ہین جو چلے جاتے ہین

گل سکے پیڑو ستے طلب ہین میوے — یہہ کہین آج پہلے جاتے ہین

۹

جسکو رہنا ہو رہے دنیا مین
اے سخی ہمتو چلے جاتے ہین

۱۰

آئینے اون سکے آگے جاتے ہین — اپنے ہاتھو ستے مونہہ کے کہاتے ہین

آپ گلزار مین جو جاتے ہین — پہول پہولے نہین سماتے ہین

گروہے بلبلون کا آج ہجوم — بدصی پہونکی وہ بڑہاتے ہین

دل ہمارا پتنگ ہے اونکا — گہہ کہٹاتے ہین گہہ بڑہاتے ہین

۱۰

آج کیا ہے سخی بتاؤ تو
ہم تمہین کچھہ اوداس پاتے ہین

۱۱

سر فروش ازدحام کرتے ہین — آج وہ قتل عام کرتے ہین

موت کا اہتمام کرتے ہین - — زندگی کو سلام کرتے ہین

کنگھی چوٹی مین شام کرتے ہین — دن وہ یونہی تمام کرتے ہین

دختر رز کے ساتہہ عقد ہے یان — بوتہ کیا ہم حرام کرتے ہین

کعبہ چھوڑا خدا کر کے
دیر مین رام رام کرتے ہین

دیر مین ملے گا کہ کعبہ مین ۱۲
آپ کس جا مقام کرتے ہین

کعبہ ابروے خمیدہ کو ۱۲
روز جھککر سلام کرتے ہین

ہجر مین اکل و شرب ہے موقوف
نقل ماہ صیام کرتے ہین

کہون کیون کر کہ ہے دہن اونکے
کبھی وہ کچھہ کلام کرتے ہین

ہے ہمین خوف ان گناہون سے
دیکھین کیا انتقام کرتے ہین

جستجو جسکی ہے چمن مین سخی
وہ روش پر خرام کرتے ہین

قبر مین اب کسیکا دھیان نہین
سچ ہے جب جی نہین جہان نہین

بند بلبل ہی کی زبان نہین
ورنہ گل تو ہلاتے کان نہین

دل نے جو والفت کمر کی ہے
اسمین کچھہ میرا درمیان نہین

ابھی کیا کیا نہوگا ہرج نصیب
ہم نہین ہین کہ امتحان نہین

دیر کیون زاہدون نے چھوڑ دیا
کیا بتون مین خدا کی شان نہین

شمس کیا چمک کے نکلا ہے
آج میرا جو مہربان نہین

بات کیا ہے سخی جو شہ ہمسے
ایسے چپ ہین کہ کچھہ بیان نہین

۱۲ ۹

سخی دیر سے آج آئے ہوئے ہین
کچھہ اونسے اشارے کنائے ہوئے ہین

چراغون سے پوچھو تو محفل مین کس پر
کسی ڈر سے وہ کھیلینگے ہولی
بھلا ہو تری صبر پروانہ ان پر
جنازہ پہ پہنچے سے ہاتھہ دھویا
کہین اور یون خون کرتے ہی دیکھا
نہ زیور نہ زر ہمسے دل مانگتے ہین
عجب بات ہے اونکی سرخی لب مین

سر شام سے لو لگائے ہوئے ہین
ہمین رنگ اپنا جمائے ہوئے ہین
یہہ شمعین بہت سر اوٹھائے ہوئے ہین
وہ پاؤن مین مہندی لگائے ہوئے ہین
نئے آپ ہی پان کھلائے ہوئے ہین
کلیجہ سے جسکو لگائے ہوئے ہین -
ہمین شک ہوا پان کھائے ہوئے ہین

سحر کو فلک بیٹھنے کی جگہ دی
زمانہ کی گردش اوٹھائے ہوئے ہین
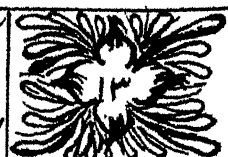
چاند ہے جسطرح سے تارون مین
نام لون کسکا کسکا یارون مین
قبر پر میرے پاؤن رکھہ کے کہا
زاہد و تم حرم کے حاضر باش
سیر مدفن کو کون آیا تھا
آ چکے ہم نہین ہین حسن پرست
دل نہین اونکا مال سکھنے کا
آنکھین اونکے لئے ترستی ہین

آپ ہی ایک ہین ہزارون مین
سو رہے ہین جوان مزارون مین
یہہ بھی تھے میرے خاکسارون مین
دیر کے ہم امیدوارون مین
مر کے بے چین ہین مزارون مین
عمر گذری ہے ماہ پارون مین
ہے یہہ کم بخت رازدارون مین
جو کبھی آتے تھے اشارون مین

حشر کے روز تم کہان ہو گے
اوسکے پستان سے اسکو کیا نسبت
شیخ جی کا نماز یون ہین وقار

ہمتو ہون گے گناہ گارونمین
یہہ کچین ہین کہان انارونمین
ہم معرز شراب خوارون مین

۱۴

وہان سخی تنک تو ہو گئے نادان
جنکی گنتی تہی ہوشیارون مین

۵

اپنے قاصد کو صبا باندہتے ہین
پہر سر دست میرا خون ہو گا
گٹہڑی پہولونکی وہ ہو جاتے ہے
اجی دیکہین دل عاشق تو نہین

سچ ہے شاعر بہی ہوا باندہتے ہین
پہر وہ ہاتون مین حنا باندہتے ہین
جنمین وہ اپنی قبا باندہتے ہین
آپ آنچل مین یہہ کیا باندہتے ہین

۱۵

اے سخی آج تو کچہہ خیر نہین
وہ کمر ہو کے خفا باندہتے ہین

کیون نہ بہائین حضور کی باتین
یاد آئین حضور کی باتین ۱۲
کچہہ نہین بولتے ہزار کہو
وصل کے ذکر پر لگے کہنے
روز صحبت رہے رقیبون کی
دیکہہ لو آئینہ مین مثل اپنا

نور کے آپ نور کی باتین ۱۲
سنکی جنت مین حور کی باتین
دیکہو اہل شعور کی باتین
پہر نکالین فتور کی باتین
سیکہہ لو خوب زور کی باتین
اب نہ کرنا غرور کی باتین

مدد کچھ اون سے کر رہا ہے عرض
گفتگو غیر سے شباب مین ہے

آج سنتے ہین دور کی باتین
اب تو سیکھا ہو شعور کی باتین

(۱۶)

کہون مین سخنی نہ ملنے سکا
جانے دین سکا بیخودی کی باتین

(۱۰)

بہار آکر جو گلشن مین وہ گایئن
تو غنچہ ہر طرف چٹکی بجایئن

یہہ تم کو دیکھکر گل پہول جایئن
کہ بہار مین نہ پہر پہولے سمایئن

سے رستہ تو تسو سے چرخ جایئن
کہانتک اس مین پر خاک اوڑہایئن

مثال شمع اوسپر لو لگایئن
سحر تک شام سے آنسو بہایئن

مرے مرنے سے یہہ اندہیر کا سوگ
کہو مسی ملین سرمہ لگایئن

چمن مین اوس سے ہم جیتی یہہ دیدہ
تری آنکہین نہ نرگس پہوٹ جایئن

خدا کے پاس کیا جاینگے زاہد
گنہگار روتے جب یہہ بار پایئن

مرد و پہول کا کس واسطے ہے
میری تربت پہ وہ تیوری چڑہایئن

مرے لاشہ کو کاندہا دیکے بولے
چلو تربت مین اب تمکو سلایئن

(۱۷)

سحنی روتے ہی روتے دم نکلجائے
فراغت ہو کہین گنگا نہایئن

(۱۲)

دلمین ہم کسکی چاہ کرتے ہین
اوسکی رحمت سے راہ کرتے ہین

سب ملک ہمسے ڈاہ کرتے ہین
بخشنے کو گناہ کرتے ہین

جس گدا پر نگاہ کرتے ہین
پل مین وہ پادشاہ کرتے ہین

ایک مین جس کا نامۂ اعمال
دو فرشتے سیاہ کرتے ہین

کہدے اللہ اپنے بندے سے
دل سنبہالین ہم آہ کرتے ہین

اونکو تو سب طرح کی قدرت ہے
پہر ہمین کیون تباہ کرتے ہین

نہین بت سے معاملہ اپنا
اوس خدا کو گواہ کرتے ہین

کیسا روزہ نماز کیسا اپنی
بندگی کا نباہ کرتے ہین

دیکہکر لوگ حال گورستان
پہر تمنا سے جاہ کرتے ہین

کوئی پڑہتا ہے جو خبیر یہ غزل
سب ملک واہ واہ کرتے ہین

تیرے ہی منتظر رہے ہم آہ موت
زندگی کو گواہ کرتے ہین

۱۶ عاشقانہ انہین سناؤ غزل
جو سخی واہ واہ کرتے ہین ۱۲

ہم حسینونکی چاہ کرتے ہین
توبہ توبہ گناہ کرتے ہین

ختم مضمون خط نہین ہوتا
روز دفتر سیاہ کرتے ہین

جو نہ ہو قایل آتش آجاے
شرط بدکر ہم آہ کرتے ہین

ایک ہمین عشق مین نہین لاغر
کوہ کو بہی وہ کاہ کرتے ہین

اس محبت نے کردیا بدنام
توبہ کچہ ہم گناہ کرتے ہین

دم نکلنے لگا مرا تو کہا
ہاے ہم کو تباہ کرتے ہین

ہم سے انکار ہے نہین اونکو
وعدہ ہی نگاہ نگاہ کرتے ہین

ہم بہی مشتاق تیر ہین دیکھین
اسطرف کب نگاہ کرتے ہین

شوق دیدار یار مین گردش
راتدن مہر و ماہ کرتے ہین

کیا ہوا ہے سخی کو فرقت مین
رات دن آہ آہ کرتے ہین

ردیف واو

تو بہی ہے پکارتا کسیکو
سمجہا مین ناپسند تیرے جی کو

اولجہاتے ہین گیسو غنچہ جی کو
سودا تو نہین ہے کچہہ سخی کو

لاؤن دل مین تصور یار
شیشہ مین اتارون پریکو

او گل تاج الملوک تجہ پر
قربان کرے بکاؤلی کو

قطعہ

غنچہ دہنی دکہا کے پیارے
کہو دے میرے دل کی بیکلی کو

بہلائے شمع سے طبیعت
مانع ہے کوئی چلی کسی کو

کاکل سے مزاج ہوگا برہم
ابرو سکہلائین کجی کسکو

اندہیر کا سامنا ہے ہر دم
سر سہی سے آرسی کو

اغیار بہی اونہہ جان دینگے
مرتے ہین مری برابری کو

سنتا ہون سخی سے بہی قضا کو
لیہ موت نہ چہوڑے گی کسیکو

بیداد کا عاشقو گلا کیا
آئی ہے جو بوے نافۂ مشک
پرزے پرزے کیا گریبان

گر عشق کیا ہے تو نبا ہو
جوڑا نہ کہین وہان کہلا ہو
اے دست جنون تیرا برا ہو

ہے حب حسین جو سخی کو
کیون اوسکو نہ عزم کربلا ہو

کون کہتا ہے کہ آیا نہ کرو
میں تو کہتا ہون کہ جایا نکرو
سننے والون کو قلق ہوتا ہے
میرا احوال سنایا نکرو
ہنستے ہو گر تو ہنسو مثل چراغ
شمع سان مجھکو رولایا نکرو
خون عاشق ہی فقط کافی ہے
مہندی پانون مین لگایا نکرو
مشورہ دل سے ہمین رہتا ہے
اسطرف کان لگایا نکرو

حشر کا خوف مجھے آتا ہے
اے سخی شور مچایا نکرو

سخی وہ زلف دکہلائین تو کیا ہو
تمہین کالے نسے ڈسوائین تو کیا ہو
نکلنی کی تو بالکل راہ ہے بند
جو ہم تربت مین گہبرائین تو کیا ہو
سے چلے ہو تم جو دریا پر نہانے
کہین وان خضر لہرائین تو کیا ہو
بہلا ہم سے تو تم نے ہاتھ کہینچا
جو ہم بہی پانون پہیلائین تو کیا ہو
قیامت ہے ہمین پردہ ہے اونکا
کسی دن سامنے آئین تو کیا ہو

کرین تو بیاران ہندو بجون کو
یہہ کافر ہمکو ترسائین تو کیا ہو
تمہین تو لگیا فرقت کا موقع
جو ہم بہی گہات کچہہ پائین تو کیا ہو
ابہی موے کمر بل کہا رہا ہے
وہ گیسو اور بڑہہ جائین تو کیا ہو
حمایل ہاتہہ سے اوہٹتی نہین ہے
جو ہم قران اوٹہوائین تو کیا ہو
نصیحت پر تو ہے یہہ عشق کا حال
جو ہم دلکو نہ سمجہائین تو کیا ہو

سخی کو اپنے جہوٹہون سے نکو
نہین وہ سچ ہے مرجائین تو کیا ہو

ہمسے عاشق کو برا سمجہے ہو
داہ جی تم تو بہلا سمجہے ہو
اوسکی زلفون کو بلا سمجہے ہو
اے سخی سچ ہے بجا سمجہے ہو
اے سخی بت کو خدا سمجہے ہو
قبلہ و کعبہ یہہ کیا سمجہے ہو
سننا اوس کان اور اوڑانا اس کان
میری باتو نکو ہوا سمجہے ہو
سائل بوسۂ گیسو ہون مین
کیسا پہر مانگ گدا سمجہے ہو
خون عاشق ہے نہ چہوٹیگا یہہ
اپنے ہاتہونمین حنا سمجہے ہو
میری آنکہونکا اشارہ سمجہے
کہہ تو دو کان مین کیا سمجہے ہو
اسمین وہ رنگ کہان بو کیسی
گل کو بہی اپنی قبا سمجہے ہو
شیخ جی مجکو بہی بخشیگا خدا
اس گنہگار کو کیا سمجہے ہو

مدرسے کیون ہوئی محفوظ سخی

۸ کیا کوئی ماہ لقا سے کم ہو ۱۱

قطعہ

کیون حزین ہین ساکنان لکھنؤ
اسکے زمین و آسمان لکھنؤ

یاد ہے ہمکو وہ شوکت شہر کی
یاد ہے ہمکو وہ شان لکھنؤ

ہمن رہتا تھا کبھی اس شہر مین
زرفشان تھا وہ بیابان لکھنؤ

رنج اندر شہر کے آتا نہ تھا
شادمان تھے صاحبان لکھنؤ

دشمنون کو کہودنے سے کیا جلا
خانہاے دوستان لکھنؤ

یاد آئی ہمکو وہ اگلی بہار
آ گئے جب دیکھی خزان لکھنؤ

میرزا واجد علیشاہ بادشاہ
لیگئے ہمراہ آن لکھنؤ

لکھنؤ اب قالب بیجان ہوا
اور مٹیا برج جان لکھنؤ

کاش تباہی خدا رکھی آئے
اب جو باقی ہے نشان لکھنؤ

کسکے جانے سے مصیبت آگئی
کون ہے تا راحت رسان لکھنؤ

۹ کیون نہ پھر آباد رہجاے سخی
ہین نصارے قدردان لکھنؤ ۱۲

حور و غلمان ساکنان لکھنؤ
رشک جنت ہر مکان لکھنؤ

خوش ہوے مردمان لکھنؤ
تا ابد رہجاے نشان لکھنؤ

ہم سے طوطی خوش بیانی کی نہ لی
ہمنے پائی ہے زبان لکھنؤ

مصر کا بازار یوسف بھول جاے
ایک گر دیکھے دوکان لکھنؤ

دیکھکر خورشید آجاتا ہے باؤ
جاتے ہین سوے الہ آباد ہم
آب و دانہ یانسے لیجائیگا کل
حال مصر و ماہ روشن ہوگیا
کیون نہ دایم ایک جگہ رہتے پڑے
عشق ہو یہین سنکر ہزار دن نشین
لکھنؤ کی شان ہین اکثر غزل

قطعہ

ایک ہمارا مہربان لکھنؤ
لو خدا حافظ بتان لکھنؤ
آج ہی ہین مہمان لکھنؤ
ہین یہہ سرد و گرم نان لکھنؤ
بے خزان ہے بوستان لکھنؤ
جب سُنائی داستان لکھنؤ
کہہ چکے ہین شاعران لکھنؤ

۱۰

میرے حصہ مین ہی کچہہ مضمون تھے
اے سخی مدح خوان لکھنؤ

۷

زلف خوبان کا مبتلا ہی نہ ہو
کرے خواہش اگر غنیا سیرا
میرخون ملنے کا تو ہے انکار
کہو ہے شیخ جی برا نہ کہو
اُسکے سمجھائین تو ہمین ناصح
کیا وہ اسنے جواب خط آئے

اِن بلاؤن کا سامنا ہی نہ ہو
تو اودھر کی کبھی ہوا ہی نہ ہو
اور میسر اگر حنا ہی نہ ہو
دیکھو وہ بت کہین خفا ہی نہ ہو
وہ سنین جو کبھی سُنا ہی نہ ہو
میری قسمت مین جو لکھا ہی نہ ہو

۱۱

سب نے رکھا ہے جسکا نام قضا
سخی اوسکی کہین ادا ہی نہ ہو

۷

دل دیا دم شمار کرنے کو
موتی منگواؤ مانگ بھرنی کو

منزل گور کیون نہ بہاتے ہین
رونے دہونے مین گگئی شب ہجر

ہمکو اونکے شباب مین ہے کلام
لوگ مرقد سے میری ہٹ جائین

جان دی ایک روز مرنے کو
منع کرنے کیا سنورنے کو

ایکدن ہم یہی ہین اترنے کو
کسکی رہجاتے نہ ہے گذرنے کو

ابھی کچھہ اور رہے او بہرنے کو
ہین فرشتے سوال کرنے کو

۱۲

اے سخی موت آئی فرقت مین
ہمتو ڈرتے نہین ہین مرنے کو

۶

آج دل بیچتے ہین ہم لے لو
اجی ہوتا رہیگا خون میرا

قیس و فرہاد گر ضرورت ہو
ہمکو وعدہ کا جب یقین نہ ہوا

طفل اشکم دو دیدہ مے آید

مال لینے کا ہے صنم لے لو
تھک گئے ہو ذراسا دم لے لو

تھوڑا تھوڑا سا ہم سے غم لے لو
بولے باور نہ ہو قسم لے لو

اپنے آغوش مین صنم لے لو

۱۳

بولے اللہ رے شوق قتل سخی
ٹھہرو نیچے چھری کے دم لے لو

۹
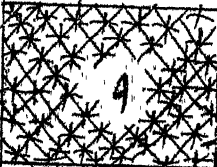
سنکے میرے دلربا کی گفتگو
ذکر گیسو ہی مین کٹ جاتی ہے رات

سمجھے موسے ہی خدا کی گفتگو
ایسی رہتی ہے بلا کی گفتگو

رحم کی بات آپکو آتی نہین — کیجیے جور و جفا کی گفتگو
غیر کی خاطر یہ کیا بہاتی نہین — پوچھیے اک بار ساقی کی گفتگو
رات بہر وہ مجھسے بولے ہی نہین — جیسے پہلو مین رہا کی گفتگو

قطعہ

غیر کو تو نہ بیہ او دستکے ناز کیا — ہمسے نہ کی یون بار بار کی گفتگو
مشورہ جب غیر سے وہ کر چکے — مین نے چھیڑا تھم گیا کی گفتگو
میرے راضی کو نے شکوہ کہنے لگے — تھی تمہارے مدعا کی گفتگو

ساقی کیا کہنا ترا عشقی شیرین بیان — کس فصاحت سے ادا کی گفتگو

۱۶

اس محرم کا چاند گر دیکھو — میرے گھر چل کے اسکی زر دیکھو
کبھی تو نہیں ادہر دیکھو — پر ادھر بھی تو اک نظر دیکھو
دل سا تحفہ لیتے گر صاحب — اف نہین کی مرا جگر دیکھو
سائل بوسہ ہم ہو تو کہا — جاؤ پہر مانگو اور گھر دیکھو
میرا دم نکلا جاتا ہے — دیکھنا ہو تو دوڑ کر دیکھو
شب کی سارش کے ستارے کی — یار کے کان کا گہر دیکھو
کیا سرمہ لگا کے آئے ہو — ہم تو دیکھین ذرا ادہر دیکھو
اب نہ وعدہ خلافیان کرنا — پاؤن پہ رکھا ہوا ہون سر دیکھو
ظالم صیاد پوچھتے ہو کیا — باغ مین بلبلون کے پر دیکھو

پاس حسرت ہین دونون پہلو مین — نہ ہمارے ادھر اودھر دیکھو

بار زلفون کا ایسے نازک پہ — خم ہوئی جاتی ہے کمر دیکھو

ابر باران کو خوب دیکھہ چکے — اب ذرا میرے چشم تر دیکھو

اے کہنا وہ دروسے شب وصل — ٹوٹتی ہے میری کمر دیکھو

قطعہ

بوسہ زلفون کا کب سے مانگتا ہون — جون نہین پڑی کان پر دیکھو

دیکھے غیرونکو پرچہ اخبار — تو بے آمین ہے کیا خبر دیکھو

۱۵ — اور سنتے ہین کچھ سحی کا حال — جیتا ہے یا گیا گذر دیکھو — ۷

یار بیزار ہے لو اور سنو — گالی گفتار ہے لو اور سنو

کل کیا آج کا اقرار او سنے — آج انکار ہے لو اور سنو

شمع تو یار سے جلتی ہی تھی — گل کو بھی خار ہے لو اور سنو

ہم تو مرتے ہی تھے اون آنکھونپر — دل بھی بیمار ہے لو اور سنو

آئے تھے صلح کی باتین سننے — یان تو تکرار ہے لو اور سنو

ہم کہین علیحدہ ہین چوٹین کیسی — عشق کی مار ہے لو اور سنو

۱۰ — جسپہ مجنون کا گمان تھا وہ تو — سحی زار ہے لو اور سنو — ۷

ردیف ہ

نہ ہم ہونگے نہ یہ عالم ہمیشہ
رہیگا یا رہی کا دم ہمیشہ

نہایت کشمکش کی جا ہے دنیا
گھٹا کرتا ہے میرا دم ہمیشہ

ہماری لاش پر روئے وہ آخر
یہہ سمجھا یا کئے تھے ہم ہمیشہ

اسے بھی ہے کسی گل کی محبت
جو روئیا کرتی ہے شبنم ہمیشہ

طبیعت کو رہا الجھن نہ کیونکر
وہ زلفین رہتی ہین برہم ہمیشہ

جب اوس قاتل کا جی چاہے کرے قتل
یہان رہتی ہے گردن خم ہمیشہ

۲

سخی کافی ہے جنت کا وسیلہ
شہید کربلا کا غم ہمیشہ

۱۰

دیکھئے زانو پہ رکھکر آئینہ
لوگ سمجھین آئینہ پر آئینہ

سب سے اوس کا ہے بہتر آئینہ
ہے مرا دیکھا ہوا ہر آئینہ

اپنی صورت کے وہ خود ہین شیفتہ
سامنے رہتا ہے دن بھر آئینہ

پانو پر اوسکے رہا کرتا ہے روز
اکیدن کھائیگا ٹھوکر آئینہ

ہر جگہ تصویر روئے صاف ہے
دیکھتے ہین ہم تو گھر گھر آئینہ

اونکی فرمایش ہین کسکو عذر ہے
مین تو کیا لائین سکندر آئینہ

روز بھر دن تاکتا رہتا ہے موںہہ
اونکا عاشق ہے مقرر آئینہ

دیکھتا تھا موںہہ مرا زخم گلو
صاف تھا قاتل کا خنجر آئینہ

ایسے رخ والے کو دینا خط مرا
دیکھتا جائے کبوتر آئینہ

صاف اوس بت سا نہین کوئی سخی
باد رگردون سنگ مرمر آئینہ

بفضل الٰہ آئے تو ادھر بسم اللہ
کہو تو نیاز دل کی خبر بسم اللہ

اوسکی تعظیم کے بھی خاطر ہو
عرض کرتا ہے ستمگر بسم اللہ

اب وہ حضرت آپ کہان جاتے ہین
مین تو کہتا ہون ادھر بسم اللہ

آئیے بیٹھئے دم لے لیجئے
آپ ہی کا ہے یہہ گھر بسم اللہ

جسکے سایہ مین وہ گل جاتا ہے
بولتا ہے وہ شجر بسم اللہ

ہین اشک ساکی آنکھ جاتے ہین جاری
ہان مرے دیدۂ تر بسم اللہ

کیون ہمارے قتل کی حسرت رہجا
باندھئے آپ کمر بسم اللہ

حل نہ ہوجائے یہہ ممکن ہی نہین
پڑی مشکل مین اگر بسم اللہ

ضرب تیغ اسد اللہ کے ساتھ
بولے جبریل پکے بسم اللہ

خانہ از فیض قدومت روشن
آ میرے رشک قمر بسم اللہ

ہر گھڑی جانتا ہون یار آیا
لب پہ ہے آٹھ پہر بسم اللہ

اشک گرتا ہے تو کہتا ہو نین
اے میرے نور نظر بسم اللہ

رحم کرتا ہے وہ رحمان و رحیم
ہو سخی ورد اگر بسم اللہ

اس عشق سے ہے ہزار توبہ
توبہ پروردگار توبہ

ٹوٹی ہے سو بار بار توبہ
کیا کیا ہوں شرمسار توبہ

محشر میں کرے گا جب خدا یاد
لے گی ہمکو پکار توبہ

ظاہر ہے گناہگار کی قبر
کہدو لب سر مزار توبہ

پہر طول بہت ہے گی وصل شب
توبہ شب انتظار توبہ

تو اپنی خطاؤں سے توبہ کیجیے
کرتا ہے گناہگار توبہ

عصیاں سے ہے بیت کے پکارکے
واعظ سے گئی ہے ہار توبہ

پہر فصل بہار کی ہے آمد
رہیو پہر ہوشیار توبہ

تیغ اپنی دست تنگ تن میں
یا صاحب ذوالفقار توبہ

عصیاں تو بہی گواہ رہیو
کرتا ہے سخی زار توبہ

اللہ رے کسی کی ہمکو تمنا مدینہ
ہر وقت ہو اب ورد زبان ہاے مدینہ

ہے دلکو شب و روز تمنا مدینہ
کب دیکھیے قسمت ہمیں کہلاے مدینہ

معراج کے دن جبکہ بپا عرش پہ غل تہا
ہشیار ہوا تہے ہمیں صبح لاے مدینہ

جی بیٹھ گیا صدمے سے سب مرگئے جیتے
جب اوٹھ گئے دنیا سے مسیحا مدینہ

فردوس میں جا کے بھی ہیں آہ ہی سے
جنت میں ہو داخل جسے لیجاے مدینہ

آبادی فردوس میں یہ لطف نہ ہوگا
اے صل علی رونق صحراے مدینہ

خالق مری کچہ ایسی لگا دے رہے سودا
جو ہند سے مجھکو نظر آجاے مدینہ

گیسوئے محمد کا مین دیوانہ ہوا ہون
جب دیکھا تو اسو نکو تو کہنے لگے حضرت

لے چل مجھے وحشت سو صحرا مدینہ
یہ پہول ہین دیوانو ن چمن آن لے مدینہ

پہونچے او سی بستی مین سحی تن سے نکلکر
تہی سو مری عاشق شیدا آمدینہ

ردیف یا

غیر پر بہی نگاہ رحمت ہے
آپکی آنکھ مین مروت ہے

یار کی دیکھنے کی حسرت ہے
نہین معلوم کب قیامت ہے

لیجئے دل اگر ضرورت ہے
اسکی کیا پوچھنے کی حاجت ہے

بکتے تہے چیز کیا قیامت ہے
اک بہلا یہہ کہ روز فرقت ہے

مختصر سن لو حال غنچۂ دل
اک گلستان کی سی حکایت ہے

ہنٹ دے دلکو جلا کے خاک کیا
شعلۂ رو یہہ کیا شرارت ہے

کون بیمار ہوا ون آنکہو نکا
تندرستی ہزار نعمت ہے

مٹی دینے ہمین نہین آئے
خاک سے بات پر کدورت ہے

کسی نا کس کے مونہ لگے رہنا
دختر رز ہی کی بہ حرمت ہے

سختیان ان بتونکی ہم جہیلین
بندہ پرور خدا کی قدرت ہے

قطعہ

صدر عشق چشم سے نے دو
تجکو یہہ رنج عین راحت ہے

کل ہی شمعو نسے جنکی گہر روشن
بے چراغ آج اونکی تربت ہے

جنکے جنکے جلو مین ڈنگے تھے
ہائے کیا دیکھتے تھے کیا دیکھا

قبر مین اونکی اور نوبت ہے
سچ ہے دنیا مقام عبرت ہے
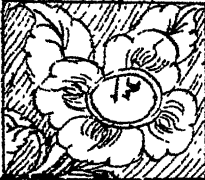
ہے غزل میر کے غزل پہ سخی
ہمکو جنکی زبان سے الفت ہے

ہائے کیا جلد دن اخیر ہوئے
کل جوانی تھی آج پیر ہوئے

قتل کتنے جوان و پیر ہوئے
ایسے سفاک تم صغیر ہوئے

لوگ کو غیر حاضری ہو معاف
دام صیاد مین اسیر ہوئے

توڑ دینگے ان آسمانون کو
مرے نالے کبھی جو تیر ہوئے

ہچکیان کیون قریب مرگ آئین
یاد شاید دم اخیر ہوئے

بھن گیا دل تو جلکے کہتے ہین
شعلہ رو یونہین تم شریر ہوئے

بوسہ ملتا نہین بغیر سوال
عاشقی کیا ہوئے فقیر ہوئے

دوستونکی نظر سے اب نہ گرا
اے فلک بس بہت حقیر ہوئے

اونکو ہم رنگ گل کیا پیدا
ہم عنادل سکے ہم صفیر ہوئے

عاشقونمین مرا جواب نہین
تم حسینونمین بے نظیر ہوئے

لیجئے عاشقونکے سر صاحب
آپ اس گنجفہ کے میر ہوئے

کس سے لین داد غزلکی ہم
ہائے زندہ نہ آج میر ہوئے

عشق مین ہم ہی غذا ہاتھ آگئی
اوڑگئی ہونٹہ کی لالی پان کہاتے رہے

مرغ نامہ بر مرا ہے حیف ذبح
غیر اپنے عجز پر کاٹے رہے

حال اوس کوچہ کا جو ہمنے کہا
اہل جنت سنکے پچتاتے رہے

کون آیا تہا پئے سیر چمن
آج دن بہر پھول مرجہاتے رہے

ہجر مین غم سے کئی نعمت ملگئی
کس مزہ سے اسکو ہم کہاتے رہے

وہ ہمارے دل کا دشمن ہوگیا
جسکو ہم پہلو مین بٹہلاتے رہے

یون کسیکا خون کرتا ہے کوئی
تم تو پہروں یان ہی کہاتے رہے

قطعہ

جب ہمین پوچھا کسی نے تو کہا
وہ تو یک مدت ہوئی جاتے رہے

ایکدن وہ لاکہ لوگو نکو ساتھ
تربتین سب کے دکہلاتے رہے

اسمین کہیوں ہے اور اوسمین کوہکن
عاشقان ناز تہے جاتے رہے

بعد اوسکے پہر ہمارے قبر پر
دیر تک افسوس فرماتے رہے

سب نے جب پوچہا کہ اسمین کون ہے
آپ چپ رہ رہ کے پچہتاتے رہے

۵

بولے ہی ہے یہ سخی کا ہے مزار
چاندنی لاکہ سمجہاتے رہے

۱۱

گو حور شکیل ہو رہی ہے
بر تمسے ذلیل ہو رہی ہے

خیر دی ہے نقد دل ہمارا
اوقات قلیل ہو رہی ہے

چہوٹے گا نہ نقد دل کسیکا
ایسی تحصیل ہو رہی ہے

تدبیر کی کچھ وہان نہ چلتے
تقدیر کفیل ہو رہی ہے
ان شعلہ وشونکی گل سی صورت
گلزار خلیل ہو رہی ہے
دیکھین کوٹھے سے کسکو جہانکھین
ہر سمت زفیل ہو رہی ہے
آب خنجر نہ ہمکو دین گے
کچہہ اور سبیل ہو رہی ہے
جاگے پہر رات بہر کہین تم
صورت تبدیل ہو رہی ہے
اوس گلکو جو دی ہے گل سے تشبیح
بلبل سے دلیل ہو رہی ہے
پہر سامنے ہے وہ روئے روشن
پہر شمع ذلیل ہو رہی ہے

پوچہو نہ سخی کی ناتوانی
ہاڈی تحلیل ہو رہی ہے

دشمن اونکی اور ہے کسکی
تدبیر کے سوا قضا ہے کسکی
کوئی نہ حسین نیک دیکہا
کیا جانئے بددعا ہے کسکی
اے باد صبا اڑا نہ مجکو
گلزار مین پہر ہوا ہے کسکی لو
میر لعون اور حنا تمہاری
دیکھین سرخی سوا ہے کسکی
محرم کے بند کھول بہی دو
ہم ہین تم ہو حیا ہے کسکی
کس سے برہم ہے زلف مشکین
ارشاد تو ہو خطا ہے کسکی
فاقہ نکرو نگا ہجر مین مین
یہہ صد مہ و غم غذا ہے کسکی
ناحق ہمین کون پیستا ہے
اے چرخ تو آسیا ہے کسکی

کہتا ہے سخی کو منتی کون
نسبت الغیب آشنا ہے کسکی

عشق و ندان مین یہہ ٹھنی ہے
ہم مین اور ہیرے کی کنی ہے

کچھ مست ہو آج حضرت دل
بتلائے تو کہان چھنی ہے

جو منہ سے کہا وہی کرے گا
دل بات کا تو بڑا دھنی ہے

عقدہ نہ دہن کا کچھ کہلے گا
یہہ راز سخن نہفتنی ہے

اللہ رے جنون مین شوق نشتر
از خود رگ ہاتھ کی تنی ہے

خود بین وہ آپ ہو گئے ہا ہم
ٹہنگے سے جو آرسی بنی ہے

آفت ہے دوست مونہہ سے کہنا
ایسی کچھ ہمسے دشمنی ہے

دیکھو ندیا کفن سخی کو
یہہ پیر فلک بڑا دنی ہے

بت کا ہے پیار خدا خیر کرے
ہون گنہگار خدا خیر کرے

لو وہ ابرو سے ہٹی اوسکی نقاب
نکلی تلوار خدا خیر کرے

تو بھی اوس زلف کے ہم صورت ہے
اے شب تار خدا خیر کرے

بے چلے جان پسی جاتی ہے
دم رفتار خدا خیر کرے

کیا چلا کوئی بتان مین اے دل
جا مرے یار خدا خیر کرے

خواب مین دیکھ کے کسکی آنکھین
ہوئے بیدار خدا خیر کرے

ہجر میں حال سخی بستے پوچھو
مدہیں آثار خدا خیر کرے
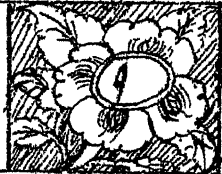
مرغ دل لیگیا وہ یار ابھی — کھیلنے آیا تھا شکار ابھی
ہم سکھو گے دیکھے مجکو غار ابھی — جاکے گل کو کرونگا پیار ابھی
ایک بوسہ تو مانگ سکتا ہوں — دو کہوں تو سنائیں چار ابھی
تمنے اگر ہنا دیا دل کو — خواب روتا تھا زار زار ابھی
قتل کا عزم ہو تو بسم اللہ — تیرے قربان تیرے نثار ابھی
پہر پریشان کیجے لگا ہے مجھے — زلف کو کیجیے سنوار ابھی
کہیل میں وعدہ بہول جائیگا — ایسے کم سنکا اعتبار ابھی۔

پیش ازیں جنکو دشمنی تھی بہت
کرتے تھے وہ سخی کو پیار ابھی

تا حق ایک بت کو مجھسے کد ہے — یارب یہہ معقع مدد ہے
فرقت میں تمام شب جئے ہم — کچھ بھی اس زندگی کی حد ہے
حلیہ اوسکا نہ پوچھہ بلبل — گل سا چہرہ کلی سا قد ہے
تبلاؤ میرے جنازے والو — شرکت اونکی بھی تا لحد ہے
مجھ میں طاقت جو ہاتھ دامن — بس دست جنون کی یہہ مدد ہے
نیکی سے چاہتیں رہو ہشیار — غافل جو خیال روز بد ہے

آنسو جو کبہی لپٹ کے رولون | تیرا بہی یار کا سا قد ہے

وان کون بشر نہین ہے عاشق
بس ایک مصحفی کا نام بد ہے

بہتر جو کلام میرا رد ہے
جو آپ کہین وہ ہی سند ہے

ابرو کی کشش ہم آج سمجھے
بینی ہے الف یہہ اوسپہ مد ہے

یہہ داغ نسا اوسکے دلمین کیون ہے
کیا بدر کو آپ سے حسد ہے

کیا جانے خیال دانہ و خال
دل ہے کہ کمبخت دانہ زد ہے

کب تک یہہ حماقت سکندر
ابتک سنتا ہون تیری سد ہے

یون پوچھینگے لحد مین جب فرشتے
کہہ دینگے علی ہمارا جد ہے

عرضی مین ہے حال ناتوانی
تصویر میری بجائے مد ہے

دل بہی پہر آیا داے حسرت
تختہ بہی ہمارا استرد ہے

جسکو تاکا بس اوسکو مارا
آفت کی نگاہ اوسکی بد ہے

گردش مین از بسکہ مجکو ڈالا
یہہ شکوہ چرخ تا ابد ہے

مین خوش وسنے یہی توقفی
ناخوش وہ مجہسے بیخرد ہے

اللہ رے ضعف کا تصرف
بندہ ہے نہ بند یکے لحد ہے

چپوڑ سے کہو مصحفی غزل اور
باقی رہی اس زمین کی حد ہے

۱۳

کیون سمجھے نہ وہ کہ غیر بد ہے — دانش ہے عقل ہے خرد ہے
اسیر ہی وصل ہو تو قسمت — کوشش ہے بھیر دی ہے الد ہے
جھگڑونسے بس فنا چھٹینگے۔ — منکر ہے نکیر ہے لحد ہے
کیون جی اس رنج عشق کے بہی — غایت ہے انتہا ہے حد ہے
خدمت مین سخی کو اپنے لیجے
عاقل ہے سخن ہے معتمد ہے

۱۴

جسپر کہ گمان آسمان ہے — یہہ تو مری آہ کا دہوان ہے
آنسو پہر آنکہ سے روان ہے — پہر اسکو تلاش رفتگان ہے
چہوٹے کا نہ عشق مصحف رخ — اسمین قرآن درمیان ہے
لاشے پہ میرے نہ کوئی آیا — سچ کہتے ہین جی سے تو جہان ہے
مشکل کیون ہوگئی رسائی۔ — کیا وان کی زمین آسمان ہے
اوس بت کو خدا کہا یہہ چپکے — آخر تو مرے ہی کی زبان ہے
اس سے بہتر سخی غزل پڑہ۔
مشتاق کلام ایک جہان ہے

او گل پژمردہ ہو خزان ہے — بلبل خاموش باغبان ہے
اس دلکو عبث تلاش جان ہے — قالب ہے یہان تو وہ وہان ہے
کہہ دیتے ہین غیر کو بہی عاشق — کچہہ اونکے زبانکا زیان ہے

بازار جنون کی آج کی سیر | لوہا سے نے سے بھی گران ہے
اوس پردہ نشین کا تصور | آیا ہے تو دل ہی مین نہان ہے
وہ دیکھو مژہ وہ دیکھو ابرو | وہ تیر ہے اور وہ کمان ہے

مقطع مین غزل عشق کی سنکر
سب کہنے لگے کہ خوش بیان ہے

آفتین اوسکی چال لائی گی | حشر ہوگا قیامت آئیگی
ہجر مین موت کیون نہ آئیگی | کیا قیامت مین بخشوائیگی
وان ہوا مین جو آکے جائیگی | خوب جنون کی صبا اوڑہائیگی
سونگھا بوے زلف خوب نہین | ناک مین میرے جان آئیگی
دیکھیے کسکا خون ہوتا ہے | کچھ حنا آج رنگ لائے گی
چاندہی مین رہیگا میلا پن | چاندنی اوسے دہو کے لائیگی
افعی زلف پر نہ لہرا ے | کہیو ناگن سے مار کہائیگی
دیکھنا چل کے آج گلشن مین | نرگس آنکھین بہت لڑائی گی
خوب ہمکو جلائی دن بھر | دیکھ لین گے جو رات آئیگی
آتش گل بجھادے اے شبنم | آگ گلشن مین کیا لگائیگی

اے سخی لاکھ ایڑیان رگڑو
وہ کف پا نہ ہاتھ آئے گی

پہر آئے ہو کس کس کے گھر سوتے ہوتے
جو بہو پہنچے یہانتک سحر ہوتے ہوتے

شب ہجر میری بڑی زندگی ہے
رہا حال تو عدگر ہوتے ہوتے

لگا اشک آنکھوں سے خون ہوکے بہنے
یہ پہر کیا رنگ لایا گہر ہوتے ہوتے

جسے شام کو تم کہا تہے کہ سکتے نہیں
سنا مر گیا وہ سحر ہوتے ہوتے

سنا جا وہان نامہ بر نے قضا کی
وہ قصہ رکہے رکہتے گذر ہوتے ہوتے

ابہی ابتدا ہے جفا تو نہ اوڈر گیا
محبت کا ہوگا اثر ہوتے ہوتے

صبا پر بہی لپٹے ہوا باندہ دیگا
کبوتر میرا نامہ بر ہوتے ہوتے

ادہر پہار اوسکے سینہ کا مدت مین دیکہا
ہوا یہہ شجر بار ور ہوتے ہوتے

کہو اوسکی زلفون سے یہ حال عاشق
بہت بڑہ گیا دردسر ہوتے ہوتے

جہان تہی نہ روح الامین کی رسائی
وہان پہونچے خیر البشر ہوتے ہوتے

فلک سے زمین تک لغت اوڈلایا
یہان سے بہی ہوگا سفر ہوتے ہوتے

لگے باسکے لوگ تشبیہ دینے
نمایان وہ موی کمر ہوتے ہوتے

۱۷ سخی ہند سے اب چلو کربلا کو
ایدہر ہوتے ہوتے اودہر ہوتے ہوتے ۸

یہہ جو نہ چمن مین کچہہ ہیا کی
غنچونکی یہہ چٹکی مین اوڑا کی

کیا لیجئے ہو میری قضا کی
کس دن یہہ ہوا نہین اوڑا کی

زاہد کو ہوئی نہ بت سے الفت
ایسی پہٹکار ہے خدا کی

بوسہ خیرات حسن لے گا
اوس کو چہ مین بے گنہ ہو قتل
بلبل کو خبر نہین کہ یہہ گل
اوس بت کے ستم کا یاں گلی کیا

حسب روز فقیر نے دعا کی
فریاد و شہید کربلا کی جو
تصویر ہے کس کے نقش پا کی
محشر مین خدا سے ہونگے شاکی

چھوٹی ہی بہر پڑہینگے ایک غزل اور
ہے فکر سخی بہی کس بلا کی

۱۸ ۷

الفت ہے گیسو سے دوتا کی
وہ بت معشوق ہو ہمارا
لپٹی رہتی ہے روز او سے
لاتا ہے جواب خط کبوتر
ہاتھوں سے نہ پونچھے میر اشک
وعدہ یہ وہ کب مرے گھر آئے

خوبی ہمکو عجب بلا کی جو
واللہ یہہ شان ہے خدا کی
اچہی بن آئی ہے قبا کی
مدت سے یہی خبر اوڑا کی
سرخی جہٹ جا بے گی حنا کی
دیوار سے جہوٹ کے اوہا کی

اس فکر معاش مین سخی نے
فرمائش ناتوان ادا کی جو

۱۹

تنہا جنت مین نہین یار کوئی
جہانک اوکو ٹھے کو رہنے والے
حشر کے روز رہے خوب نمود

نہ سے حور طرحدار کوئی
منتظر ہے پس دیوار کوئی
ہمسا نکلا نہ گنہگار کوئی

بار فرقت میرے سر پر کھینا
سخت پتھر ہین عیاذ باللہ

کیا تجھے سمجھے ہو بیگار کوئی
ان بتون کو نکرے پیار کوئی

کیون اکیلے پڑے روتے ہو سخی
کر گیا آج پھر انکار کوئی

دم نہ نکلا مرا نکلتے ہوے
سنکے سوت آئے ہاتھ ملتے ہوے

دل میرا شب مین صاحب
آئیگا ذرا سنبھلتے ہوے

شب کے بوسے اونہین جو یاد آگئے
اوٹھ گئے سو نہ مرا ملتے ہوے

دیکھو آتا ہے مرا طفل سرشک
کیسی اٹکیلے چال چلتے ہوے

وہ ہمارے جنازے کے مشتاق
آئے ہین کودتے اچھلتے ہوے

ہوش و صبر و قرار و تاب و توان
عشق مین سب چلتے ہوے

خوب فکر سخنی کا سانچا ہے
نکلے آتے ہین شعر ڈھلتے ہوے

آنکھ پھر تمنے چرائی دیکھئے
تمنے پھر چوری لگائی دیکھئے

یار کے رخ کی صفائی دیکھئے
آئینہ نے مونہہ کی کھائی دیکھئے

اب خدا بھی کچھ نہین سنتا مری
نارسائی کی رسائی دیکھئے

آہ کی دل کی جگر کی بخت کی
کس کی کس کی اب برآئی دیکھئے

فصل گل مین قید چھوٹے تو خزان
وہ اسیری یہہ رہائی دیکھئے

ہے وہ خفت یہ کیا دلچسپ بات — اپنے دریا کی سنانی دیکھیے

سن کے مجکو آہ کیا دیکھا دیا — پھر طبیعت گدگدانی دیکھیے

یار سے آنکھیں لڑائیں تب سے — موت کس جھگڑے پہ آئی دیکھیے

بے تردد لٹ رہا ہے نقد دل

کیا سخی کے جی مین آئی دیکھیے

دل بھی وہ لینگے جان بھی لینگے — اون کا کیا کہنا وہ سبھی لینگے

آج وہ ملنے کا جی لین گے — پھول سے ہاتھ مین کلی لینگے

ہاتھ آئے جو سوزن مژگان — زخم اپنے جگر کا سی لینگے

ہائے کس درد سے کہا شب وصل — رات بھر یہ ہمارا جی لینگے

آہ شکوہ نہ ہجر کا ہوگا — وصل مین ہم زبان سی لینگے

دل کھلونا نہین جو کہتے ہو — ہم بھی لینگے ہم بھی لینگے

دل مرا اونکی دلگی مین گیا — اب جگر بھی ہنسی ہنسی لینگے

اک جگر رہگیا ہے وہ بھی سہی — اور کیا وہ کسی کا جی لینگے

حشر مین ہم پہ ہے نجات سخی

دامن مرتضے سے علی لینگے

آج ہم پر عتاب ہوتا ہے — دیکھیں کیا انقلاب ہوتا ہے

غیر مست شراب ہوتا ہے — جلکے یان دل کباب ہوتا ہے

قطعہ

آپ سے شرملے قصور معاف
بندہ اب بے حجاب ہوتا ہے

بام پر چڑھتے ہو نظر نہ لگے
روبرو ماہتاب ہوتا ہے

ہجر کا روز بھی قیامت ہے
عاشقوں پر عذاب ہوتا ہے

شیخ صاحب نے ایکدن پوچھا
کیا بوقت شراب ہوتا ہے

مین نے کی عرض لیجیے سنئے
کم سے کم جو حساب ہوتا ہے

شیشہ ساغر صراحی مئے ناب
میوہ مصری کباب ہوتا ہے

آئینہ ہار عطر شمع چراغ
گل گلوری گلاب ہوتا ہے

اور معشوق ایک بناؤ کے
غیرت ماہتاب ہوتا ہے

دونوں پی پی کے سے جو مست ہوئے
وصل پھر بے حساب ہوتا ہے

۲۴

آگے بس لطف وصل کہنے مین
اب سخی کو حجاب ہوتا ہے

۱۰

غیر کا ذکر ہر گھڑی کیا ہے
اور باتیں کرو یہی کیا ہے

پھر سخی سے سخی سخی کیا ہے
کچھ سخی سے کہوگے بھی کیا ہے

دل نہ لیجانے دینگے ہم اپنا
لالی بھی پھر دل لگی کیا ہے

بدر اسکو کہون کہ غیرت بدر
کس سے پوچھون کہ ماجرا کیا ہے

کیسے حیران ہین غیر کے پیچھے
آگے پچتائیگے ابھی کیا ہے

واعظو یہ اگر بہشت نہین
پھر مرے یار کی گلی کیا ہے

ہجر کا غم ہے وہ کہ مر جاؤں
کیوں نہ گرتے چاہ میں زنخدانکے
دل لیا جان کی بہی خواہش ہے

پر لئے آپکی خوشی کیا ہے
ایسی انکو مرے پڑی کیا ہے
ایک آفت ہے عاشقی کیا ہے

۲۵
نہیں ہوتی سخی کی مشکل حل
میرے مشکل کشا علی کیا ہے
۱۲

عجب یار قامت میں آفت رہی
کہ مجھپر سراپا قیامت رہی

وہی ہیں کہ جسے عداوت رہی
ہمیں ہیں کہ اسیر ہی الفت رہی

بتوں سے جو بندونکو الفت رہی
تو ساری خدائی سے نفرت رہی

ہوے بعد مرنیکے بہی وہ نہ صاف
مرے خاک سے بہی کدورت رہی

دم مرگ ہلتے رہے میرے ہونٹ
لبو پر کسی کی شکایت رہی

سخن آتے ہی لب کا بوسہ لیا
بڑی بات حضرت سلامت رہی

قطعہ

خدا کیلئے بت کو کہتے تھے سخت
نہ اب تمکو کچہہ آدمیت رہی

جو بندہ نے بہی کوئی کلمہ کہا
تو پہر شیخ جی کیا شکست رہی

پہر رندونکو جس دختر رز کی نہ تا
مرے پاس وہ ایک مدت رہی

جنازہ بہی سونا نہ چہوڑ گیا
لحد تک مرے ساتھ حسرت رہی

چلے تم مگر مین نے دیکھی یہی چال
مرے سامنے تو قیامت رہی

۲۶
سخی جلد چہوٹے گا اب کا پہوڑ
۹

۲۶ نہایت قریب اپنی رخصت رہی ہے ۹

جو رہنا دلمین منظور نظر ہے
تو آئین شوق سے یہان ادہر کو گذر ہے

نہ پوچھو ہجر مین جو جان پر ہے
بس اب تھے ہین قصہ مختصر ہے

غضب ہو حلقۂ زلفمین کا مین جو چھوٹون
وہان ہر وقت غصہ ناک پر ہے

مین سودائی نہین زلفون سے الجھون
پریشان ہو یہہ کسکو دردسر ہے

بڑے زور و نسے کاٹا ہے میرا سر
ادھر لاچھوڑون بازو کے ادھر ہے

وہ کیا انجام حسن و عشق جانین
ابھی کچہہ آگ تیغ کی خبر ہے

وہ گھر رخصت ہوئے ہین ہم جہانون
الٰہی آج کی کیسی سحر ہے

حسینونکو بلاؤ لوٹ لیجائین
یہہ گردش یہہ دل یہہ جگر ہے

۲۷ سنجی کیون اسقدر زرد ہو تم آج
کہ دامن آستین رومال تر ہے ۱۲

چلے پھر ہاتھہ غیر و نکا پکڑ کے
یہہ سمجھایا تھا اونکو پانون پڑکے

نکل پھر طفل اشک آئے بگڑ کے
بڑے گستاخ ہوتے ہین یہہ لڑکے

جگر اور دل نہین پہلو مین میرے
ہوئی برباد یہہ بستی اوجڑ کے

کبھی یہہ بچیگا دل اون انکلیو تک
نگینے کیطرح خاتم مین جڑ کے

دم گریہ رہے نالیکا بھی شغل
غرض بارش بھی ہو بجلی بھی کڑکے

گدا ہون میری باتو نپر نہ الجھو
کہ عادی ہوتے ہین جھڑ جھڑ کے

لکھونگا حال دردِ سر کہاں تک — لگادون نامہ مین صندل رگڑ کے
اگر قسمت مین فرصت ہے سمجھنا — مٹاتا خطِ پیشانی رگڑ کے
کل محشر مین ہی ہوگا نہ اونکا — کھڑے رہجائینگے دامن پکڑ کے
نکالی وصل مین کچھ بھی اگر بات — تو بوسے یہہ زبان گر جاے سڑ کے
مرا مُردہ اوٹھا تو رو دئے وہ — جنازہ کا سرے پایہ پکڑ کے

(۲۸) سخی اوس زلف کو چھو لیتے ہو روز — کسی دن پاؤن مین بیڑی نہ کھڑکے (۸)

چہرہ پر کیون نہین بحالی ہے — خیر ہے تو مزاج عالی ہے
بدر اور مہر دو ہین نام اونکے — اک جمالی ہے ایک جلالی ہے
سنکے بیساختہ دعا نکلی — کس مزے کی تمہاری گالی ہے
اے پری جبین سے کیجئے صاحب — بس طبیعت بہت سنبھالی ہے
عشق کرنے کو ہم جگر کرتے — اجی اس دل جان کہا لی ہے
دلکو نالہ مرا سُنا تو کہا — یہی آواز رات والی ہے
کرچکے آئینہ کو وہ حیران — ان دونون آرسی نکالی ہے

(۲۹) اور بھی اک غزل سخی کہدو — یہہ تقاضاے فکر عالی ہے (۱۰)

آج غصہ سے مونہہ لال سا ہے — کیسے برہم مزاج عالی ہے

دی دعا کیا اونہین غضب مین پڑگے
ایک موںنہ مین ہزار گالی ہے

زلف شبگون دکہلاکے کہتے ہین
پہر گہٹا برشکال دالی ہے

تیسں دن یار ابحنہ آئیگا
اس مہینے کا نام خالی ہے

جان دین ہم اونہین ہنسی کا کام
خوب یہہ دلگی نکالی ہے

چرخ پہ بدر جس کو کہتے ہین
یار کا ساغر سفالی ہے

دام ہے مرغ دل پہنسانیکو
ٹہرا دن کر تبو نکی جالی ہے

کیون جی کاکل پہ ہمکو دہوکا ہے
کالی ناگن یہہ تمنے پالی ہے

تلخ ہین میٹہے ہونٹ چومنے پر
گویا انکی مٹہائی کہالی ہے

اور دیوانہ پن سحنی کا سنو
اک پری رو پہ آنکہ ڈالی ہے

مخمس

آستین کہنی تک چڑہالی ہے
تیغ بہی میان سے نکالی ہے

اتنی عادت تو روز ڈالی ہے
آج غصہ سے موںنہ پہ لالی ہے

کیسا برہم مزاج عالی ہے

ہم بہی اپنے مزاج کے ہین کڑے
بدمزاجون کے پاس ہم نہ کہڑے

ہوے شرمندہ لیکن آج بڑے
دی دعا کیا اونہین غضب مین پڑے

ایک موںنہ مین ہزار گالی ہے

ہین پریشان جب سے دیکہا ہے
دم اولجہتا ہے دلکو سودا ہے
نہین معلوم کیا نہین کیا ہے
کیون جی کاکل پہ ہمکو دہوکا ہے
انکالی ناگن یہہ کسنے پالی ہے

دوڑتے جاتی ہین سب اوٹہانیکو
اونکی خال سیہ کے دانہ کو
نہین اوسکی خبر زمانے کو
دام ہین مرغ دل پہنسانیکو
پہر اون کرتبون کی جالی ہے

پہیکے رہتے تہے یوہین وہ اکثر
ترشیان کرتے رہتے تہے دم بہر
اسپہ نقصان کچہہ ہوا نہ ضرر
تلخ ہین میٹہے ہونٹ چوسنے پر
گویا اون کی مٹہائی کہائی ہے

سہتے سہتے یہہ روگ جی کا سنو
اور سبب دل کی بیکلی کا سنو
لو بیان حال عاشقی کا سنو
اور دیوانہ پن سحیؔ کا سنو
ایک پری رو پہ آنکہہ ڈالی ہے

وله

اوسکی غمخوار کا خدا حافظ
اب گنہ گار کا خدا حافظ
سحیؔ زار کا خدا حافظ
عشق ہے یار کا خدا حافظ
امر دشوار کا خدا حافظ

سر کے بلجاتا ہون تو کہتے ہین
سر کو دکہلاتا ہون تو کہتے ہین

سر مین تہوڑاتا ہون تو کہتے ہین
سر کو ٹکراتا ہون تو کہتے ہین

میری دیوار کا خدا حافظ ۔

غیر کہتا ہے میری آنکھ لڑی
کوئی اتنا خدا کرے نہ اڑے

میرے جی مین ادہر نگاہ گڑی
سر فروشونکی چشم یہ نہ پڑے

اون کی تلوار کا خدا حافظ

زلف دیکہون تو مار کہتا ہے
چہوؤن مژگان تو دار کہتا ہے

گر کمر پکڑون زار کہتا ہے
عزم بوسے پہ یار کہتا ہے

مرے رخسار کا خدا حافظ

ہجر کو ہم مکان دیتے ہین
دم آخر زبان دیتے ہین

ہنستے کے یہہ دوکان دیتے ہین
ہم تو فرقت مین جان دیتے ہین

شوق دیدار کا خدا حافظ

فصاحت سچ یہہ کر رہا دل
سب کے سب ایک روز ہونگی خجل

ایسا گل چین کہا نکلے ہے عاقل
بلبلین قید باغبان غافل

گل زردار کا خدا حافظ ۔

جان سے جو گئے تو کہکے چلے
ہاتے ہم کہو گئے تو کہہ کے چلے

قبر مین سو گئے تو کہہ کے چلے
دفن ہم ہو گئے تو کہہ کے چلے

اس گنہگار کا خدا حافظ

وحشیوں نے ہمیں سلام کیا | ہم بھی دیتے رہے سبھونکو دعا
کچھ عجب ماجرا تھا رخصت تھا | دشت چھوٹا تو آہوان نے کہا

بیابانکے ہر خار کا خدا حافظ

تو لبسے اور ستم سے کہتا ہے | لطف سے اور کرم سے کہتا ہے
جان سے اور دم سے کہتا ہے | لیکے دل یار ہمسے کہتا ہے

اکھو دلدار کا خدا حافظ ہو

مجھسے جھگڑے سے جسے جھگڑنا ہو | مجھ تک آ جائے جسکو لڑنا ہو
بگڑو دشمن جس قدر بگڑنا ہو | تیغ مجھپر پڑے جو پڑنا ہو

زلف خمدار کا خدا حافظ

کہڑے رویا کرین تردد ہے | بیٹھے تڑپا کرین تردد ہے
کیون ہے دل کیا کرین تردد ہے | وہ نہ وعدہ کرین تردد ہے

وجہ انکار کا خدا حافظ

درد سر حول دل زکام بخار | اسکی صحت تو کچھ نہین دشوار
پر بھی خوف ہی میرے غفار | گر سحی کو ہے عشق کا آزار

ایسے بیمار کا خدا حافظ

رباعیات

آنکھوں مین رہین تو وہ بصارت بڑھجائے
آئین جو دماغ مین تو طاقت بڑھجائے
گریار کے نام کا وظیفہ ہو سخی
بے شبہ زبان کی طاقت بڑھجائے

ولہ

ابروکا ہوا عشق تو خنجر مارا
مژگان نے کیا انس تو نشتر مارا
اسپر بہی سخی یار نے طرہ یہہ کیا
زلفونکا جو سودا ہوا پتھر مارا

ولہ

ایکروز نہ شکل آشنائی دیکھی
ہر مرتبہ اوسکی بیوفائی دیکھی
وہ بت نہ ہوا رام سخی کا تجھسے
بس ہمنے خدا تیری خدائی دیکھی

ولہ

جو مثل ہو اوس نخلکے اوسے گل سمجھو
زلفونکی مشابہ ہو تو سنبل سمجھو
مارا پہرے جبتک ہے سخی مار سیاہ
سر پہ جو چڑھے ہے سانپ تو کاکل سمجھو

قطعہ تاریخ مسجد علی حسن صاحب رئیس قصبہ کڑا از مصنف

نشان مسجد عبدالغفور بود اینجا
علی حسن ز عقیدت پئے بنا آمد

سخی چو کرد بدل فکر سال تاریخش
ندائے غیب شدے خانۂ خدا آمد

۱۲۸۳ ہجری

تمت

دیوان سخی

ردیف (۱) — بسم اللہ الرحمن الرحیم — الف (۵)

ہو وصف کیا رسول علیہ السلام کا
یاراں نہیں کلیم کو بھی یہاں کلام کا

پاتا ہوں خط بہشت بریں کے مقام کا
نور خدا ہے روضۂ ازرا امام کا

کسطرح ہو نظیر علی کا جہان میں
پیدا کیا خدا نے کسی نیک نام کا

کانسہ یہاں سبیل حسینی کا دیکھ لے
اے دل یہی سبو نہ ہے کوثر کے جام کا

(۲) ذاکر حسین کا ہوں جو دنیا میں اے سخی
مولا کے ساتھ حشر بھی ہوگا غلام کا (۷)

زمانہ ہے خوشی کا خرمی کا شادمانی کا
وصال یار حاصل ہے مزا ہے زندگانی کا

مریض ہجر کو ناطاقتی پہ چین کہہ دینا
زباں پر نام ہے بار گراں ہے ناتوانی کا

رقیبوں نے [illegible] دکھایا یہی کہ سب اگلا چلن بھولا
عنایت کا توجہ کا کرم کا مہربانی کا

ارے گردوں نہ دکھلا چودہویں کا چاند تو اپنا
ہمیں یاد آتا ہے نقشہ کسی کے نوجوانی کا

بہلا خورشید کو نور اسطرح کا کب میسر تھا — یہہ جلوہ ہے فلک آپ ہی کے مہ پاریکا
قدم اٹھتا نہیں چلنے میں ڈھنڈی سانس بہتی ہیں — تن نازک پہ بھاری ہے دوپٹہ چادر اینکا

۱۳ — ۶

عجب کیا داستان مجنون کی سنکر وہ پری ہنسا ہین
پتا ملتا ہے اسمین کچھ سخی کے بھی کہانیکا
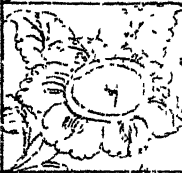
بادیہ پیمائی میں بخت اپنا یاور ہو گیا — پڑ گیا جو آبلہ پانوں میں گوہر ہو گیا
اسقدر ہے نور بخش روے انور ہو گیا — ماہتابان پر گمان سنگ مرمر ہو گیا
آنکھ کی تیزی تری ساقی نہ بھولیگی کبھی — ہم تلک نوبت نہ آئی دور ساغر ہو گیا
اسپہ ہم اسکو نہ صنم کے ساتھ اپنا یا نصیب — ہو گئے لاغر جیسے بس تکیا تا بستر ہو گیا
جان لی کہ خوش قد پر دیکھا اثر تو دیکھنا — جو اوگا نخل اپنے تربت پر صنوبر ہو گیا
خاک کوئی یار ہے جسکی صفت کیا کیجیے — جسکا ہر ذرہ فلک پیما کے اختر ہو گیا
دیکھنا تاثیر جو شکیں بھی اوسکی لکھی — سنگ موسے سے حریف نام زمین گرم ہو گیا
جو کہا پیغام میں سمجھا کلام اللہ اوسے — آپکا پیغام بر جسدن سے پیغمبر ہو گیا

۱۳ — ۹

آئینہ برداری اوسکی ہاتھ آئی لے سخی
اب تو اپنے وقت کا میں بھی سکندر ہو گیا

حیف ثابت ہے نہ دامن نہ گریبان اپنا — موسم گل میں ہے اللہ نگہبان اپنا
لیگیا سینے سے دلبر دل نالان اپنا — آج پنجرے میں نہیں مرغ خوش الحان اپنا
ہنس دیں آکے جو دیکھی لب رنگین تیرا — لعل کو پھر نہ پسند آئے بدخشان اپنا

شوق ہے وحشت مین مجنون کا ہمین زور آور
چہوڑ کر ہمین چلا جائے بیابان اپنا

شمع کو روشنی کا اپنے بہت دعوے ہے
ساق پا سے کچہہ اوٹہا لیجئے دامان اپنا

ہمسری اوس رخ تابان کے بہت مشکل ہے
موںہہ بنا آئے کہین مہر درخشان اپنا

کوچہ یار کو کیا ہمسے چہوڑا نگئی رقیب
کہین شیرون سے بہی چہٹتا ہی نیستان اپنا

یہان کبہی رتبہ شاہی تہا ہماری ہی لئے
ہر پری رو ہمین کہتا تہا سلیمان اپنا

ہم نہ مانینگے سخی گریہ یہہ بیوجہ نہین
تمکو دکہلا یا کسی نے رخ خندان اپنا

ہم مرجو گئے ہین تو جلایا نہین جاتا
اس روٹہنے والے کو منایا نہین جاتا

ناطاقتی و ضعف کے ممنون ہین آج
سر زانوے دلبر سے اوٹہایا نہین جاتا

آنسو نکل آتے ہین قلق سے دم تقریر
قاصد سے مرا حال سنایا نہین جاتا

کیا آتش فرقت نے بری پائی ہے تاثیر
اس آگ سے پانی بہی بجہایا نہین جاتا

رخ ہاتہ پہ رکہا نکرو وقت تکلم
ہر بات مین قرآن اوٹہایا نہین جاتا

تربت ہے مین شرمندہ گناہون سے پڑا ہون
اللہ کے سرکار مین جایا نہین جاتا

کیا لطف شب وصل گیا نیند سے اوسکے
ہوتے ہی سحر اور جگایا نہین جاتا

کہتے تو سخی مانگئے کیا وصل کے دولت
کچہہ آج مزاج آپ کا پایا نہین جاتا

مرے قبر پہ سے پہر آئے کیون یہہ چال کیون نہ دیکہا

مین تو سو رہا تہا مزار مین مجہے کیون نہ تمنے جگا دیا

ہوا غسل لائے جنازہ ہی تہہ خاک مجکو دبا دیا

نہین جو نکلے گہر سے مزار تک یہہ اجل نے کیسا سُلا دیا

کہان آبرو کی تقی آرزو کہان عشق بت مین پہنسا دیا

مین تصدق اوسکی خدائی کے جو دیا ہی مجکو گنوا دیا

بت خوش جمال کو دیکہکر رہین یاد یہہ کہان نصیحتین ۱۲ منہ

جو پڑہا تہا حضرت شیخ سے وہ سبق ہی ہمنے بہلا دیا

جو نکالون آہ مین سینہ سے جو سناؤن نالہ بصد فغان

تو عجب نہین کہ ہے خدا مرا عرش کسنے ہلا دیا

مجہے دفن کرنیکے ساتہ ہی مرے گلبدن نے وفا کے لی

جو گلے مین پہولون کا ہار تہا وہ لحد پہ میرے چڑہا دیا۔

ابہی عین فتح کر وصال مین جو رقیب سامنے آگیا۔

وہین اس غضب سے کہ چہپ رہون مجہے پائون چہپکے دبا دیا

کہا ہمنے دیکہکے جو دیدہ مین کہ ہین لوگ بیٹہے تو بول اوٹہے

ابہی لاؤ چپکے چہپا ہی لین کوئی جانتا ہے کہ کیا دیا

جو ہمارے موُنہہ سے نکل گیا کہ ہمارا دل لئے آئے ہو

لگے کہنے اوسکو بہوے سے کہین راستہ مین گرا دیا

اپنے سے جب مجکو ہلکا پائیگا
برگ کاہ اوسدم بہت پچہتائیگا

اے جنون صحرا کو کب لیجائیگا
کب تلک تلوا سے اکہلائیگا

غسل میت کو مرے کون آئیگا
ابر رحمت ہے کرم فرمائیگا

دیکہینگے حال اپنا گر شمع و چراغ
یہہ ہنسے گا اوسکو رونا آئیگا

جسم مردہ مین مرے جان آئیگی
اونکی پانونکی حنا ہوکر کہائیگا

ہجر جانان مین تو ہون مین جان بلب
بار غم کس سے اوٹہایا جائیگا

نازکی کرنے نہ دیگی مجکو عشق
یار سے خنجر نہ کہینچا جائیگا

زلف کالا سانپ ہے اے دل بچہو
دیکہہ اے نادان دہوکہا کہائیگا

عشق ابرو مین کبہی نچ جائیگی
دوش پر قاتل کمان لٹکائیگا

نہین اوسکے ہجر مین گہل کے کانٹا
ہوا ہون مین فرقت مین اوسکے گہلکے کانٹا

میری لاغری دیکہہ لے تل کے کانٹا
ارادے مین ہے گر تقابل کے کانٹا

ہوا مین پرا اوسنے شرارت سے چہوڑی
چبہتا ہے ہر ایک ڈہیلے مین تلکے کانٹا

یہہ قسمت ہے بدہا تہہ گل پر جو مارون
تو لگتے ہی ہو میرے جنگل کے کانٹا

مرے پانون پڑتا ہے صحرا مین کہینچون یہہ
جو کہنا ہوا اسکو ہے کہل کے کانٹا

دیا عکس مژگان نے ساقی کو دہوکہا
سمجہتا ہے ساغر مین ہے مل کے کانٹا

خدا بہیجدیتا ہے اک آبلہ پا
ہے پابند جیسے توکل کے کانٹا

چمن مین نہین یا نیکا دینے والا | پڑے حلق مین کیون نہ بلبل کے کانٹا

۱۰ پنایا سخی تو نے مضمون مژگان
اسی فکر مین ہو گیا گھل کے کانٹا ۱۳

کیا ہوا گر بند ہے مگر نہ روزن دیوار کا | دیدۂ دل ہی سے کر لینگے نظارہ یار کا

ہون مین رندانہ تو اونکیا پوچھہ اوٹھے دستار کا | زاہدا یان بوجھ اوٹھہ سکتا نہین دستار کا

آنکھہ نے مارا ہے ہون مشہور کشتہ یار کا | سچ ہے یہہ مار سیاہی نام ہو سردار کا

شانہ مین مژگان کے تو نیش کشا ریکی ہوئی | وصف مین ابرو کے مضمون بندہ گیا تلوار کا

بار سے نازک کمر لچکے یہ لچکے کہان تہی | چہوڑ دو صاحب بڑہانا گیسوے خمدار کا

پشت پر چوٹی ہی اور سینے پہ ہے ناگن سا عکس | صاف آئینہ سے بہی ہے جسم اپنے یار کا

باغ مین اک پہول کے بوسے لئے پہرون آج | ہو گیا دہوکا جو ہمکو اوس گل رخسار کا

عاشق اب تو یہہ ہا ہی دل این گل دیگر شگفت | دلکو مایل دیکہتا ہون مع لب رخسار کا

جب بجا گہڑیال رو وارینکو کہول آیا مین رات | دہیان تہا اسدرجہ اوس پازیب کے جہنکار کا

اور پری لو حور وش مہ لقا او رشک مہر | چار آنکہین کر بہت مشتاق ہون دیدار کا

ماہ نو کو دیکھکر ہوتا ہے یہہ دلکو خیال | کہنچ لے کہنچا ہے نقشہ ابروے خمدار کا

گرم بازاری جو ہے یوسف ثانیکی ہے | اتنو چرچا بہی نہین ہے مصر کے بازار کا

۱۱ شب کو ملنے مین جو دوہ لوٹا تو یہہ بہی مر گیا
رشتۂ جان سخی رشتہ تہا اوس تار کا ۸

مین پہر اصحرا نوردی کو نکلا دیکھکر
آج مدت پر یہ شوق و الجنون پیدا ہوا

سخت حیران ہون کہ دل سے میرے کہتا ہی نہین
داغ عشق اوس بت کا نقش کالحجر پیدا ہوا

واہ کیا ثابت قدم ہی شمع اف کرتی نہین
کٹ گیا جب ایک سر اور ایک سر پیدا ہوا

لی زبان اوسکی جو منہ مین ہوگیا وہ دنثار
او نگلیان جو سہی تیغ [illegible] پیدا ہوا

وان زلیخا سے حسن ہے اور یہان ابتداے عشق
وہ اودہر پیدا ہوا یہ ادہر پیدا ہوا

۱۴ ۱۱

اے سخی زلفین دیکھا کر یہ کہتا ہی یار
ایک ہی جا جلوۂ شام و سحر پیدا ہوا

کاٹنا ہجر مین محال ہوا
ایکدن مجکو ایک سال ہوا

سمجہا اوس رخ کو ماہ کامل مین
کیا میرے عقل پر زوال ہوا

ہجر جانان مین جان دی ہمنے
خواہش وصل مین وصال ہوا

تہا مرا ناخن تراشیدہ
اوج گردون پہ جو ہلال ہوا

وہ ہنسے برق کی چمک دیکھی
روے سے ہم لطف برشکال ہوا

بو سونگہا صبا نے زلفون کے
اب مین ممنون بال بال ہوا

دیکھکر گل کو ہوگئی وحشت
رخ رنگین کا احتمال ہوا

بوسۂ لب رقیب کو پانا
دہن یار کا اوگال ہوا

بولے ہم مانگ کبہی ہمسے
بوسۂ زلف کا سوال ہوا

ہجر مین آنکہین کہہ رہی ہین مری
خواب بہی اب ہمین خیال ہوا

اوسکی قد کی سعی سے لئے کی تعریف
ہر نہال چمن سفال ہوا

میرا قصہ نہ کچھ افسانہ اون کا — وہ میرے شمع مین پروانہ اونکا
ہمارے ہاتھ سے سلجہینگے گیسو — دل صدچاک ہوگا شانہ اونکا
کہون کیا ہجر مین سکتے کا عالم — یہہ گھر ہے اندنون بتخانہ اونکا
کہین تو شیخ صاحب یان سنے کو — نصیحت اونکی اور سمجہانا اونکا
وہان پازیب پاؤن مین زنجیر — پری وہ میری مین دیوانہ اونکا
اونہین بہائی ہمارے بے حجابے — پسند آیا ہمین شرمانہ اونکا
غضب ہے دست نازک مین ہے تلوار — کبھو کیا کہتا ہوگا شانہ اونکا
دعاؤن مین اونہین گالیان دین — سر آنکھون پر میرے فرمانا اون کا
قفس مین عاشقونکے مرغ دل مین — عجب گلزار ہے خوشخانہ اونکا
خدا اون گیسون کو دے ترقی — مرے ہم پر گیا سودانہ اونکا
سنا بلبل قفس مین ہوگئین قید — ذرا دیکھو تو آب ودانہ اونکا
رقیبونکی نہین بند آمد وشد — مرے گھر کیا ہو آنا جانا اونکا

یہان کی تھانہ واری ہے سخی کو
چلو جی دیکھ آئین تھانہ اونکا

آگے زلفون کا تمہین سودا نہ تھا کیونکر ہوا — اے سخی تبلاؤ تو یہہ کیا ہوا کیونکر ہوا

ردیف ج

پہونچے ہم ہاں نہ کسے ایوان جفاکار مین آج
رہ گئی کہ چُنے جائینگے دیوار مین آج
بلبلین شاد رہین تجہسے جو گلزار مین آج ۱۲
سچ کہون بات ہی ایسی ہی تہی گفتار مین آج
اے جنون ضعف سے پہنچے نہ وہ زار مین آج
ہاتھ بند ہوتے ہین گریبان کے اک تار مین آج
آپکے آنے کے پہلے ہی جو بیتابی سے
کہین گستاخ نہ ہو جاؤن مین انکار مین آج
دم نکل جائے نہ بلبل کا پہڑک کر صیاد
کیون رکہے قفس مرغ گرفتار مین آج
جو سینے دے دہن زخم سے قاتل تجکو
لب شیرین کا مزہ آتا ہے تلوار مین آج
کس صفائی سے کیا قتل مجہے قاتل نے
خون کا دہبا بہی نہ تہا خنجر خونخوار مین آج
بیچنے نکلے ہین ہم یوسف دل کو اپنے
آئین جو لوگ خریدار ہون بازار مین آج

زلف بھی سلجھی ملی بستی ہے سر مہ بھی لگا
بل سبے اندہیرے گھر کا مین آج

یان کیوں کہاسے ہو دیکہلاکے گنہگار دو مکرو
کس کے خون کیجیے گا بیٹھ کے دربار مین آج

کے سنیجے وصل کی شب ہمسے یہہ کیا پوچھتے ہو
کچھہ سنا ہی نہین پازیب کی جہنکار مین آج

فکر قتل دل عشاق ہے اوس کافر کا
چھوٹی سی تیغ بھی لٹکائی ہے زنار مین آج

تیسوین سال تو دس بیس کے دے لینگے جی
چھکے چھوڑ واسطے ہین جو بیٹھ کے دو چار مین آج

مر گئی ہو کوئی بلبل نہ قفس مین صیاد
دیکھہ کیا شور ہے مرغان گرفتا مین آج

آپ آئے یہان مجکو خبر تک نہ ہوئی
کیسی آواز ہے پازیب کی جہنکار مین آج

جس سے فرقت کی شب وہ نہ کٹ سکتی ہو
کیسے کاٹے گا الٰہی وہ شب تار مین آج

گالیان دے لو برا کہہ لو جفائین کر لو

سب لکہا جاوے گا اللہ کی سرکار مین آج
کہنا مجنون سے کہ کل تیرے طرف آؤنگا
ڈہونڈنے جاتا ہون فرہاد کو کہسار مین آج
مایل زلف ہوئے عشق رخ صاف چہٹا ہو
جاتے ہین ملک حلب گہوم کے تاتار مین آج
کاندہا دیکر مرے مردیکا کہا قاتل نے
ہم ہی حاضر ہین سخی آپکے بیگار مین آج

ردیف - چ

سچ ہے بلا کا رکہتا ہے گیسوے یار پیچ
ایک ایک دیکی پیچ مین ہین ہے سو ہزار پیچ
زلفونکا اپنے واسطہ اوسکو نکال ڈال
میرے طرف سے دلمین ترے ہی جو یار پیچ
بولو تو کسکے دلکی پہنسایکی فکر ہے
کیون گیسوؤنکو دیرسے ہو بار بار پیچ
مین بدگمان ہوا کہ بلا مین نہ زلفکی
دستار کی ترے جو لٹک آے یار پیچ
چہوٹا نہ خاک ہوکے بہی پاس عشق زلف
ابتک ہی کرتا ہے میرا غبار پیچ
دیکہو تو کتنے اُلجہے ہوے دل نکلتے ہین
سلجہاؤ گیسوؤنکا ذرا ایکبار پیچ

مجہکو تو پہلوانی کا دعویٰ نہین سخی
کیون مجہ سے کرتا ہے فلک کجمدار پیچ

ردیف ح

لحد میں میں سو کے جاں جہاں روح
لیس مر دن کہاں میں کہاں روح

ہے پیری میں ضعیف نا تواں روح
کہ آجاؤ تو ہو جائے جواں روح

ہوا کرتی تصدق ہر دم آ جان
نہیں پاتی ترے گھر کا نشاں روح

دعا زندگی دی تجکو اے بت
اگر ہاتھ آئے زباں روح

نہیں بار ہوا فرقت نہیں اوٹھتا
یہہ ہوں لاغر کہ ہے بار گراں روح

قفس سے چھوٹ جان آئے چمن میں
ہے بلبل باغ کی آبا غباں روح

نہ چھوڑا ہجر میں بھی خانۂ تن
رگڑ وائیگی کب تک ایڑیاں روح

جلا دے مہر تاباں آہ سوزاں
نکل جائے کہیں ہو کر دھواں روح

منڈھے آنکھیں تو کسکی چشم الفت
چلی جا جہاں چاہے جہاں روح

صحیح شیدا علی کا ہے نسخہ
یا ساقی نکال اے مہرباں روح

ردیف خ

ملکی ہی او کے ہاتھ میں لی یاسمن کی شاخ
تو ناز کی یہہ تعلی کہ ہے لالہ مشک کی شاخ

کیا پھولتی ہے گلپہ درخت چمن کی شاخ
اوس گلکو دیکھکر نہیں کچھ بھی سنبل کی شاخ

شانے سے ایکدن بھی جاتا نہیں ہے بل
کاکل ہی پایا کہ ہے کیسی بلا کے ہر تن کی شاخ

گلچیں کو کیا نشیمن بلبل ہی سے ہے ضد
توڑیں نہ آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ

ہے کوہ کی صدا نہ ہوئی بار ور کبھی
یان نخل آرزو ہے دلکوہ کن کی شاخ

کسطرح پھل پڑے ہین کچھ اوسکا سبب کہو
کیا آہ ہو دیہ ماری ہوئی ہی کہین کی شاخ

تہا مین شہید ناز ضرورت نہ اسکی تہی
قاتل نے تو نکالی یہہ تو لیے کفن کی شاخ

جہولا کسی درخت پہ گلشن مین ڈالئے
سب ڈال تک رہی ہین تمہارے رسن کی شاخ

۱

افسوس جی لگاکے نہ دیکھی عدن کی شاخ
کیا خوب تہی زمین سخی نورتن کی شاخ

۱۱

ردیف د

اوس سے نے چہوڑی نہ ادا میرے بعد
کسکی آئیگی قضا میرے بعد

دیکہہ لونگا بس مردن مین بہی
کیجیو جور و جفا میرے بعد

پہلے تہا عشق رخ صاف مجہے
بدر کو داغ لگا میرے بعد

پانون مین کسکے چہبینگے کانٹے
ہوگا کون آبلہ پا میرے بعد

کنگہی بالون مین ہوئی سرمہ لگا
اونسے کیا کیا نہ کیا میرے بعد

غم مین اس دیدۂ گریان کے مرے
خوب روئیگی گہٹا میرے بعد

ہون وہ مظلوم کہ اے بلبل زار
غنچہ تک بہی نہ ہنسا میرے بعد

آئینہ مونہہ نہ جہان لگتا تہا
شانہ وہان سر چڑہا میرے بعد

پری و حور کی تعریف جو کی
وہ حسین کہنے لگا میرے بعد

زندگی تک مری ہنس لیجئے آپ
پہر مجہے روئیگا میرے بعد

تجھ سا عاشق نہ سخی پاینگے
لاکھ ڈھونڈینگے قضا میرے بعد
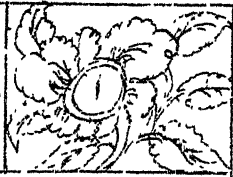
ردیف ڈال

غیر کرتے ہین بار بار گھمنڈ
مین ڈرونگا کرین ہزار گھمنڈ

سایہ چیونٹی کا بھی نہین اوٹھتا
کیا کرے میرا جسم زار گھمنڈ

در جانان کی خاک چہانی ہے
کیون نہ رکھو نہین خاکسار گھمنڈ

مجکو اوس گل کا کوچہ بہاتا ہے
بلبلو تسے کرے بہار گھمنڈ

عشق مژگان مین قتل ہوگا مین
اوسنے نبد سو آئیگا کٹار گھمنڈ

مے الفت کا جوش تو دیکھو
ہوگیا نشہ کا خمار گھمنڈ
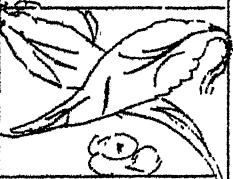
مرغ دل کے سخی کے خیر نہین
یار کو ہے شکار گھمنڈ

ردیف ذال

ایسا پیارا کبھی آنکھون نے نہ دیکھا تعویذ
لیگیا دل کسی مہرو کے گلے کا تعویذ

تیری تصویر کہین ہاتھ میرے آجاوے
تو بنا ڈون ابھی میرا سینے کا لیکا تعویذ

دل دھڑکنے لگا تھا نیلگا خوف سے جسم
تپنے کا ہیکو میرے قبر کا دیکھا تعویذ

دلربا بال ہو نہ تیرا گلے گا سیکے
ہمین تار سا وہ سوتیا چمکتا تعویذ

اب میرے دل کے لٹکنے سے پریشان گیسو
تھیتو لٹکاتے تہے زلفون مین ہمیشہ تعویذ

وہ پری رو مرے قابو مین کہین آ جاوے | وسیا عامل مجھے دیدے کوئی گنڈا تعویذ

پھر چلے آئے وہ عاشق کی مکان مین

کہین ملجائے کوئی جو جیتا تعویذ

ردیف ر

پہنتا پیرہن کیا عشق مین مین ناتوان ہوکر

گریبان میری گردن توڑتا طوق گران ہوکر

گناہون کے پڑینگے تیر دلپر جب وہ دیکھینگے

ہمین گھایل کریگی یار کی مژگان سنان ہوکر

گئی اپنی جوانی تیر سے چلی ھی سے کے اندر

ہوا ہون پیر اب گوشے مین بیٹھونگا کمان ہوکر

ہتوان لئے ہمکو مارا خاک ہوکر ہم بہی سمجھینگے

غبار اپنا انہین بہی رنج دیگا آسمان ہوکر

اگر سنئے تو کچھ مین بہی پہپہولے پہوڑلون دل کے

شکایت ہجر کی کرنی ہے مصروف فغان ہوکر

نکلنا ماہ کا مخلوق پر روشن ہے ہونا ہے

مرے گہر رات کو تم آؤگے پنہان ہوکر۔

ہوا خواہی کچھ اوس رشک چمن کی اوسکو سکھلا دن

ذرا باد صبا سے کہیو جا ہین گے یہان ہو کر

ترے فرقت نے ایسی آگ سینے مین لگائی ہے

کہ ہر یکدم آہ مین دل نکلا جاتا ہے دہوان ہو کر

سخی وصف اوسکی مسی کا ادا ہونا نہین ممکن

ہمارے موہ مین اسوسن بہی جو آئے زبان ہو کر

ردیف ڑ

ان حسینونکو دل ہزار نچہوڑ
ہیں وفا ان کو وفادار نچہوڑ

دل کو رہنے دے گرفتار نچہوڑ
گر نہین چہوڑتا لاچار نچہوڑ

سلسلہ دار کا اے یار نچہوڑ
ہان ابہی ہاتہہ سے تلوار نچہوڑ

غیر بہی وصل کے طالب ہون اگر
تب مین جانون کہ تو انکا نچہوڑ

آشتی یار سے رکہنا اے دل
اور اغیار سے تکرار نچہوڑ

صدمہ ہجر نہین اوٹہنے کا
تو مجہے جان کے غمخوار نچہوڑ

دل سے اوس شوخ کا گہر چہوٹنے کا خیال
کہدو اندیشے سے کہ دیوار نچہوڑ

اے جنون ہاتہہ سے چلا جائے ابہی
اس گریبان کا کوئی تار نچہوڑ

دیکہہ اے آنکہہ نجی بہلے گا
ہجر مین آنسوونکا تار نچہوڑ

جو بلا آئے بلا سے اے دل
عشق گیسو کا سروکار نچہوڑ

آنکہہ دکہلا کے کدہر جاتا ہے
اے مسیحا مجہے بیمار نچہوڑ

ملہی جائیگا سخی یار کہین
تو کوئی کوچہ یار از پئے جستجو رہو

ردیف ـ ز

سرد مہری نہ کر آجا بیٹھ دو چار عزیز
آرضائی مین چہپا لون تجہے یار عزیز

سر کٹانے بہی ہم آئی ہین تیغ ہی دار عزیز
لو میری جان کبہی اونکو ہی تلوار عزیز

تو چہوڑ لینے کسی کے نہ ہٹیا یار عزیز
دوست مجبور ہو ہو گئے لاچار عزیز

غیر سے کر کے اشارہ مجہے فرمائی ہین
ہوگا معشوق کو ایسا ہی گنہگار عزیز

کان بہرے ہوئے ہین چہم چہم کی صدا سنکے
پہر سنا دی ہین یار نے پازیب کی جہنکار عزیز

چادر دشت ہی مجہہ برہنہ کو جنون نے
کوہ کن نے نہ کیا دامن کہسار عزیز

چشم جانانکو جو دیکہے ابہی کہین نہ چلی جاے مت
باغبانکو بہی بہت نرگس بیمار عزیز

سر کے ٹکرانیسے صدمہ نہ پہونچے پائی
اے جنون اونکو رہا کرتی ہے دیوار عزیز

بعد مردن سگ جانان نے ہڈی کہائی
دوست تو مجکو ہما کی نہین منقار عزیز

ہجر مین پہوٹ گئے دو مین پلک مارونگا
پیار دیدہ کا نہین مجہے دیدار عزیز

اونکو فرمانیسے وہ دوست بہی سہل نہین
کیون کیا کرتے ہین فرمایش دشوار عزیز

پاؤن اوٹہتے ہین صحرا سے آبا دیکہو
ہین بہت آبلہ پا کو مرے خار عزیز

لو سخی اور یہ بہر عکسی قسمت دیکہو
ہمکو اقرار پسند اور وہنین انکار عزیز

ایک سو رہتی نہیں انکی طبیعت یار روز
ہوتا رہتا ہے نیا جھگڑا نئی تکرار روز

دیکھنا اونکا نئی صورت سے یہہ انکار روز
ایکدن آتے نہیں کہہ جاتی ہیں اقرار روز

عشق میں آنکھوں کے ہو جاتے ہیں ہم زار روز
پوچھو اتنا ہی کہ کیوں رہتے ہو تم بیمار روز

حسن کی خیرات کا سائل ہے بلبل رشک گل
عاشقوں سے تیرا دروازہ رہے گلزار روز

لا ید ہر قاتل لہو اپنا چھٹا دیں آ سے
خشک رہتی ہی زبان خنجر خونخوار روز

دل نہ کہنا مانیگا الجھیگا زلف نازنین
جانے دو میری بلا سے کیوں کرے اصرار روز

بار الفت لیجئے یا بوسکی نقدی سے ملے
اب ہوگی ہے صاحب الفت کی بیگار روز

جب تلک اغیار کے دم میں تھا قاتل میرا
چار انگلی میان سے باہر رہے تلوار روز

تیری ہر مشکل سخی آسان ہو جایا کرے
رکھہ زبان پر اپنے نام حیدر کرار روز

ردیف س

ابروئے یار نہیں ابروئے خمدار کی پاس
ایک تلوار ادھر اور ہے تلوار کی پاس

ہی مرا رشک چمن میرے تن زار کی پاس
دیکھ بلبل کہ نیا پھول ہے یہہ خار کی پاس

جان باقی ہے فقط اپنے تن زار کی پاس
ایکدل تھا وہ رہا کرتا ہی دلدار کے پاس

میری صحبت کا مزا پایا نہ اغیار کی پاس
یار نے دیکھ لیا بیٹھ کے دو چار کے پاس

بیٹھے ہیں دل مشتاق کو ہم یار کے پاس
کاش رکھ لیں تن نازک اسی دیوار کے پاس

رات اغیار سے سرگوشیاں کیا ہوئی نہیں
ہم بھی تھے کان لگائے تری دیوار کے پاس

متصل دشت کے پاتے ہین ہم مجنون بھی
نالۂ فرہاد کا سن لیتے ہین کہسار کی پاس

آب وہ گوہر دندان کی اگر دکھلائین
جوہری پھر نہ کھڑے ہون در شہوار کی پاس

مردم چشم کو آ اوس صف مژگان کے بیچ
ابھی صف بستہ سپاہی ہین یہ سردار کی پاس

ہند مین دل سے یہی مشورہ رہتا ہے سخی
گھر بنے روضۂ عباس علمدار کے پاس

ردیف شین

گہ اشک مین گہ سوزش دل سے گہے آب سے گہے آتش
مفارقت مین ہما ہین مائل [?] سے گہے آب و گہے آتش

قدم اوٹھے گہ الفت کبھی ہیں سوے کوہن [?] مین ڈھونڈون
فراق مین جی مرا ہے مائل [?] سے گہے آب و گہے آتش

کبھی ہوا سوز دوستونکو [illegible] ہے جھجہ یہ تارہی
ہمیشہ رہتی ہے میری محفل سے گہے آب و گہے آتش

کبھی تو پانی مین ہون بہاتا کبھی جلاتا ہون آتش جسکو
مراد ہوتی ہے میری حاصل سے گہے آب و گہے آتش

سنہری رنگونکے آگے زمانہ تہا مناسب سزا ہے اوسکی
طلائی زرگر ہو کیون نہ داخل سے گہے آب و گہے آتش

بگڑیگا ترا اپنا مدفن تو یون جلادیگی اپنا مرقد

یہہ خاک ہوگی ہماری شامل گہے باب و گہے بالش

۲
تھا یاد ریسے فکر مین بہی جلا بہتا منو غم سے اکثر
سخی تمہارا ہوا ہے داخل گہے باب گہے بالش
۵

بام پر چاندنی وان جیسے ہے یا عرش پہ فرش
چھٹکی ہے چاندنی پر چاندنی یا فرش پہ فرش

گھر مین اوس ماہ کے کیا رات کو جلسہ ہوگا
آج کیون لوگ لئے جاتے ہین یہہ فرش پہ فرش

بام پر پاس صنم کے ہون کہ نزدیک خدا
کوٹھے پر مسند عالی ہے کہ ہے عرش پہ فرش

بزم مین آمد دلدار کی اندر سے خوشی
مارے فرحت کے بچھا جاتا ہون مین فرش پہ فرش

کس کی آمد ہے جو گرمی یہہ گوارا ہے تمہین
۳ کیون بچھاتے ہو سخی مشعلہ سرکش پہ فرش ۱۱

ہر مرتبہ کرواتی ہے تکرار فراموش
اے یاد نہین ہمکو سزاوار فراموش

کرتے جو نہین یاد کو اغیار فراموش
ہم ہو گئے والے سے بد و یار فراموش

لو وصل کا ہو کیون نہ سروکار فراموش
انکار او نہین یاد ہے اقرار فراموش

سر پھوڑنا اے دل نہ کبھی ہجر مین چھوٹے
ہان یار کے گھر کی نہ ہو دیوار فراموش

صفت ہے یار کی کندن سے رنگ کی کنگری
مگر نظر میں ٹھہرتا ہے اب زر ناقص

ہر اک حسین پہ مرتے ہو جان جاتی ہے
سنبھلی تمھاری طبیعت ہے کس قدر ناقص

ردیف ـ ض

کہتے ہیں چاندنی ہے ماہ صفیا یار کا فیض
میں کہوں صاف یہ ہے تیرے رخسار کا فیض

کوئی تخصیص گلستان و بیاباں کی نہیں
عام آفاق میں ہے ابر گہربار کا فیض

اس گدا کو بھی عطا کیجیے بوسہ لب کا
آپ کی مثل ہے مشہور کہ سرکار کا فیض

سجدہ کرنا مجھے آیا ہے بدولت اوسکے
شیخ جی دیکھیے اللہ در یار کا فیض

سب ہے وہ رلمین ٹھکانے لگی دو دو ری آج
تا یہ محتاج جو پہونچے کسی زردار کا فیض

جھیلتا ہوں جو میں ہجر کی کالی راتیں
یہ تو ہے زلف سیہ کے تری اک یار کا فیض

بچ گیا لیجئے مرنے سے نبی آپکا آج
دیکھیے اپنی ذرا چھوڑ ہی اقرار کا فیض

ردیف ـ ط

یار آپ نے تلک نہ بھیجا خط
آج پھر جائیگا ہمارا خط

درد انگلی میں ہے نزاکت سے
یار سے غیر کا ہے پہاڑا خط

قاصدا وسمیں ہے وصل کی خواہش
غیر کو تو نہیں دکھایا خط

جنکی طفلی ہمیں قیامت تھی
وہ جوان ہوگئے نکالا خط

قطعہ

ہیں جو اک عمر حسن کے اوقات
لکھتے لکھتے ہوا ہے دریا خط

بیچ تیرے پیار ہے اسے بت
جسم پر غیر کے پڑے گا خط

لی ملاقات نصف کی لذت
ہمنے اونکا سنگھلے لگایا خط

آ کے قاصد نے مروتی کھو دی
ہو گیا نسخہ مسیحا خط

رہین جو دو تین غیر یار کے پاس
ایک اونکو نہ لکھنے آیا خط

چار سطر و نہیت ہونہ ایک رست
فقرہ انشا عبارت املا خط

کیون سخی بار بار ہنستے ہو
کیا کچھ اقرار کا ہے آیا خط

ردیف ۔ ظ
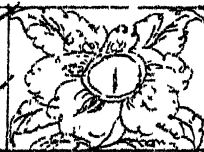
اونکے بیمار کا خدا حافظ
اس دل زار کا خدا حافظ

مر گیا کوہ کن بھی شیرین پر
اب ہے کہسار کا خدا حافظ

وہ نہ وعدہ کرے تردد ہے
وجہ انکار کا خدا حافظ

سایہ کاہ بھی ہے کوہ گران
اس تن زار کا خدا حافظ

پھنسا پیچ ین ایک ظالم کے
اس دل زار کا خدا حافظ

کبک رفتار یار دیکھتا ہے
اوسکی رفتار کا خدا حافظ

عزم بوسہ پہ یار رکھتا ہے
میرے رخسار کا خدا حافظ

ہمتو فرقت مین جان دیتے ہین
شوق دیدار کا خدا حافظ

لیکے دل یار ہمسے کہتا ہے | کہو دلدار کا خدا حافظ

تم تو جاتے ہو سوے خانہ سخی
اب ہے گھر بار کا خدا حافظ

ردیف عین

کرونگا سامنا جو کریگی غرور شمع
ہمکو تو یار کسے رخ روشن سے عشق ہے
مسند پہ بیٹھ کرا سے منگواو سامنے
آنسو کا تار کیون نہ انکا سبب کہلا
محفل میں آسے نہین نکر لکے اپنا سر
کہتے ہین بام پر رخ روشن دکھا کے وہ
ہے سچ مثل کہی ہے کہ عادت کو دخل ہے
شرمندہ ہین مہر صنم ہفت سال سے

یان سے کہین نہ یار گیا ہے نہ دور شمع
پروانہ کو دکھا یا کرے اپنا نور شمع
پاس ادب سے تمکو کہیگی حضور شمع
کیا تیری نشے کا ہے اترا سرور شمع
فانوس کو کریگی کہین چور چور شمع
دیکھو وہ جل رہی ہے سر کوہ طور شمع
سر کٹتے پر کریگی وہی پھر قصور شمع
غلمان چراغ مہر پری بدر حور شمع

جس شخص نے سخی اسے چاہا رولا دیا
روشن ہوا یہ ہمپہ کہ ہے بے شعور شمع

ردیف غ

وہ میرے نظم کا کہلاتا ہے باغ
دیکھ لو تم تو بہول جاؤ چمن

جسکے آگے جہان مین کیا ہے باغ
داغوں نسے دل مین وہ کہلاتے باغ

قطعہ

سیر کو آج میرے ساتھ وہ گل
غنچۂ دل میرا مسرت سے ہے
اے خزان تیرے یان تو آئی ہے
داغوں سے دل بھرا پورا ہے مرا

دل سے کہتا ہے تو کو چلا ہے باغ
کہاں سے ہے اس وقت ہو گیا ہے باغ
سو کہے گا جو ہا بہرا ہے باغ
پھولوں سے یا بھرا پورا ہے باغ

دیکھو آ کر سخی کے داغ جگر
کہاں جاتے ہو کیا بلا ہے باغ

ردیف ف

اوڑ کے بے منت میں جاؤں او سے تمکرہ کی طرف
آئے گر جھونکا صبا کا جسم لاغر کی طرف

وہ ہوں دیوانہ اگر دیکھوں میں پتھر کی طرف
آپ سے دوڑے چلے آئیں مرے سر کی طرف

عاشق مژگاں سے دل قاتل کا ہے شر کی طرف
بگڑی تیور ہیں نظر پڑتی ہے خنجر کی طرف

ہوں بہت لاغر نہ ہوگا بار مرغ نامہ بر
مجکو لگا سے لئے چل یہ میں دلبر کی طرف

اشک کے طوفاں کی یاں تو دا دکچھ ملتی نہیں
دیدۂ گریان کو لیجاؤں سمندر کی طرف

تنگ کرتا ہے ہمین اس کا عوض بھی جائے	آج دل کو بھیجتے ہین اوس ستمگر کیطرف
دھیان مجھ دیوانہ کو مژگان کا ہے جو دم فصد	کیسی رگ پھولی چلی آتی ہے نشتر کیطرف
چوٹ سی لگتی ہے دلکو یاد آجاتے ہین خال	ہجر مین دیکھا نہین جاتا ہے اختر کیطرف
کوئی ہمکو پوچھتا آئے تو کہدینا سخی	آج مدت ہو گئے ہین اوس ستمگر کیطرف

ردیف قاف

۱ ۹

رہتا ہے قمر یار کی تصویر کا مشتاق	خورشید ہے رخسار کی تنویر کا مشتاق
مین ہون نہ کبھی زلف گرہ گیر کا مشتاق	سودائی ہوا کرتا ہے زنجیر کا مشتاق
پروانہ ہے جان سوز رخ یار نہین ہے	رہتا ہے سر شمع بھی گلگیر کا مشتاق
دکھلاؤ خط روے کتابی کہ بہت ہون	قرآن کا قرآن کی تفسیر کا مشتاق
زلفون کی دکھانیکو کہا مین نے تو بولے	سودائی ہوا طوق گلوگیر کا مشتاق
جلد آئے کہین یار کہ بر آئے تمنا	رہتا ہون بہت آہ کی تاثیر کا مشتاق
اے مرغ دل آ [illegible] سینے سے نکلکر	تیر نظر یار ہے نخچیر کا مشتاق
جھگڑے مین ہی کٹتی نظر آتی ہے شب وصل	تعجیل وہ نہین ورنہ مین تاخیر کا مشتاق

اسیر جب کہ اس سخی میری نظر میں
رہتا ہوں میں خاک در شبیر کا مشتاق

ردیف کاف

بے مہر ہے وہ نہ آئینگے میرے مکان تلک
میں جاؤں وان تلک تو وہ آئیں یہان تلک

پہونچے فلک تلک کہ بڑھے لامکان تلک
بتلاؤ جا کے آہ ہماری کہان تلک

آئے یہ دل اوڑا کے جیسے کہکشان تلک
یہہ رستہ گیا ہے کسی کے مکان تلک

یار آگیا تو شکریہ میں شب گذر گئی
شکوہ کا حرف آنے نہ پایا زبان تلک

ٹھوکر نظر کی اوس سے سنبھالی نہ جائیگی
دوڑی نگاہ کیا کمر ناتوان تلک

پاس اونکی ایکدن بہی ہمین قسمت نہ لیگئی
دربان سے بیٹھ گئے پاسبان تلک

لو سیل اشک یار کے آنیسے تہم گئے
تہمتا ہے اوسکو دیکھ کے آب روان تلک

ناقوتیسے بلبلیں ہیں قفس میں یہ ناتوان
فریاد کی صدا نہ گئی باغبان تلک

اللہ رے سوز آتش فرقت ترا کمال
دل جلگیا نکلنے نہ پایا دھوان تلک

اب بار عشق یار اوٹھانا محال ہے
یا ہم کبھی اوٹھاتے تھے کوہ گران تلک

۱
کیا بلبلون سے ضد ہے سخی اوسکو باغبان
صیاد نے اوجاڑ دیئے آشیان تلک
۵

ردیف گاف

خواب میں ہمن دیکھتا سنگ میں گل چمن میں آگ

کندھو اُسکے آسے مہر درخشان کرن مین گل
ہے عزم سیر باغ یہہ کس گلعذار کو ۱۲
گلچین بچھانے جاتے ہین صحن چمین مین گل
سمجھا کرے ہر اہل زمین ہالہ ماہ کا
ہنسلی کا یار کے ہے یہہ چرخ کہن مین گل
تشبیہ دی ہے عارض رنگین یار سے
پہولے سمائین گے نہ کبھی پیرہن مین گل
دانتونسے اوسکے موتیون نے کی ہے ہمسری
اب دیکھین اسکا پہولتا ہے کیا عدن مین گل
آج اوسکے بزم مین ہے تکلف بہار کا
ڈالی کے چاہئین ظرف عقیق یمن مین گل
پہینکا جنون نے وادی پرخار کی طرف
سہنے سختی نہ دیکھنے پائی وطن مین گل
اوٹھاؤ اون کی تم ہون جو پیار کے قابل
سخی یہہ خیر تو ہے اختیار کے قابل
لگا دے اسکو بہی اے باغبان ڈالی مین
اگر ہو غنچۂ دل میرا ہار کے قابل ۱۲

کبوترون کو نہ دیا تہا نامہ اوس گل کا
یہہ قاصدی ہتی نسیم بہار کے قابل ۱۲

خط اون کے پہوسے رہتا نہ پر نہ ظاہر ہو
لیہہ گل نہین مرے اے خار کے قابل ۱۲

گدا ہون یار کے در کا بہبوت مل لونگا
لباس جب ملا خاکسار کے قابل

خیال زلف رہے دہیان رکہین چہرے کا
کیا ہمین ابہی لیل و نہار کے قابل ۱۲

نہ قدردان نہ منصف نہ آشنا نہ رفیق
سخن کا وقت بہی ہے یادگار کے قابل

ردیف میم

انکشاف راز الفت پر نہ کیون سر ہو قلم
جرم اظہار محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

تیر یان لگتے ہین اسے دل عشق مژگان یار
تیغ ابرو کے محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع کیا گل گیر سے سر کٹنے کا شکوہ کرے
ہے وہ مجبور اپنے عادت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع محفل میں جلاتی ہے جو پروانوں کو روز
کہئے اوسکا اس شرارت پر نہ کیوں سر ہو قلم
ہمکو اپنے قتل پر دم مارنے کی جا نہ تھی
ہے وہ آمادہ شجاعت پر نہ کیوں سر ہو قلم
لکھہ طرح جو سخی کے کہنے سے تو ایک غزل
۲ قافیہ اوسکا محبت پر نہ کیوں سر ہو قلم
یہہ تمنا ہے کہ پوچھے وہ ترا سر ہو قلم ۱۲
تو کہوں میں سرنگوں ہو کر کہ بہتر ہو قلم
بلبلوں کو ایک صدمہ دیتے ہیں صیاد کیا
پاؤں کاٹیں پر کٹے بازو کٹے سر ہو قلم۔
خنجر قاتل مرے گردن پہ آخر مڑ گیا۔
سخت جان ہوں میں مرا سر خاک پتھر ہو قلم
آج مونہہ دہوئے گا وہ گل یاسمین اے باغبان
واسطے مسواک کے شاخ گل تر ہو قلم
لے سخی بھی اب مخاطب ہے غزل کہنی میں آج
۳ قافیہ تبدیل اوس کا بھی مکرر ہو قلم

تیغ ابرو کی صفت تحریر کب تک ہو قلم
الغرض پڑ جائیگی جس پر گرے گی دو قلم

درد ہوگا بار سے لکھا نہ جاوے گا کبھی
انگلیاں نازک ہین صاحب ہاتھ مت تو قلم

شکوۂ قاتل کی عرضی حشر مین لکھونگا میت
ساتھ میرے لاش کے مرقد مین بھی رکھدو قلم

شعر گوئی مین مرا اور غیر کا لو امتحان
دو دواتین لاؤ اور دو نیند کاغذ دو قلم

اے سخی کیا دیدۂ گریان کا کچھ لکھنا ہے حال
جل رہا ہے آج کاغذ پر یہہ کیون لتا رو رو قلم

فرہاد قیس نے جو الم پایا کم سے کم ۱۱۲۲
تقسیم ہو گیا تھا یہہ کچھ اپنے غم سے غم

زانو تلک بدلتے نہ دیکھا انہین کبھی
اغیار تیرے بزم مین جاتے ہین جم سے جم

دے لو ہزار گالیان راضی نہ ہوگے کیا
سو سو سے بھی ہم لینگے اگر لینگے کم سے کم

محفل مین جو پکارسنے کہ دلبر ہمارا کون

وہ طفل شوخ سنگ لگا کہنے ہم سے ہم
کی اخذ قد سے راست قدی تیر نے سحیٰ
سیکھا کمان نے یار کے ابرو سے خم سے خم

ردیف نون

۱ — ۱۳

بڑا اندیشہ ہے دیکھین کدہر فرقت مین جاتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہین
مزا اب ضربت شمشیر قاتل کا اوٹھاتے ہین
شہادت کی جو ہمکو بہوک ہے تلوار کہاتے ہین
بہادر سورواں یاں آگے لوہا مان جاتے ہین
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جہکاتے ہین
نہ ہم بولین حسینوں سے نہ وہ بولین رقیبوں سے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین
ضعیفی مین چہوڑا انہیں سے وہ کوچہ چہوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا این پاؤں بہی تہ لڑکہڑاتے ہین
مرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دست نازنین سے وہ اوٹہاتے ہین
ابہی رد کا تہا ان انکو نکو پہر باہر نکل آئے

یہ لڑکے کیسی کی بات پچھے خاطر میں لاتے ہین

یہ کس رشک چمن کے آئینے سکتے کا عالم ہے
کہ گل ہنستے ہین گلشن مین غنچے مسکراتے ہین

فرشتوں کو خبر در خیر مانگین آسمانون کی
وہ نالے کرتا ہون جو عرش کے پائے ہلاتے ہین

تماکر مرگ عاشق اونکو افسردہ تکر دینا
سنا ہے اپنے گھر مین آج وہ گاتے بجاتے ہین

عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے
ہمین روٹھے ہین اونسے اور ہمین اوسکے مناتے ہین

جہان تہا بیٹھنا مشکل وہان اب اوٹھنا مشکل ہے
کہ پاؤن کی انگوٹھے سے مرا دامن دباتے ہین

سنی ہے صید آہو کی لی کس شوخ کی آمد
سخی جو جار ہاے دشت بد آنکھین بچھاتے ہین

۲	دیگر	۵

لعل لب کا خیال کرتے ہین
منہ طمانچون سے لال کرتے ہین

عید مین غیر کے گلے نہ لگین
کیون ہمین وہ حلال کرتے ہین

مدرسے رخ صاف کا مذکور
نجم سے ذکر خال کرتے ہین

گھر چھٹ گیا عشق زلف مین آہ
اب چل کے رہین سخی ختن مین

جستجو پریون مین بھی کی ہمنے پر ملتی نہین ۱۲
جان جان ایسی کسیکو بہی کم ملتی نہین

شب کو آتا ہے عیادت کو تو یون کہتا ہے یار
اب مریض چشم کو میرے سحر ملتی نہین

قاصدون کو بہیجکر مین کس تردد مین پڑا
ایک کے وان تک پہونچنے کی خبر ملتی نہین

آسمان پر گر فقط نقشہ کہنچا تو کیا کمال ۱۲
نور پیشانی سے تنویر قمر ملتی نہین ۱۲

کان مین کیا کہہ کے ہر گل کو ہنسا دیتی ہے یہ
پوچھنا منظور تہا باد سحر ملتی نہین

ہجر کا شکوہ کیا مین نے نہ فرقت کا گلہ
خود بخود آنکھین چرائے ہین نظر ملتی نہین

گر کے نظرون سے نہ طفل اشک عزت پائیگے
آبرو جب جا چکی بار دگر ملتی نہین

لکہنؤ مین کیا مرا مطلب ہو حاصل اے سخی

۸ بادشاہ وقت کو میرے خبر ملتی نہیں

کیا بتاؤں او نہیں کہ کیسے ہیں　　جی ہی کچھ جانتا ہے جیسے ہیں
جل گیا اب حرام ہی نہ کہیں　　شیخ جی تو خفا سے بیٹھے ہیں
ہم تو عاشق نہ ان بتوں کے ہوں　　حضرت دل ہی بیٹھے بیٹھے ہیں
جلوہ دکھلا کے اک گلاب کا پھول　　بلبلوں نے کہیں جہاں بیٹھے ہیں

۹ میکدہ میں سخی نہ ہوں ہم ہوں
آج بیٹھے گرہ میں پیسے ہیں ۵

جھگڑے عاشقوں کے بستے ہیں　　شاد اب اس گلی کے رستے ہیں
آج گلگشت کا حال کہلا　　چمنستان کے پھول ہنستے ہیں
چشم تر میری دیکھ کر بولے　　ایسے بادل بہت برستے ہیں
مر گئے جیتے تھے نہ میں دیکھا　　یاں قیامت کے لوگ بستے ہیں

۱۲ سخی یہ بر خلافیاں دیکھو
ہم جو روتے ہیں آپ ہنستے ہیں ۵

پہلو سے نہیں وہ چھوٹتے ہیں　　یوں رک کے پھپھولے پھوٹتے ہیں
ہاتھوں سے سنوارتے وہ گیسو　　شانے سے بال ٹوٹتے ہیں
سنتا ہوں ہاں اسیر گیسو　　خیرات میں آج چھوٹتے ہیں
دیکھا مجھے نزع میں تو بولے　　افسوس یہ آج چھوٹتے ہیں

شیرین و بہو سنے ہون سخی خوش
ہر وقت مزے جو لوٹ تے ہیں
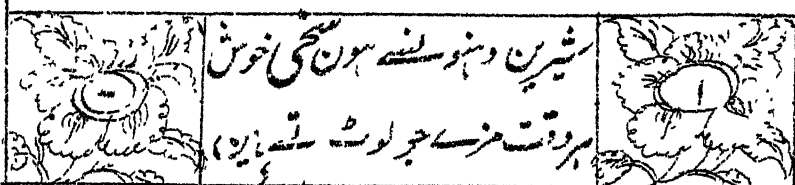
ردیف - واو

اوٹھا کر آنکھ گر دیکھون بناؤن دوست دشمن کو
جو پاؤن راہ مین تو رہنما کر لون مین رہزن کو

مرے دن دیکھنا تن تن کے دکھلاتے ہین تن تن کو
ہمیشہ جو پئے تسلیم خم رکھتے تھے گردن کو

کبھی ثابت نہ لائے پیرہن کانٹون نے صحرا کے
بچا چاک قبا اپنا تو اوٹھا اپنے دامن کو

چراغون کو عبث ہنس ہنس کے محفل مین جلاتے ہین
بھلا لائین کہا غنچے یہہ تمہارے رنگ و روغن کو

الٰہی آج کوٹھے پہ کسکی راہ تکتے ہین
اوٹھا کر دیکھتے ہین دمبدم کھڑکی کے چلمن کو

لحد مین بعد مردن اک کفن پر زیب ہوا تو کیا
سلامت ہے جنون تو پھاڑ سینگے حشر کے دامن کو

بہ طرز نو سخی اب اس زمین مین اک غزل پڑھ دو
مخاطب کر لیا ہے آج خوب اوس رشک گلشن کو ۲

ہے قبل از مرگ واویلا سے تو بلبل کی شیون کو

خزاں کی سنکی آمد روتی ہے گلہائے گلشن کو

مسی پر پان کھایا اپنا گل دیگر شگفت است اے جانا

کیا لب جا کر رنگ لالہ رنگ سوسن کو

وہ دانتی صاف ہے روشن ہیں چالش میں اے جانا

کرے گا سا ستارہ کا ہے سوا ماہ روشن کو

کرینگے موہنہ سے جو نکلا کہ قول مرد جان دارد

اگر زندہ رہے تو مار ہی ڈالینگے دشمن کو

ملیگا قیس بیشک سچ ہے گر جوئندہ یابندہ

کبھو محمل نشیں سے خوب چھانے نجد کے بن کو

غزل تضمین بھی ایسی ہی کہلانا مقدم ہے

الٰہی مت چھوڑنا دلبر سخی مشفق من کو

جو وہ رشک چمن عریاں گیا گلگشت گلشن کو

گلستاں گفت منت جز خدا را دیکھکر تن کو

الٰہی غنچۂ امید بکشا ور دے ہے اپنا ۱۲

دکھا دیگا کسی دن تو خدا اس رشک گلشن کو

اگر مانند شئے ماند شئے دیگر نے ماند ۱۲

کمال بدر سے نسبت نہ دو ان اوس روے روشن کو

جواب جاہلان باشد خموشی پر عمل ہے یان

سوا سننے کے کچھ کہتے نہین ہم اپنے دشمن کو

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۱۲

نہ پینتے زلف کے عاشق نہ ملتا طوق گردنکو

دلم در زلف او گم شد بجا شد رنج کیا اوسکا

مرے پہلو مین مہمان تہا گیا اب اپنے مسکن کو

مکدر گر نہ گردی با تو گویم اے پری پیکر

سخی کی خاک پر لانا کسی دن اپنے توسن کو ۴

اے مہ جو تری کفش زری دستیاب ہو

گردونپہ طرۂ کلۂ افتاب ہو ۱۲۱۲

زلفون کو تیرے مردم آبی جو دیکھ لین

زنجیر اون کے پاؤن مین ہر موج آب ہو

قربانیون سے عید کے کچھ فایدہ نہین ۱۲

ہمکو کرو جو ذبح تو حاصل ثواب ہو

تشبیہ چاہتے ہو وہان دکمر کے تم

وہ بات کہتے ہو کہ جسکا جواب ہو ۱۲

لوگ جنکو تیرے رخ روشن سے کے فیض سے

ہاتھوں میں ہر ورق ورق آفتاب ہو

آنکھوں سے پاسے یار لگانیکی ہے ہوس

حلقہ ہمارے چشم کا اوسکی رکاب ہو

اوس بحر حسن کو ہو جو دریا میں شوق سے

ساقی ہو خضر ساغر بادہ حباب ہو ۱۲

اب تنگ ان بتوں سے سحی کا بہت ہے دل

یارب ظہور مہدی دین کا شتاب ہو ۵

چھوٹے نہ ہجر میں بھی اب وصال ایسا ہو

وہ روز خواب میں آئیں خیال ایسا ہو

ہوا ہے دل کو ہمارے ملال ایسا ہو ۱۲

کرے کسی سے محبت نہ حال ایسا ہو ۱۲

لبوں کا بوسہ جو مانگا تو بولے بس خاموش

اب آج سے نہ کسیدن سوال ایسا ہو

یہہ گل کو دیکھ کے کیوں لال ہو گیا چہرہ

ضرور ہے کہ تمہارا ہی گال ایسا ہو

مرے سبب سے دل آتا ہے ان حسینوں پر

جو مین نہ جیا ہون تو پہر کیا مجال ایسا ہو
اوٹہا جنازہ ہمارا تو یار سے بولے ۱۲
یہہ موںہہ پینا سکے سجنے انفعال ایسا ہو
نہ ہم بلائین کسیکو نہ تم کہین جاؤ ۱۲ ۱۲ ۱۲
تو شک تمہین نہ ہمین احتمال ایسا ہو ۱۲
ہے لکہنئو مین سخی بس کلام عاشق کا
٦ کہ وجد ہوگیا سنکر کمال ایسا ہو ۱۲

کرینگے رشک سے گل پرزے پرزے اپنے دامانکو
پہن کر تو قبا اے گل نجا سیر گلستان کو
خوش آتین ہین جو زنجیرون کی جہنکارین اوٹھ کہتے ہین
خدا آباد رکہے قید نو سے میرے زندان کو
نہین خاطر کسیکی توڑتے جو اہل رتبہ ہین
ہوئی مقبول دعوت مور کی آخر سلیمان کو
ابھی ایام گل مین ہوگا سو سو بار یہہ ٹکڑے
گریبان دریدہ کو مرے للّٰہ مت ٹان کو
گیا جب کوہ پر یاد آگئی فرہاد کی محنت ۱۲
تصور آگیا مجنون کا جب دیکہا بیابان کو

مرے دست جنون سے لئے ہاتھ پھیلائے ہین وحشت مین
صبا صحرا سے کہہ دیجیو سنبھالے اپنے دامان کو

بلی السیزم تو غل زنجیر کا ظالم سمجھتا ہے
ناسخ انصاف سے دیکھو ذرا اوس بت کے بہتان کو ۵

کیا عجب دل جو جاتے دیدۂ چشم یار کو ۱۲
دیکھنے جاتے ہین انسان مردم بیمار کو ۱۲

دل مرا لیتے ہی دلبر نے جو کین دلداریان
مین نہین بیدل ہوا دل دیکے اوس دلدار کو

چشم پیشانی دہن ابرو مژہ زلف سیاہ ۱۲
وہ دیکھا کر روز ششدر کرتے ہین دوچار کو

جب نہ اوس چشم سیہ کا ہو سکا خاکہ درست
رو دیئے بہزاد و دمانی دیکھہ کر پرکار کو ۱۲

جہان نکلنے کا یار کے تہا اے ناسخ ہمکو جو دہیان
دیر تک آنکھین ہین سمجھے روزن دیوار کو ۱۲ ۶

ہے چمن مین رحم گلچین کو نہ کچھہ صیاد کو
اب خدا ہی شاد رکھے بلبل ناشاد کو

سوجھتی تھی کوہ و صحرا مین یہی ہردم مجھے

کیجئے غم قیس کا اور رو دے فرہاد کو ۱۲

ہچکیاں آتی ہین پر اپنے نہین وہ میرا نام ۱۲

دیکھنا اون کی فراموشی کو ہے یاد کو

یاد مین اونکے حواس خمسہ دیدیتے ہین ہم

آہ کو نالہ کو غل کو شور کو فریاد کو ۱۲

جائیگی گلشن تلک اوس گل کے آمد کی خبر

آئیگی بلبل مرے گہر مین مبارکباد کو ۱۲

نزع کے دم بہی او نہین ہچکی نہ آئے گی کبہی

یونہین گر بہولے رہینگے وہ سخن کی یاد کو

ردیف ہ		
۱	ردیف — ہ	۱۱

کیا دیکھین اون کو بیٹھے ہین تکرار کی جگہ ۱۲

اغیار کی قنات ہے دیوار کی جگہہ

آئینہ تو مین نکالون دلدار کی جگہہ

سینے مین خالی کرون دل نذار کی جگہہ

اوس بت سے بعد مرگ تعلق نہین گیا

رشتہ ہے میرے جان کا زنار کی جگہہ

تصویر چشم یار کا خواہان ہے باغبان ۱۲

ایجاد ہو گئی نرگس بیمار کی جگہ ۱۲۱۲

گل کی بہار چہرۂ گلرنگ سے ملے
مژگان کا لطف دیکھ لیا خار کی جگہ

وہ تیغ باز دست نہین عاشق کے قتل کو
ابرو ہی کام کرتی ہے تلوار کی جگہ

شانے کا جسپہ وہم تہا وہ یہین نکل گیا
لٹکے ہین سانپ کاکل خمدار کی جگہ

کشتے پہ کشتے کردئی قاتل نے ایسے دفن
باقی نہ رہنے پائے گنہگار کی جگہ

تیرے ہی جستجو مین ہین طفل و جوان و پیر
ہر دل پہ اپنے تونے میرے یار کی جگہ ۱۲۱۲

بعد فنا مزار ہمارا کھلا رہے ۱۲
کرنا نہ بند طالب دیدار کی جگہ

اوس سیم تن کے عشق مین مفلس ہین سخی
دل مین ہمارے داغ ہین دینار کی جگہ

۱ ردیف یا ۹

نالہ اس دبدبہ و شان سے اپدل اوٹھے

تھرتھرا جاسے فلک اور زمین ہل اوٹھے

کیون کہون مین کہ نزاکت سے نہین اوٹھنے کا
آپ لیجائین جو ہاتھو سے میرا دل اوٹھے

راہی ملک عدم ایسے پڑے تھک تھک کر
چھوڑ کر پھر نہ کبھی گور کی منزل اوٹھے

سو زیادہ ہے ایسے دید رخ جانان کے
شمع کیا صبح تلک چھوڑ کے محفل اوٹھے

مل سکے اسے جو حق جنون خوب مدد کی تونے
پاے لاغر سے مرے بار سلاسل اوٹھے

گور مین بھی یہی سستی طبیعت جو رہی
کیا عجب ہے نہ قیامت مین یہہ کاہل اوٹھے

ناتوانی مین کہان لطف نشست و برخاست
بیٹھے سر تھام کے لو پکڑے ہوئے دل اوٹھے

دہن زخم گلو سے مین کہون بسم اللہ
ذبح کرکے جو مجھے خنجر سے قاتل اوٹھے

زیر دیوار جو کی آہ تو فرمانے لگے
بس سخی بس کہین کو ٹھانہ مرا ہل اوٹھے

باغ جہان مین کے نہ پوچھو کہان رہے
بچپن سے قیدی قفس آسمان رہے

کہئے بخیر دعا عافیت اے مہربان رہے
مدت پہ آج آئے مرے گھر کہان رہے

مین پوچھتا ہون روز سخی بہی یہان رہے
اتنا نہین زبان سے نکلتا کہ ہان رہے

عشق اور حسن مین یہہ بڑا تفرقہ پڑا
ہم پیر ہوگئے وہ جوان کے جوان رہے

دن ختم کرکے شام کو آئے تو کہہ گئے
آج اور میرے آپ کے شب درمیان رہے

جی چاہتا ہے دختر رز کو کرون خراب
بس در مے کدے مین نہ پیر مغان رہے

گردش ہی مین یہ عمر ہماری بسر ہوئی
ہم بھی زمین پر صفت آسمان رہے

جنت تمہین خدا نے تو بخشے ہمین بھی کچھ
پوچھو گناہ گار ہمارا کہان رہے

زنجیر کی بہی رہی کثرت تو اسے جنون

سونے سے بھی یقین ہے لوہا گران رہے
لیجا کے وہان ہمارا جنازہ یہہ پوچھنا
حاضر ہے کشتہ آپکا گاڑے کہان رہے
دیکھے کبھی جو اوس گل رخسار کی بہار
بلبل دعا کرے کہ چمن مین خزان رہے
ہو آفتاب حشر سوا نیزہ پر تو ہو ۱۲ ۱۲
ہے اوسکی تاب کیا جو خدا مہربان رہے
اے دود آہ تو بھی فلک تک دکھا دے رنگ
جیسے مکان بند مین گھٹ کر دھوان رہے
پیر ضعیف جان کے تمنے کیا تو ذبح
بندہ اگر بہشت مین جا کر جوان رہے
ویران نہ لکھنئو سا کوئی شہر ہو کہین
لاکھون مکین رہے نہ ہزارون مکان رہے
چھپوائے جاؤ اپنا سخن زیست مین مصحفی
جس سے تمہارا نام رہے اور نشان رہے
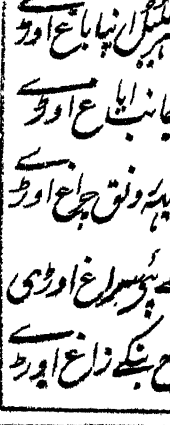
نوشتہ

یون پریشان کبھی ہم بھی تو نہ تھے ۱۲ ۱۲
ایسے اوس زلف مین ہم بھی تو نہ تھے ۱۲

سیر گلشن کو گئے تھے جب آپ
یاد تو کیجئے ہم بھی تو نہ تھے ۱۲

ہم سے بے جرم وہ کوچہ چھوٹا
شایق باغ ارم بھی تو نہ تھے

رحم کرتا نہ فلک کیا کرتا ۱۲
ہم سزاوار ستم بھی تو نہ تھے

رہتے کعبہ مین اسکے لیے کیا ہم ۱۲
دل لگانے کو صنم بھی تو نہ تھے ۱۲

ہاتھہ کیون سر پہ ہمارے رکھا
ہمسے خواہان قسم بھی تو نہ تھے

اے سخی کس نے رولایا تجکو
ابھی دیدے ترے نم بھی تو نہ تھے

صبا جو سینہ سے یان لیکے بوے داغ اوڑی
تو چھوڑ چھوڑ کے ہر بلبل نیا باغ اوڑے

یہی تصرف ساقی رہا تو سن لینا
کہ ایک ان بطے سے جانب ایاغ اوڑے

شب وصال ہین ہو کہا سحر کا ہونے لگا
کچھہ اونکے آتے ہی یہہ رونق چراغ اوڑے

ہوس تھی بعد فنا بھی جو کوئی جانا نکی
ہماری خاک لحد سے پئے سراغ اوڑی

کسی نے یار کے صدقے کی وہان جو کی تجویز
نثار ہونیکو یان روح بنکے زاغ اوڑے

سخیؔ کو شوق ہے اب ہشیار کی صحبت کا
بھلا ہوا کہ تمنا ہے سبز باغ اوڑی

جی جائے مگر نہ وہ پری جائے
یارب نہ ہماری زندگی جائے

دل بھی مین جائے یا کہ جی جائے
جس کا جی چاہے وہ ابھی جائے

اوس گل کا نہ وصل ہو نہ جی جائے
کیونکہ میرے دل کی بیکلی جائے

تم بسل لب اپنے گر دیکہاؤ
پھر سوئے یمن نہ جوہری جائے

اس غنچہ دہن کی بو نہ لائے
دکھلائے نہ منہ صبا چلی جائے

سوغات کسطرح پیش مجنون
بیڑی اور بیری ہتکڑی جائے

ثابت ہے جیب بہار وحشت
جیب تک دامن ہمارا ہی جائے

غیر دنکو تو ہے پلائے ساقی
مین مانگون تو صاف سکی پی جائے

ہمراہ ہو پر درستش علی بھی
یان سے جو کربلا سخیؔ جائے

لب سے غنچہ دہن کے گلرو ہے
منہ پہ کہنا تو اک خوشامد ہے

تبسم مین غنچہ گل خندان
آج گلشن مین کسکی آمد ہے

شان سنعم ہے زندگانی تک
پھر نہ تکیہ ہے اور نہ مسند ہے

بس نہ کرین پہلے پھر جاؤ
اس لحد مین علی کی آمد ہے

وہ بولا مین تو جاؤن آنکھو سنے
اے سخیؔ مین سیر مقصد ہے

دیگر

یار کا منہ مقابل گل سے | ہمنے بازی بدی ہے بلبل سے
اب رنگین ہین یار کے گل سے | زلف مشکین کے بال سنبل سے
ناف سے بچھو نکی پیدائش | سانپ پیدا ہین اوسکے کاکل سے
پوچھا کرتا ہے مجھسے کیا مینا | تنگ آیا ہون اوسکے قلقل سے

۶ آج اوسکو سخی لگا لائے
دم سے فقر یسے جا ہے جل سے ۱۱

ہمپہ جور و ستم کے کیا معنے | ترک رحم و کرم کے کیا معنے
عیش و عشرت میں غم کے کیا معنے | فربہی ہے ورم کے کیا معنے
رات فرقت کی کسکو کہتے ہین | روز ہجر صنم کے کیا معنے
گر نہین اوسکا ساغر مے ناب | کہئے پہر جام جم کے کیا معنے
پوچھا بت کا ہے یہ کیا مضمون | اور طواف حرم کے کیا معنے
کوچۂ گل رخان کو کہتے ہین | اور باغ ارم کے کیا معنے
یوہین وعدہ کرو یقین ہو جائے | کیون قسم لون قسم کے کیا معنے
ماجرا چشم نم کا تو سمجھے | لیکن ابر و کرم کے کیا معنے

قطعہ

بوسے وعدہ سے کم نہین منظور | دم نہ دو ہم کو دم کے کیا معنے
ایک دو تین چار پانچ چھ سات | یوہین گن لینگے کم کے کیا معنے

۹ اے سخی یار نے دیکھائی کمر ۵

ستب جو پوچھا عدم کے کیا معنے

جو چاک اسکو ہم مثل گریبان کرینگے	تو اک دن گریبان بیابان کرینگے
عمر تن قید بین مین مگر بے خور ہی یہہ	پھر آباد وہ کیونکر وہ زندان کرینگے
اگر آج پنجہ سے گلچین کے چھوٹے	تو پھر ہم نہ سیر گلستان کرینگے
مکان وصل کا کوئی تجویز ہوگا	کہ وہ یون ہین ہر روز یان ان کے

سخنؔ ہم بھی ہوئینگے خاک ہوکر
رسا آنکھوں تابہ زندان کرینگے

دل وسے دیدیا سخی ہی تو ہے	مرحبا پرورش علی ہی تو ہے
دل دیا ہے دلاوری ہی تو ہے	جان بھی اسکو دینگے جی ہی تو ہے
کیون حسینونکی آنکھ سے نہ لڑے	میری پتلی کی مردمی ہی تو ہے
نہ ہوئی ہے عمر بھر سیدہی	ابروئے یار کی کجی ہی تو ہے
عارض اسکا نہ دیکھون مرجاؤن	زندگی میری عارضی ہی تو ہے
نہ ہنسے وہ گل دہن کا کہلا	ابھی نام خدا کلی ہی تو ہے
کی خطابت کو گر خدا سمجھا	بندہ بھی آخر آدمی ہی تو ہے
گال مین وان ہوا کے صدمہ سے	پڑ گیا نیل نازکی ہی تو ہے

آج کیون چونکتے ہو تکتے ہو
اس مکان مین فقط سخنؔ ہی تو ہے

کبھی میری گلی پر وار ہو جاے | وہ ابرو آئیدن تلوار ہو جاے

انکار کہنا نہ اے دست جنون آ | گریبان کا جدا ہر تار ہو جاے

ملاؤن ہاتھ تو ہوہا تہا پالی ۱۲ | لڑاؤن آنکھ تو تکرار ہو جاے

مجھے اک حور کا کوچہ ہے فردوس | سوے جنت جسے درکار ہو جاے

میرے مُردہ کو کاندہا دیکے ہوے | گھڑی بھر انکی بھی بیگار ہو جاے

عجب کیا ہجر مین اوس شنک گلانے | تن لاغر ہمارا خار ہو جاے

تردد مین سخی یہہ دردر کہنا
علی چاہین تو بیڑا پار ہو جاے

دل نہ لین وہ تو نہ دو یوہین سہی | اے سخی مان ہی لو یوہین سہی

جام مے گر نہ دیجیے ہمکو | ہاتھ پر خم بہر دو یوہین سہی

بوسے لینے سے غرض ہے ہمکو | دو نہ دو ایک ہے دو یوہین سہی

مختصر زلف کو جو مین نے کہا | بولے بس طول نہ دو یوہین سہی

اے سخی وہ جو بناتے ہین بہنچ
کیا بگڑتا ہے چلو یوہین سہی

ہے خدا کون کوئی کیا جانے | بت کسے کہتے ہین خدا جانے

مین نے پوچھا کہ زلف مین دل ہے | ہنس کے بولے میری بلا جانے

یہ میری کیا ہے ہوائی کیا شے ہے | ابھی نام خدا وہ کیا جانے

۵	زیبا نہیں ہے آپ سے دانا کے واسطے	۱۵

یہہ گیسوون والا نہ ادھر جا سحر سے
اے کالی گھٹا تو جو سر شام سے برسے

ہم ساتھہ ہی رکھتے ہین ہمیشہ کفن اپنا
غافل نہین رہتے کبھی اسباب سفر سے

سمجھے جو پری آدمی کو ہم تو عجب کیا
گا ہے بشریت بھی تو ہوتی ہے پری سے

گھڑیال کی آواز سنی کیا وہ شب وصل
یا زیب کی جھنکار زیادہ گجر سے

آئے ہین سخی اوسکا دہن چومنے کو آج
کہدو کہ ذرا مونہہ کو تو دہوا ہین یہہ کہہ کے

آکے پہلو سے بیٹھے جو مل کے
حوصلے کچھہ نکال لین دل کے

آج کوچہ مین ہمکو قاتل کے
چند ٹکڑے پڑے ملے دل کے

دشت کے چھوٹنے کی صدمے مین
آبلے روکے خار سے مل کے

آمد یار کی خوشی دیکھو ۱۲
سنس رہے ہین چراغ محفل کے

اے سخی اسقدر ستارے ہین
ستے یہہ شیدا ہین ایک اوس تل کے

رخ روشن پہ صفا لوٹ گئی ۱۲
زلف پر کالی بلا لوٹ گئی

سن کے گلشن مین مرے نالہ و آہ
بلبل نغمہ سرا لوٹ گئی

اوس بت مست پہ مینا نہ مین
دختر رز بخدا لوٹ گئی

ہم نہ مرتے اوس ادا پر لیکن
پا ئو نپر آ کے قضا لوٹ گئی

تنگ ہون اپنی طبیعت سے میں
جو حسین اسکو ملا لوٹ گئی

۱۸
اے سخی خوب غزل تونے کہی
سنکے طبع شعرا لوٹ گئے
۷

ماہ نو پردہ سحاب میں ہے
یا کہ ابرو کوئی نقاب میں ہے

رنگت اوس رخ کی گل نے پائی ہے
اور پسینے کی بو گلاب میں ہے

آج ساقی نشا کہ کھیلے گا
بطۂ کا نشہ شراب میں ہے

طول روز فراق کہتا ہے
حشر کا روز کس حساب میں ہے

شربت قند کی سی شیرینی
دہن یار کے لعاب میں ہے

شانے سے کچھہ بگڑ گئی شاید
زلف شبرنگ پیچ و تاب میں ہے

۱۹
ہو سخی کو نہ فکر یا اللہ
عرض اپنی تری جناب میں ہے
۵
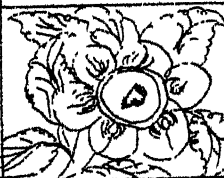
پوچھیں جو میری قبر کو کسکا مزار ہے
تو کہیو اسمین پہ ہے کا خاکسار ہے

نوک مژہ پہ اشک کا قطرہ سوار ہے
منصور میرا ہجر مین بالائے دار ہے

آنا کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
اونکی ہی جستجو مین ہمارا غبار ہے

بار سیاہ زلف نہ اس سے چھپائیے
طاؤس یہہ نہین ہے دل داغدار ہے

۲
لاشہ سخی زار کا کھنچوایا جائیگا
تشہیر کا ہمارے یہہ آج اشتہار ہے
۵

طبیعت اندنوں یہ نا تواں ہماری ہے
ذرا شہر کے چلے دور جام ساقی
جسے پسند کرو وہ تمہارے نذر کریں
پر اسکتا ہوں فرقت ہیں اوٹھ نہیں سکتا

جو رہا جو خار تو سمجھے کوئی کٹاری ہے
کسیکی آنیکی ہمکو امیدواری ہے
نہ دل عزیز ہے مجکو نہ جان پیاری ہے
یہ نا تواں ہوا ہوں کہ جان بھاری ہے

نہ ہو فریفتہ کیونکر یہہ اشتیں ریختہ
سخی کو کہتے ہیں یہہ سید بخاری ہے

ہاتھ میں خنجر ہے اور زیب کمر شمشیر ہے
کہیے صاحب آج کسکی قتل کی تدبیر ہے

دل ہے وارفتہ ہر ایک طفل وجوان و پیر ہے
آجکل حسن بتان عشق عالم گیر ہے

ابروے پرخم کے نیچے ہے وہ چشم ناتوان
قہر ہے بیمار کی گردن تہ شمشیر ہے

زلف کا شکوہ کیا میں نے تو بولے ناز سے
ہم نہیں سنتے کہ یہہ الجھی ہوئی تقریر ہے

ماہ نو جسکو سمجھتے ہیں وہ ہے اوس کی کمان
کوکب مدار جسکو کہتے ہیں وہ تیر ہے

جوش مت کرنا کہ گر ہے جائیگی اسے سیل اشک

خانۂ دل کی بہت بگڑی ہوئی تعمیر آہ

کوہ کن کہتا تھا شیرین ہاتھ آجاے اگر ۱۱

ہو بسے خون جاری کرون کیا چیر جب شیر آہ

۲۲

اے سخی کیا اچھی غزل تو نے پڑھی ہے بزم مین
سنکے سب محفل مین کہتے ہین کہ زندہ میر ہے

۹

رخ روشن جو وہ دکھائین گے
چاند سورج گہن مین آئین گے

اوسکی تصویر کو جو پائین گے
عید ہوگی گلے لگائین گے

پاؤن مین مہندی وہ لگائین گے
شب عید یہ رنگ لائین گے

سا قیسے اوس غزال کے آہو
چوکڑی اپنی بھول جائین گے

غنچہ گر مسکرائیگا تجھہ سے
تنگیون مین اوسے اوڑائینگے

سے حنا ہی کو دسترس اتنا
اوسکی ہاتھون کو ہم نہ پائینگے

زلف چھوتا ہون مین تو کہتے ہین
اکدن آپ مار کھائین گے

سمجھے ہم اپنی اگر سیہ بختی ۱۲
اوسکی زلفون سے مانگ لائینگے

۲۳

اے سخی بے دھڑک نہ چھو گیسو
سانپ ہین تجھکو کاٹ کھائین گے

۶

گھر مین ساقی مست کے چھلکے
آج ساغر شراب کا چھلکے

سوگ مین ہم پر مسند کیے بدلے
لال کرتے ہین ہاتھ مل مل کے

کم ظرف ہے شیشہ بلوری
آنکھوں مین جگہ ملی ہے تمکو
کیا دون نسبت تیری گلو سے
ریئوا سے اشک آبرو سے ۱۲

لالے کیطرح جو دل پہ ہے داغ ۲۶
چہوٹے گا سخن نہ شست و شو سے

سر نہ خنجر سے کٹے گا اور نہ تلوار سے ۱۲
ہان مگر ہم قتل ہونگے ابروے خمدار سے
ہون ضعیف اسمرتبہ موئے میان یار سے
ناتوانی کو حسد ہے میرے جسم زار سے ۱۲
آج آپکا مسی ملکر ہے گل گشت یار ۱۲
نکلی سوسن سوہنہ کو کالا کرکے اپنے گلزار سے
گر بہار آے تو زور جذب دل سے ہے یقین
توڑ دیگی بلبل قفس کے تیلیان منقار سے
بال اترے سر کے اوسنے رکھہ دئی روز لقا ہین جب
سمجھے ہم کالے کا سر نکلا ہے یہہ دیوار سے
جوہر تیغ آزمائی کو ذرا دیکھلائیے ۱۲
کاٹئے تلوار تیغ ابروے خمدار سے
ہو سکا خاک نہ اوس ... کا سمجھی

۹

۲۷	دایرہ کھینچا بہت بانی نے گو پرکار سے ۱۲

گر زلف نہ اپنی وہ دکھائے　　تو سانپ ہی مجھکو کاٹ کھائے
لیلی ہی خاک ڈھونڈھ لائے　　ٹپکا مجنوں کا جو نہائے
ملبوس جو اوترا اوسکا پائے　　پھولا ہوا گل نہ پھر سمائے
ہوں نگہت گل سے بھی میں ہلکا　　لاشے کو مرے صبا اوٹھائے
ہیں یار کے جان و دل ہوا خواہ　　جو اپنے تھے ہو گئے پرائے
دکھلانے تھے داغ دل جو اونکو　　ہم لالے کے پھول توڑ لائے
ہیں روکے اوٹھا تو ہنس کے بولے　　جو آگے پڑے وہ ہمکو کھائے
اوس بت کے رقیب ہاتھ چھو لے　　بس صبر کیا خدا اسے پائے

۲۸
مسی ہی تھا سخی یہ اندھیر ۱۲
سرمہ کیوں پھرتے ہو لگائے
۷

جب سے پیری نے مہربانی کی　　ہر گھڑی یاد ہے جوانی کی
روح لینے لگی گرانی کی ۱۲　　اب یہ حالت ہے ناتوانی کی
مے کے خم ڈھل گئے رقیبوں میں　　یاں اجازت ملی نہ پانی کی
استخوان بعد مرگ کام آئے　　سگ جانان کی میہمانی کی ۱۲
قاصد اوس سے زیادہ کیا کرتا　　خط دیا گفتگو زبانی کی
نیند اچٹی ہے سنکے میرا حال　　اور الٹی تاثیر ہے کہانی کی

آگرہ مین سخی رہے جب تک
شعر خوانی سی شعر خوانی کی

ہے خلش پہ باغبان اور نکر مین صیاد ہے
لے خدا حافظ ترا اے بلبل ناشاد ہے
عہد طفلی ہی مین مشق و کثرت بیداد ہے
کسکی یہہ تعلیم ہے کون آپ کا استاد ہے
جلوہ حسن بتان ہر روش جو یاد ہے
روز و شب ہمکو تمنائے الہ آباد ہے
عاشق شیدا کی تیری سنکے مرنیکی خبر
خانۂ اغیار مین شور مبارک باد ہے
گم حواس خمسہ جیسے ہجر مین تیرے ہوے
آہ ہے نالہ ہے غل ہے شور ہے فریاد ہے
شیفتہ شیرین کا اک وان کوہکن تہا فقط
یان لب شیرین کا جو عاشق ہے وہ فرہاد ہے
باد صرصر گہہ اوڑاتی ہے کبہی باد سموم
ہائے کیا بعد فنا مٹی مری برباد ہے

۳۰	خانۂ زنجیر تک ورنہ صنم آباد ہے	۵

دم یار تا نزع بھر لیجئے
دیا دل تو کہنے لگے پھینک کر
مری لاغری پر تو ہنستے ہین آپ
اجل آ سکے بیٹھے شہر کا

سخی زندگی تک تو مر لیجئے
کلیجہ مین اپنے یہہ دھر لیجئے
کمر کی تو اپنے خبر لیجئے
کہین چلکے جنگل مین گھر لیجئے

سخی ہجر جانا مین کہانا کہان
غم دور سے پیٹ بھر لیجئے

روے آتشناک کا عاشق دل بیتاب ہے
سحر دیکھو آگ سے مربوط یہان سیماب ہے

دیدۂ دل ہی سے کرینگے نظارہ حسن کا
آستان یار پر گر غیر سد باب ہے

روے صاف یار سے تشبیہ دینی ستھے نہین
دیکھین کب ترے ابھی تو چرخ پر مہتاب ہے

غم نہین کچہہ بیکسی کا گر نہین شمع و چراغ
قبر پر میرے ہجوم کرمک شبتاب ہے

ہے اگر جالی کی کرتی موج دریاے صفا
حلقۂ ناف صنم بھی بیگمان گرداب ہے

۳۲

خواب مین رنجیدہ اوسکو دیکہکر تم اے سخی
مت کرو اس کا تردد یہہ خیال خواب ہے

بخدا ہم نہ کیمیا لیتے
ہان پر اوس بت کی خاک پا لیتے

گیسوئے لبنی ہم اوسکے کیون ڈرتے
کیا یہہ تہے اژدہے جو کہا لیتے

تیغ ابرو اگر دکہاتے وہ
ہم پئے قتل سر جہکا لیتے

درمیانی ہوئی عبث اغیار
وہ جو روٹہے تہے ہم منا لیتے

اوسکے گیسو کو جو ہی لینا تہا
مارتے وہ تو مار کہا لیتے

زلف سے شانہ کیون اولجہ پڑتا
گرنہ تم اسکو سر چڑہا لیتے

۳۳

ہاتہہ آتا جو خنجر قاتل ۱۲
اے سخی ہم گلے لگا لیتے

وہ حبیب یہ جا بنیکی تمنے خوب کہی
سخی یہہ بات ٹہکانیکی تمنے خوب کہی

نشانہ کہکے ادہر جو نہ تیر نگاہ
ابھی یہہ دل ہی نشانیکی تمنے خوب کہی

ہمیشہ خوابمین جا ضرہے مجکو یاد کی
عدم سے میرے نہ آنیکی تمنے خوب کہی

یہان تو ضعف سے ہی گیا بیٹہا جاتا ہے
اور اسپہ ناز اوٹہانیکی تمنے خوب کہی

میرے سوال کا بہی کچہہ جواب دیتے ہو
کہا تو ساتہہ زمانیکی تمنے خوب کہی

کسی بہانے سے حاصل ہو لطف نظارہ
یہہ ہمکو آنکہہ دکہانیکی تمنے خوب کہی

۳۴ — کسی سے آنکھ لڑائیکی تجنے خوب کہی — ۸

قاصد ترے بار بار آئے — ایک ہفتہ مین تین چار آئے

قاتل پہ جو سر کو وار آئے — بار تن زار اوتار آئے

آشفتگی ہو نصیب دشمن — تم زلف نہ کیون سنوار آئے

ایکی جو نہ چھوٹے فصل گل مین — پھر دیکھیے کب بہار آئے

دل مین نہین اوسکی کچھ کدورت — آئینہ پہ کیا غبار آئے

جھولی ہی اپنے لگے سے خالی — دامن مین و لیکے خار آئے

گل کہا نام اتپ الم سے — بلبل جو تمنے پکار آئے

۳۵ — ۵

آیا جو سخی ہے محرم

ہم بزم مین اشکبار آئے

نسبت ہی مین عذر کرتے تجھے جو آنیکے لئے — بعد مرگ آئینگے کیا لاشہ اوٹہانیکے لئے

جو کہا مین کر دو خون میرا تو اوٹھکر چلے — پان کہانیکے لئے مہندی لگانیکے لئے

پھر رونے سے اگر اونکو ہنسنے آئی تو مین — عمر بھر رویا کرون اونکے ہنسانیکے لئے

روز اب تکرار ہی کر کر گذرتی ہی اونہین — گاہ آنیکے لئے اور گاہ جانیکے لئے

۳۶ — ۶

زلف سی پہونچے گزند انسانکو تو کیا عجب

سانپکے خلقت سخی ہے کاٹ کہانیکے لئے

یہہ جہان کسکا آفریدہ ہے — جو گل سر باغ مین چیدہ ہے

ہمسے ابروئی کجھ کجی پہ نہیں　　قامت یار بھی کشیدہ ہے

شیر آنکھیں لڑا نہیں سکتا　　پھر وہاں اور کسکا دیدہ ہے

تیرے دلکو نہ چھیڑئے صاحب　　یہہ نہایت ستم رسیدہ ہے

کوئی راہ عدم میں ساتھ نہیں　　جو مسافر ہے وہ جریدہ ہے

اے مصحفی جسکو برق کہتے ہیں
وہ ہمارا دل طپیدہ ہے

۳۷

جو گلمیں رنگ و بو ہی وہ تکی بدن میں ہے　　کیا اوسکی توجہ میں نہیں جو کہ چمن میں ہے

موئے سفید زلف شکن در شکن میں ہے　　پر اب تلک بھی فرق نہیں بانکپن میں ہے

صدمہ فراق کا ہم اوٹھائیں یہی فکر　　جو جیتے جی دلمیں ہے وہ ہمارے تن میں ہے

گردون پہ بھی ضرور ہے معشوق ماہرو　　گردش یہہ بے سبب نہیں چرخ کہن میں ہے

آنکے کبھی تھی بر میں نہیں یار کی فقط　　دل اب تو اوسکی زلف شکن در شکن میں ہے

عریانی بعد مرگ یہہ آئی ہمیں پسند　　ننگے تن کفن میں ہیں کہ کفن اپنا تن میں ہے

ہوئیگا رستگار قیامت میں مصحفی
معصوم جو معیت شاہ زمن میں ہے

۳۸

بل کھاتے ہیں گیسو نپہ کالے　　عارض سے ہیں داغدار لالے

ہے بار کمر پہ زلف اوٹھالے　　مان اے مرے لبنے بال ملے

بوسہ وہ جنازے کو مرے دیکھ　　روٹھے کو مرے کوئی منالے

پھیلا نہ ابھی سے ہاتھ اپنے
منظوم ہے وصف سلک دندان
عاشق ہون از بسکہ زلف کا مین
اللہ رے حیا کہ خواب مین بھی

اے جوش جنون بہار آلے
شعر اپنے ہین ہر تیونکے بالے
ہین تیرے یہ کالے ناگ پالے
آتے ہین نقاب مونہہ پہ ڈالے

۳۵

مت ناگ کے راہ زلف مین جا ۱۲
سخیٰ مت ڈسے گا کالے

عشق گر جان ہی کا درپے ہے
کسکی آواز ہے اِن کانون مین
دل سے آزردہ جگر سے ناراض
کل اگر آئے تو کیا لطف رہا

دم کلیجا سے بکھیڑا اسکے ہے
ناگوار آج صدا سے سب ہے
اور سینہ پاس مرے کیا شئے ہے
آج تو گھر مین ہمارے مے ہے

۴۰

اے اجل وا ے تری بے دردی
مر گئے آج سخیٰ ہی ہے سے

فرقت مین ہے اے صدا دل سیماب وار کی
خوشبو سحر کو لائے نہ گیسوئے یار کی
مدت سے تیرے روئے منور کے عشق مین
گھورتے ہے پہ جز کے وہ آتے ہین رو بندے
پروانے جسکو شمع چراغان سمجھتے ہین

اس بیقرار کی نہین صورت قرار کی
شامت کیچا آگئی ہے نسیم بہار کی
گردش مین مہر و ماہ مین لیل و نہار کی
قسمت عروج پر ہے ہماری مزار کی
تقدیر ہے ہمارے تنِ داغدار کی

(۴۱)
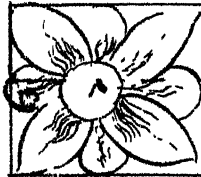
روز وصال ہی نہ خوش آیا مجھے سخی
یاد آئی بیکلی جو شب انتظار سے

زلف شب تک جو بنائی ہے
حیف ثابت ہے حبیب نے دامن
کھٹے پروانہ شمع رو تجکو
میری اونکی بگاڑ ہونے سے
پانی مانگیگا کیا وہان زخم
کلمہ ان بتون نے پڑہوایا
ہمہ تن ہوگئے ہین آئینہ

اندنون شا ئیکی بن آئی ہے
اور جنون مین بہار آئی ہے
اوسکی آنکھون مین چربی چہائی ہے
خوب عیار کی بن آئی ہے
تیغ ایک آبدار کہائی ہے
خوبروئی ہے یا خدائی ہے
خودنمائی سے خودنمائی ہے

(۴۲)

یار سے ہو بھلا رقیبون کا
اے سخی بس یہی برائی ہے

دل جو زلف سیہ مین جاتا ہے
ہے جو زاہد خدا رسی تجکو
دم بارش ہے برق جلوہ گر
عشق گیسو مین مرگیا ہون مین
ہے جو مدح وہ مغنی طفل
بوسہ مانگا دہن کا تو بولے

ہے جنون یا کہ اوسکو سودا ہے
بت پرستی کا ہمکو دعوی ہے
مین تو روتا ہون اور وہ ہنستا ہے
اوسے کالے نے مجکو مارا ہے
اپنا دیوان راگ مالا ہے
شہر کیا مو تہہ کا یہہ نوالا ہے

ہند میں تنگ ان بتوں نے کیا
اب سخی کربلا کو جاتا ہے

نہ جا ہوں بام جانا ہیں کہ کوہ طور کی بدلی
نہ پڑنے دوں تجلی سے رخ پر نور کی بدلی

چڑہا تھا خون عاشق سر پہ اب تک وہ تازہ ہے
کہ رنگت اب تلک اوسکی نہیں سیندور کی بدلی

چھپایا دختر رز نے سو شیشہ میں ستاروں سے
نظر نشہ میں کیسے جب ہی مخمور کی بدلی

نہیں ہے پیرہن کے سو سپید اس ماہ انور کے
شب سے ہوئی ہے یہ شب دیجور کی بدلی

بقول نادر پریشان سخی پورب تو چلتا ہے
بنارس کی نہ ہو تو ہوئے غازیپور کی بدلی

ہجر میں پہن رہا اوسکے زلف عنبر فام سے
وصل کی شب صبح تک شانہ کرینگے ہم

ہو گیا فرقت میں مرغ روح کا اوڑنا محال
جسم عاشق کی رگیں ہی کم نہیں [illegible]

کچھ تشفی کی بات کہنا نامہ بر
بیخبر ہیں صبح اہی گہبرینگے پیغام سے

اوس پری کی شکل سن لکھ کر کہنا کیا ضرور
ہو کے دیوانہ کہیں جاتا رہیگا کام سے

دختر رز کی چاہ کا چسکا سخی کو ہے فقط
کچھ غرض ہے شیشہ سے نہ مطلب جام سے

دہوتا منہ اپنا طشت میں جو گل آب سے
بلبل سمجھتی حوض بہرا ہے گلاب سے

سو بار رنگا تو پر گو سپسے نکال دوں
شوخی زیادہ ہے مرے خون شہاب سے

گردونپہ اونکو کس رخ انور کی ہے تلاش
کیون مہر و ماہ پہرتے ہیں خانہ خراب سے

کیا خوب ہے جو عید میں قربان کرو مجھے
تمکو تو ہو ثواب میں چھوٹوں عذاب سے

یوں ہی خیال کسا اپنا سمجھتے نہیں ہیں
باور کرینگے وہ قسم بو تراب سے

جنت میں ہم شراب طہورا پئینگے ہم
یاں بھی بھری ہے ہماری بوتل شراب سے

صبح مشاعرہ کو سخی جائینگے وطن
ہیں آج ہم آمادہ ہیں پا در رکاب سے

نسبت دی ماہ آسمان سے
لائیں تشبیہ رخ کہان سے

کسی کی صفت بیان ہوگی
سوسن بھی کہے جو سو زبان سے

تشبیہ جانک کے نہ ہاتھ آئے
لاؤں میں مانگ کہکشان سے

سودا ہے جو بلبلونکو گل کا
تنکے چن لائیں آشیان سے

یہہ آج شب وہ ملے روز
دربان سے لڑ کے پاس یار کے

جیتینگے نہ ہمسے بازی عشق
اغیار کے پٹ پڑینگے پاس سے

ہے قدر سخن سخی کو حاصل ۱۲
یاں کے ہر پیر اور جوان سے

آباد سی وحشی جو ہمارے نکل آئے
بن چھوڑ کے شہر میں جو گھر بار نکل آئے

ہم کھو کے جوڑی کو جو بیمار نکل آئے
شب ہے کئی گردون پہ ستارے نکل آئے

پھر فصل بہار میں پھر آنے لگی وحشت
پھر آبلہ پاؤں میں ہمارے نکل آئے

وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس مردن
ہم قبر سے کرنیکو نظارے نکل آئے

ڈوبے نہ کہیں اشک کے دریا میں دل زار
کہہ دو کہ کنارے ہی کنارے نکل آئے

مشہور جسے کرتے ہین تلوار کا چلنا
وہ یار کے ابرو کے اشارے نکل آئے

رہتے ہین پریشان سخی کو وہ ہمیشہ
گھر سے نہ کبھی زلف سنوارے نکل آئے

بت پرستی مری بلا نہ کرے
اجی کافر بتون خدا نہ کرے

گالیان دیکے مجھسے کہتے ہین
ہمکو پیٹیے اگر دعا نہ کرے

وصل ہی مین وصال ہوا اپنا
ہجر تک نٹنگی وفا نہ کرے

اک صنم سے برا کیا مجھکو
ایسے دلکا خدا بھلا نہ کرے

دل نہ جا راہ سخت مانگ کی ہے
او مسافر کوئی دغا نہ کرے

برف کھاؤ نہ غیر کے ہاتھون
ٹھنڈا فقرہ کوئی جما نہ کرے

مردم آب ہی کی جان نہ لیجے
اونکو دریا سے آشنا نہ کرے

رونا موقوف کردو شبنم کا
اور گل سے کہو ہنسا نہ کرے

مرض عشق جو سخی کا سنا ۱۲
بولے وہ اوسکی کچھ دوا نہ کرے

داب بھی تیغ مختصر بھی ہے
سمجھے ہم آپ کی کمر بھی ہے

آیا پھر طفل اشک تو باہر
تجھکو ظالم کسیکا ڈر بھی ہے

جسکو خالی پسند کرتے تھے
آج اوس کان مین گہر بھی ہے

جس پہ چاہو لگاؤ تیر نظر — دل بہی موجود ہی جگر بہی ہے

در ہم داغ عشق ہین دلبر
پاس اپنے تو سخن کے زر بہی ہے

مثلث

سر ہی کٹاتے ہی خنجر کا دم آ لیتے ہین — بہادر سو وہان پاؤن آن کے لوہا منجا لیتے ہین
خم شمشیر پر دیکھکر گردن جھکاتے ہین

مثال شمع ہم ثابت قدم ہی سر کٹا لیتے ہین — مزا ضربت شمشیر قاتل کا اوٹھا لیتے ہین
شہادت کی جو ہمکو ہوس کچھ ہے تلوار کھا لیتے ہین

وہان سے قاصد آتا ہے کہ عزرائیل آ لیتے ہین — بڑا اندیشہ ہے دیکھین کہین سر فرقت مین جا لیتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہی کہ وہ پہلے بلاتے ہین

ہماری وارثی اب ہے بہری کے نصیبون سے — نہ ہم بولین حبیبون سے نہ بولین نصیبون سے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین

غش آتے ہین کلیجہ کانپتا ہے دل ترستا ہے — ضعیفی مین چھوڑنے سے وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا پاؤن یون ہی پیچ لڑکھڑاتے ہین

تری رحمت کے مین قربان صدقہ کبریائی کا — مرے اللہ حافظ ہے سبو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دست نازنین سے وہ اٹھاتے ہین

کلیجا تھام لو کہر کی کا ہم گردہ اوٹھاتے ہین

مجبر سبا انکی ہمکو ملک سے سنجا کے جلتے ہین
ابھی تو بام گردون تک ہے مثل تیر جاتے ہین

اب گرد بیکہتے انکہان سے لگاتے ہین

نہ دیکھو زور اپنی آنکھونسے کہتا ہون نہ دیکھیگا
یہان تسے دور ہین اب دل وہنہین تعویذ ن دیکھیگا

ادہر آنکھیکو انگلی سے بین بتلا دون وہ آتے ہین

یہہ مجھپر بعد مدت انکا ہنستا سبب کیا ہے
ابھی پورے مہینہ پر کہ مہر چاند آج نکلا ہے

کہ بیٹھے ہو لیسے بیٹھکے یہہ سر شام آتے ہین

یہی بازی خوش آئی جب کبھی ہم ہین کہ پہلے
پلک جھپکے پہلے مارے پہنچا لونگا وہ بوسہ

پہ پہروی دیکھین ہم اس شرط سے آنکھیں لڑاتے ہین

چمن کی سیر کی تب صنعت محبوب ہم سمجھے
مسی ملتا الپ کلیج اونکا خوب ہم سمجھے

یہہ گلرو کی گلی کو غنچہ سوسن بناتے ہین

کہین وہ تو نہین جس پر ہمارا وہم غالب ہے
کہین وہ تو نہین طایر دل جسکا طالب ہے

پپیہے پی کہان کہہ کہکے یہہ کسکو بلاتے ہین

مثال مہر تابان کب ہو مجلس مین آئیگا
ہمین کیا چودہوین کا چاند یہہ گردون دیکھائیگا

ہم ایسے طشت مین تو آگ حسین کا مونہہ دہلاتے ہین

شلت ختم ہو ہر سمت سے پھر واہ والیجے
سجی اب اسطرحکی اک غزل سا دیجئے پھر تو

بہت اہل بزم مین جناب مشتاق پاتے ہین

عنایت سے خدا کے یہ سخی تضمین جو بجا ہاتین

اشعار حاشیہ گلزار نسیم مع

ہاتھون کو ملا کہا کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات

آنکھون سے جو اشک کے بندھے تار — پڑھنے لگے یون سخی کے اشعار

چھلے کو حریف یون بدل جاے — زیور مجھے کچھہ خبر نہ بن ہاے

تعویذ کو اپنے سر چڑھاؤن — جگنو نکو نہ اب گلے لگاؤن

ہنسلی نے میرا گلا نہ گھونٹا — کچھہ چھپا کلی کا مونہہ نہ پھوٹا

پتہ مرے کا نکا نہ کھڑکا — بالی کو ہوا نہ کچھہ بھی دھڑکا

تھا خوب جو دیکھہ کلی سے ڈرتی — پازیب کے زیب پا نہ کرتی

جوشن میں شکن کہین نہ کیون واے — کنگنا کیون ہتکڑی نہ بن جاے

ماہا بالے تھے با سے بھولے — گھنگرو مرے پاؤن کے نہ بولے

ہیکل پہ چکے مجھے جگاتی — زنجیر ہی کا شور غل مچاتی

لڑنا نہ تھا رات ہی کڑو تکو — سونا ایسا ملا چھڑون کو

بجلی مرے کانکی نہ تڑپی ۱۲ — پہونچی کو نہ پہونچی کچھہ خبر بھی

ٹھینگا نہ لگا سے اس سے اب جی — ہے آرسی مونہہ بھی دیکھنے کی

جس نے مجھے ہاتھہ ہے لگایا — وہ ہاتھہ سے لگے کہین خدایا ۱۲

رباعیات

صحرا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا
دیکھا ہے سخیؔ نے ہم نے پہنے اونکو
دریا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا
سودا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا

ولہ

آنکھونکا تعشق ہے مین بیمار نہین
کس کس بابونکا سخیؔ شکر کرون
زلفونکی محبت ہے گرفتار نہین
مژگان پہ نظر ہے یہ سردار نہین

ولہ

آنکھو مین سخیؔ رہے ہے جیتون دیکھو
پہر خانہ چشم مین نکل نہ گیا ۱۳۱۲
چہوڑا نہ کسیطرح سے دامن دیکھو
اس طفل سرشک کا تڑلپن دیکھو

ولہ

سو طرح کے یان فساد برپا دیکھے
آنکھین موندو چلو بھی عقبیٰ کو سخیؔ
حاسد فاسد ہی ہمنے صد ہا دیکھے
دنیا مین تک اہل دنیا دیکھے

ولہ

گردونکو ہمیشہ ہمنے گردان پایا
جل جلکے سخیؔ روز یہہ کہتا ہوگا
دن بہر بھی قیام کا نہ سامان پایا
مہر اقبال خوب تابان دیکھا

ولہ

افراط سے ان سن مین بارش بہی ہے — چاہت جسکی وہ جسب خواہش بہی ہے
یعنے ہے یار اپنا پہلو مین سخی — بجا ہے ستاریہ نوازش بہی ہے

قطعہ تاریخ ختم دیوان ۲

پورے سن بارہ سو اور ستر مین — جسمین اب ختم ہوا ہے یہہ کلام
لکھہ دو یہہ مصرعۂ تاریخ سخی — ہوا دیوان سخی کا یہہ تمام

۱۲۷۰ ہجری

تمام شد دیوان دوم ۱۲

م

یہانسے زُبان بھاکہ کی چیزین ہین جسمین مصنف کا تخلص انو تہا

مثنوی بہاکہ المعروف بہ پاتی

ایک سمے نر جگ کا نیارا
نگر تہہ لاسے گہر بسر اسئے
برسن جاسے بدسوا چہائے
ناری جہاں نڈ بدیس سدھارا
راہ بہت تریا نے نہاری
جب نہ ملی آون کی باری
پیٹن لاگی رون لاگی ۱۲
اس کہہ کہہ جیا کہون لاگی

سن دن پیا کا سوچ ہے کرونگی کون اوپائے
لکھے پاتی گر پڑون کہ جو پاتی لیجاسے

جب تریا اس بات بکھانیو
چتنے پنچھی ہین سب جانیو
ایک سکھی نے کین ستائی ۱۲
اس بدہ پاتی لکھہ بہوائی
اے پیارے برہن کے برہا
اے نیارے برہن کے برہا
مجہ برہن کی کنور کنہیا
اے بالم پردیس جو پیا ۱۲
اے ہمرے من کے ہن پیارے
اے ہمرے بسراون ہارے
جب سے گئے سدھ ہو نہیں لینی
ہم سے ساتھہ کیسی یہہ کینی

ہائے بہیو کا من مان بٹھائی ۱۲
تم تو جانے بد سوا چہائے
تمکا تو پر دسوا بہاوے
بہولت ناہین بتیان تمہری
تم بن نندیا آوت ناہین
سوُنی گہرمان ڈرت اکیلی
بالم تمکا ایسا چاہے ۱۲
اس مین تمکا مان جو لیتی
تمہرت بچھے بیتم پیارے
کن دلیواری سے نے جیدا کینو
کون سوت سے پریت ٹبرایو
لے بد ہنا بتہاری توری
کن بلمایو بالم سور ا ۱۲
اب ہم تمکا بات بتائی
یا تم ہمکا درس دیکہاؤ
آؤ بالم جنم سنگہاتی
آؤ ہمکا گر والائی ۱۲۲

کاہے کہووت موُر جوانی ۱۲
ناہک ہمرا گنہ یوان لائے
ہمکا تم بن چین نہ آوے
بسرت ناہین صورتیان تمہری
سوُنی سیجریا بہاوت ناہین
مری جات تمہری البیلی
اچہی موُری پریت نباہے
کو او پاؤ سے جان بدیتی ۱
بیٹھ رہے ہو کس من مارے
موُر بلم اپنا کر لینو ۱۲
کا ہے ہمری سدہ بسرایو ۱۲
کا لکہدین کرم ہا مورے
جہہ برہن کا صبر بٹور ا ۱۲
بس بہیو کہائی مرجائی
بالم آؤ سیّہان آؤ ۱۲
کر جورت برہاکی ماتی ۱۲
آؤ تمہرے بل بل جائی ۱۲

کاہمرے ترسائے ہو سکھے ۔ کاہمرے ترپائے ہوسئے

کابرہن کے جارے پیہو ۔ کاباپن کے جارے پیہو

کاجب ہمکا جیت نہ پایو ۱۲ ۔ کاجب ہمرے پاچھے آیو ۱۲

بالم ھمرا جیارا جاسے ۱۲ ۔ ہم مرجابے تو رودتا فی ۱۲

روسی ہو تو آن مناؤن ۔ نینن سے پلکن سے آؤن

بن دیکھے ناہین جیارا مانے ۔ چہپر پڑی ہوسے سو جانے

اہھون بلم جو پہلچھن ہوئی ہے ۔ تمھری برگن جوگن ہوئی ہے

لٹ چھٹکائے گھر سے نکسہون ۔ بستی چھیڑ سہون بن ان بسہون

انگ بہبوت ملکے کر جوگن کا بہیس
سایئں تمہرے کہوج جان ہم ہون تہن دیس

جب برہن کی لکھہ گئی پاتی ۱۲ ۔ جہکے بانچے ہیا سے تپاتی ۱۲

پاتی لے سگنا اوڑدایو ۱۲ ۔ اوپر اوپر پتا لگایو ۱۲

جون نگر ہے سکھہ کا ڈیرا ۔ واہی نگری لین بسیرا ۱۲

رو کہہ برج پر رین گنوایو ۔ بہور بہئے پاتی پہنچایو ۱۲

ملک بلک بات رودن لاگا ۔ تب سگنا اس بولن لاگا

ہمرے کرم کا یاہی لیکہا ۔ جاسے بینہہ ٹہی دوکہہ دیکہا

آسے بد سوا نمکا دیکہنا ۔ تمھرو پاؤا واہی لیکہنا

آنسو پونچھو بات اونائی ۱۲
پھیر تریا دھیرج راکھے ۱۲
پھر ہم تمکا گھر لیجائی

ڈانک پانی لکھہ پٹھیوا ۱۲
جاگہا سون بیچ پر راکھی
نرماری سے جاہی ملائی

گھر ماتریا تہت ہے یہان کا دوکھہ ہوئے
چنبو دیسی دیس کا کہ دُنیون کا سکھہ ہوئے

جب سکتا ایسو سمجہایو
اے ہمری بہنیان پیاری
انئے بالم کی چاہن ہاری
اے برہا کی بہن پیاری
کہیم کسل سگنا لے آیو ۱۲
جیسن تمہرا جلم سنگہاتی
بول بول پر آنسو آیو ۱۲
بیاکل بہیو بروگی سمتہر ۱۲
کاہے ہمکا گہایل کینو ۱۲
اپنا دکہرا کہان لگ روئی
کاہین سنگمد کی سکہی سہیلی ۱۲
کاہین ساتہہ کہیلاون ہاری

تب اس پاتی لکھہ پٹھیو ایو ۱۲
اے ہمری برہا کی ناری ۱۲
پریت کی ریت نباہن ہاری
اے دوکہیارے کی دوکہیاری
سکھہ گہری تمہری پاتی لایو
باچن لاگا تمہری پاتی ۱۲
بات بات پر رکت بہایو ۱۲
تڑپن لاگا جوگی سمتہر ۱۲
کبہسو بروگ سگرا بہر دینو ۱۲
کا جانے تمکا سکھہ ہوئی
سونے گھر ماکس ہوا کیلی
مگین ساتہہ نباہن ہاری

تمہارا ہی نہ سنگھ ہے دینو
تمکا نیت الیکی نیسنو ۱۲

ایسو نینگ جو جانت بالم
کبہون ندیس نہ آوت بالم

لے اب سن پردیس کی بتیاں
لیوا او نا دلیس کی بتیان

جب سے تم بالم سے چھوٹن
جاگت جاگت انکہیان پھوٹین

کبہون ہمکا نیند نہ آیو ۱۲
تم بن تنکو چین نہ پایو ۱۲

بہولی ناہین بتیان تمہری
بسری ناہین صورتیان تمہری

جس تم ہم بن چین نہ پایو
بس ہمہون نہ رین گنوایو

تمہرے دیکہین کا اب ہی بے
تمکا اپنا درس دیکہی بے

جیت سے چتیا چہانڈ کے سکھ مارا کہو پران
سائین تمہرے درشن کا ہیت سانجھ بہیان

ٹھمریان

جلما کرے توری ٹھمری رے انور
جلما کرے تودی ٹھمری رے انور

جب ہو سناوت من ترپاوت
جیا راہر کے توری ٹھمری کا را انور

رین ما دہن بسرت ناہین
بہا ماسے کے توری ٹھمری دا انور

اس من چاہت گانٹہ نا دل کے
باند مد کہہ کے توری ٹھمری را انور

پہر کن لاگین انکہیان موری
بس رکہہ رے توری ٹھمری را انور

دیگر

پہر سوجہے گسئین رس کی بتیان پہر موہے لگاوت ہے چہتیان
گگلی چتکار کی یاد کہان وہ دن ہوگئے بسری رتیان
کل موسے سے گلے نہ لگے انورکر جوڑ رہی ہون آٹھہ پہر
آج اپنے گر جگا پیارسے پہر ہین جا لگی ان کی گہتیان

دیگر

من موہن سے نہ پریت کری اب مت بدہ موری گئی سگئی
اٹ پیار کرین کہ بگار کرین اپنے من مان جو لئی سو لئی ۱۲
کر جوریت ہون رسے چہاند موہے تکسیر کرتا جو بہی سو بہی
انور انگیا سوری مسکت ہے پہر ہون تو رہی یاگ لئی سو لئی

ٹہمری

اب بن پی نا ہین سوہت ہے بیتم بن موہے ناگر یا ۱۲
تن من کی سدہ بسرا گئی من ہیرت وا کی ڈاگر یا ۱۲
لٹ جہٹکا ئے بالن کی کانہے پڑوارے کا مریا ۱۲
انور جوگن کا بہیس لئے پہر ہو ںمین بن بن باور یا ۱۲ ۱۲

ٹھمری

آیو آیو میرا سانول الا مین واری جاؤن

مکٹ سنہرا سیس برلجے لال پگ ہرن مان چھاجے

سندر مکہ سے باتسر یا بلجے سوہٹ گلے نج مالا — مین واری جاون

دادرے

آج بلمو نجر یا چرائے گیو

ایک نجر بھر دیکہنے نہ پاؤن گوری کا جیا ترسائے گیو — آج

سومان کہدیون لاکہ مان کہدیون انور سوئے بن بہکائے گیو — آج

دیگر

جہوستا آوے بلم متوالا ۱۲ بلم متوالا بلم متوالا

آ دلسہیلری سب مل بیٹہی آدت برہا گاؤن والا — بلم متوالا

ایک ہاتھ مان بوتل مدکی دوجے ہاتہ مان لین پیالا — بلم متوالا

دیکہو سکھی تم چہوا وتہ ہمکا لوٹے ہمرا موہن مالا — بلم متوالا

ات متوار بہیو ہے انور ہمین مان توہورت سال دو سالا — بلم متوالا

دیگر دہن پچ

مورا تمہین سے لگن ٹوٹا رے ٹوٹا ٹوٹا ٹوٹا رے

جا و رے انور ہم سے نہ بولو یہ ال چال سب جھوٹا رے

مورا تمہین سے

دیگر دہن پچ

ہو یگا بھور نیہر چلین گوری رے نیہر چلین گوری نیہر چلین گیں رہی رے

چار کہرل ڈیا بھیندا ئین اپنے بلم کی چوری رہے ــ بھو یگا

انور راہ جیور دکن لاگے ہانون پڑی کر جوری رے ــ بھو یگا

بھجن مدہن لحری وماثلہ

کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام

اچھی نکی گہڑی سے بلاؤ لگن بچارے نیمہتوان رام

نیہرے مین اوگن تمہون رو سے مورا سنجوان رام ــ کب لگ

ہمرے پیا کی چودہ بکہرپا کہان ہوئی ہے رہنوان رام

بدہنا کہین منگائی دہرو انور بات کی کہاطر سینوان رام ــ کب لگ

ہولی

گوری انگیا رنگا دے لال لال ہوری کے رنگ ان ڈال ڈال

پگا نیت واکے سر سوہت ہے موتی گوہے مالو بال لال — گوری
سہاگ کی رت ہے سہاون انور دیو مجاوت سال سال — گوری

دیگر

دین کا آوجال کھی رے
دین کا آوجال کھی رے
ایک خدائی دوا دو جگ بہیتر محمد واکو بنی رے
آل قرآن یوجا کو حق نے اوبراق ی رکے ات معراج کری رے — دین کا
انور علی کے بل بل جاؤن کہیوں خدا سے ولی رے
عرش ہے واکو تیغ جو اتری دین کی فتح بھی رے علی تا پے نادعلی رے — دین کا
حسن حسین کے مین بلہاری انور نیت سکھی رے
ایسو امام ہے جگ روشن جنکی شہادت کی رے جا نہین بات سنی رے — دین کا

تمت بالخیر

قطعات تاریخ طبع دیوان

ریختۂ کلک جواہر سلک عالیجناب والا القاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد مدار المہام سرکار عالی پیشکار صاحب دولت سرکار آصفیہ دام اقبالہ

رحم و لطف و کرم صفات سخی	مخزن مہر و عطف و ذات سخی
گنج علم است نثر و نظم اے شاد	معدن جود کلیات سخی ۱۳۰۸

ولہ

اے فلک از من چہ می پرسی تو صیف سخی	کے بہ گفتن می در آید ذکر تعریف سخی
گر ترا باور نباشد گفتۂ من گوش کن	خوش ببین از دیدۂ حیرت تو تصنیف سخی ۱۳۰۸

از نتائج افکار گہر بار عالیجناب محمد رفیع الدین صاحب المتخلص بہ فرید قاضی زادہ متعلقہ پاتھری ضلع پربھنی ریاست حیدرآباد دکن

چون برائے بخشش فیض مدام	شد بجان مرغوب دیوان سخی ۱۲
اے فریدی سال طبعش گفت دل	ہست با اسلوب دیوان سخی

از نتائج طبع رنگین عالیجناب منشی سید حسن علی صاحب رضوی رئیس قصبہ سوہن ضلع فتحپور ۱۳۰۸ھ

سخی صاحب کا دیوان فرار فتہ ملاحسیم
کہاسیر کے مجنون نے مجھ دل سے کہ تو خوش ہو

حسن علے نے اوسکے طبع کی تاریخ یون لکھی
بر آیا آج مقصود دل و جان سخی نیکو

۱۳۰۸ھ

ولہ

چھپ گیا آج یہہ دیوان سخی
للہ الحمد بر آیا مقصود

اوسکی تاریخ حسن نے لکھی
نکر مقصود سخی آ محمود

۱۳۰۸ھ

از نتایج افکار دُر بار طبع سلیم عالیجناب سید شاہ محمد علیم صاحب المتخلص بہ علیم۔ الہ آبادی

طرفہ دیوان سخی مغفور ۱۲
شد چو مطبوع درین آوانے

ہر کہ دیدش بمذاق خاطر ۱۲
پیش نظارہ نہادش خوانے

حسب حالش چو بہ پرسید علیم
سال طبعش بدل فرمانے

منصفے از سر انصاف بگفت
طبع گردید خوش دیوانے

۱۳۰۷ھ

از نتایج طبع عالی والاجناب خواجہ محمد وارث علی صاحب متخلص وارث رئیس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

سنئے اشعار پر ارمان سخی ۱۲
سنئے مضمون دل جان سخی ۱۲

غزلین ایسی پسند احباب
وجد کرتے ہین سخندان سخی

دیکھئے بول چال بہاکہ مین
طوطی ہند ہے زبان سخی

مسرور سال طبعش از طبع خویش پرسید — گفت از کمال حسرت ہمدم ثمر ضیاست
۱۳۰۸ ھ

ایضاً

دیوان سخن کا ہو چکا طبع — کیوں ہر مشتاق ہو نہ جویا
مسرور نے سال طبع لکھا — اشعار کا ہے خزانہ گویا
۱۳۰۸ ھ

از نتایج افکار در بار عالیجناب حکیم میر مہدی حسن صاحب المتخلص احسن لکھنوی بن عالیجناب شوق مرحوم مصنف زہر عشق

نظم احسن ہوئی وہ مطبوع جہان — ہر لفظ مین جسکے لطف زیبائی ہے
احسن نے لکھا یہ سال طبع دیوان — گلزار سخن مین نو بہار آئی ہے
۱۳۰۸ ھ

ایضاً

ہوا مطبوع عجب کلام سخن — ہر سخنور سے نظم کی تاریخ
عجیب ہوئی فکر سال احسن کو — شاہد نظم بس کہی تاریخ
۱۳۰۸ ہجری

تقریظ و قطعہ تاریخ از تراوش قلم اعجاز رقم عالیجناب حکیم سید بادشاہ علی صاحب المتخلص ضیا لکھنوی نبیرہ والاجناب میر علی اوسط صاحب رشک مغفور

خدا کا شکر تو ہر ایک نعمت پر کرنا لازم ہے مگر بمفواے ان تعدوا

نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ سب کا شکریہ انسان ضعیف البیان کہان ادا کر سکتا ہے تاہم بحکم (ما لا یدرک) کلہ (لا یترک) کلہ صرف زبان ہے کا شکر ہر ناطق کو کرنا لازم و واجب ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جسنے انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیا یہی زبان ہے جسنے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سردار فصیحان عرب کر دیا قرآن مجید گواہ ہے یہی زبان ہے جسنے شعراے عرب کو کیسے کیسے فصحا کی طلعت دلوا کیسے کیسے علم نیکنامی بلند کئے کیسی کیسی جنگین محض زبان کی گویائی سے سر ہو گئین دور کیون جائے اپنے اسی زمانہ کا حال دیکھہ لیجیے کہ اسی زبان سے کیسے کیسے احسان اردو کے جان پر کئے ایسکے باعث سے میر سودا ناسخ آتش ناسور ہوئے کلام کے جھنڈے گاڑ گئے اپنے زبان سے زبان اردو کے آئینہ کو جلا دیگئے اون کے لو حق احسان سے ادا ہونا دشوار ہے مین ایک ایسے شاعر نازک خیال کا ذکر اسوقت کرنا چاہتا ہون جنہون نے بہت قریب زمانہ ہوا کہ اپنے ابنائے جنس اور اپنے اہل وطن اردو والون کے جانون پر احسان کیا ایسے ایسے رنگ ایسے ایسے محاورات مین اشعار کہہ گئے جو زبان کے واسطے سند ہونے کو کافی ہین واہ کیا کلام ہے کیا طرز بندش کیا مضامین ہین کیا بول چال کیا صفائی کیا معاملہ بندی

اگر ذکر وصل ہے تو اس خوبی سے کہ زاہد صد سالہ بہی سنکر دل ہاتہہ سے کہو کر اوسکے تلاش مین مصلا تہہ کرکے دلربا ؤن کے آستانہ پر جبین نیاز رکہے اگر ذکر ہجر ہے تو اس ڈہنگ سے کہ بیجگر جگر والے بہی پسیج جائین بے اختیار آنکہوںسے آنسو نکل آئین غرض کہ مرقع خیال ہے بیمثال ہے اون مرحوم نے تو اپنے اخوان عالم پر احسان کیا ہے تہا مگر وہ احسان اونکا پردہ خفا ہی مین تہا یعنے کلام مطبوع نہ ہونے پایا تہا کہ انتقال فرمایا مگر بمصداق اگر پدر نتواند پسر تمام کند اون کے خلف باشرف حضرت سخی مرحوم کے امیدون کے مقصود یعنے میرے محب ولی جناب میر مقصود علی صاحب نے بکمال جانکاہی و محنت شاقہ و صرف کثیر باوصف کم استطاعتی اپنے صرف خاص سے اپنے زمانہ قیام و ملازمت حیدرآباد دکن مین اوسکو چہپوا کر اہل سخن احسان کیا - خدا اوسکو مقبول عالم کرے مین اس دیوان مخزن فضائل جنت کا حق تعریف تو ادا نہ کرسکا مگر اپنے خورش دلی کو جو حضرت مصنف مرحوم اور اونکے فرزند ارجمند کے محبت کے باعث سے تہا صرف ایک قطعہ تاریخ مین اظہار کر دیا ہے وہ ہدیہ ناظرین ہے

قطعہ

جسپر مذاق صد تصدق ہے رنگینیان نثار	دیوان کیا سخی کا ہی بیمثل بے نظیر

کیونکر نہ بے نظیر ہو دیوان یہہ دہر مین — ایسا ہوا نہین کوئی دیوان بے بہار
ہے جسمین التزام بحور خفیف کا — غزلین مسدسات ہین سب ہے نیا شعار
بحر تقارب و متدارک کے ماسوا — شاید مثمنات نہ غزلین ہون تہ نہار
کیا روزمرہ صاف ہے کیا بول چال ہے — گویا ہے لکھنؤ کی زبان صاف آشکار
ڈوبی ہوئی ہے رنگ مین ہر بیت ہر غزل کا — دیوان نہین کھلا ہوا ہے دیکھو لالہ زار
راز و نیاز عاشق و معشوق یون ہین نظم — پہر جائے صاف آنکھ مین تصویر بزم یار
ہے حال ہجر نظم کہین ایسے درد سے — پتھر کا بہی جگر ہو تو ہو سنکے بیقرار
تصویر بزم ہے کی کہین یعنی کھینچی ہی صاف — ہو جائین مست دیکھنے سے جسکے بادہ خوار
اس رنگ سے کیا ہے گلونکا بیان حسن — لطف آتا ہے ترانۂ بلبل کا بار بار
بلبل کے چہچہونکا مزہ اسمین ہے ضیا — زیبا ہے کہئے اسکو اگر نغمۂ ہزار

۱۳۰۸ ہجری

وله

مقصود علی ابن سخی کے کد سے — چہاپا گیا جب کلام مسعود سخی
پائی یہہ طبع کی ضیا نے تاریخ — پورا ہوا اب دکن مین مسعود سخی

۱۳۰۸ ہجری

از تراوش کلک معنی سلک عالیجناب سید محمد سلطان صاحب

عاقل دہلوی پروپرائٹر و ایڈیٹر اخبار آصفی

خدا کا شکر دیوان سخی چھپکر ہوا شایع
سخن سنجون کا لب جسکے واسطے جان تمنا ہے

کیا ہے طبع فرزند سعادتمند نے اُسکے
نتیجہ ہے مقصود علی کے کوششون کا یہ

کمائی نیک تھی اونکی خلف ایسے سلف ایسے
یہہ دیوان لخت دل لخت جگر ہے اسکو چھپایا ہے

خدا بخشے عجب شاعر بھی تھے ساتھ تقوی بھی تھا
بنارس مین مصنف کو کبھی تو ہمنے بھی دیکھا ہے

پڑہی ہے جان تازہ شاعری کی جسم میں گویا
کہی تاریخ عاقل نے کہ نظم روح افزا ہے

۱۳۰۸ ہجری

از نتایج افکار دربار عالیجناب سید محمد عسکر صاحب المتخلص بہ اخگر سنجی منسبہ عالیجناب نواب سید حسین عطا خان صاحب الضیا التکبیر مغفور مصنف نقش ال و ال طرز جدید

سخی نے کیا کہا دیوان رنگین اخگر خستہ
بہار تازہ بخشی گلشن نازک خیالی کو

دل احباب روشن ہو گئے اسکے پرتو سے
چراغ بزم لکھہ اس نور کی دیوان عالی کو

۱۳۰۸

ولہ

مطلع انوار یہہ دیوان عالی ہے تمام
کیا کلام قند ہے سو جان سے قربان سخی

طبع کی تاریخ اخگر نے کہی اس طرح سے
ہے نرالی سب سے طرز شان دیوان سخی

تصویر سید مقصود علی مرتب دیوان ہذا ۔

خاتمہ

قبل از تذکرہ ترتیب دیوان ایک پیشین گوئی قابل یادگار عرض کرتا ہون

ذرا سنئے یہہ میرا ماجرا سننے کے قابل ہے

جسروز والد مرحوم نے انتقال فرمایا اوسیدن خبر شدت علالت سنکر عزیز شہر مرزا پور سے وطن آیا لیکن ہزار حیف کہ دفن ہونیکے بعد پہنچا۔ اوسوقت کی پریشانی کا حال اظہار سے مانع اختصار ہے۔ المختصر باستماع عروۃ الوثقے الصبر مفتاح الفرح تسبیح خوان مع اعزا و احباب بالین قبر پر گیا بوقت فاتحہ خوانی تسبیح گلے مین ڈال لی تھی بعد فاتحہ خوانی اوسکو گلے سے اوتار قبر پر رکھہ کے دعائے مغفرت مین مشغول ہوا ابھی بواسطہ تسبیح خاک پاک مذکور مغفرت مرحوم کے لیئے دست بدعا ہی تھا کہ دفعتاً غزل شاعرہ مشاعرہ تذکرہ دیباچہ کا یہہ شعر مرے دفن ہونیکے ساتھہ ہی مرے گلبدن نے وفا کی لی + جو گلے مین پہولکا ہار تھا وہ لحد پہ میرے چڑھا دیا یاد کرکے بے ساختہ ہنسا۔ ہمراہیون نے تو اوسکو حرکت مجنونانہ سمجھا۔ مگر چونکہ واقعہ پیش نظر تھا جب مضمون شعر بہی مسموع ہوا تو سنتے ہی سبھون پر کچھہ عجیب کیفیت طاری ہوئی اور میری تو یہہ حالت ہوئی کہ اوسیوقت

نیابتاً عتبات عالیات کے جانیکا قصد کیا لیکن ادائے رسم تغریب میں ایک سال تک رہا اور اپنے ذاتی کوشش سے بضاعت زاد راہ حاصل کرنا ضرور تھا لہذا مجبوراً بہ سلسلۂ ملازمت محکمۂ بندوبست سرکار انگلشیہ شہر الہ آباد میں دو سال تک رہا وہاں بوجہ قربت وطن محبت اقارب وغیرہ کو باعث سفر دیکھا لہذا سنہ ۱۲۹۶ ہجری میں ترک روزگار کرکے بلدہ حیدرآباد میں آکر اس سرکار ابد پایدار کا نمک خوار ہوا اسے اگرچہ قلیل معاشی اسکے حصول کیلئے یہاں ہی مانع رہے لیکن باہمہ موانع اوس مسبب الاسباب نے دامن تمنا کو در مقصود سے خالی نہیں رکھا یعنے سنہ ۱۲۹۷ ہجری میں بہ نیابت مرحوم مغفور شرف زیارات سے مشرف ہوا اور سنہ ۱۳۰۹ میں جب وطن گیا تو وہاں کو بیاض ہاے گم شدہ نہیں ملیں مگر ایک دیوان کرم خوردہ اور چند ٹھمریان وغیرہ اور بہت سے مسودات غزلہاے بحر خفیف کے (جس سے حضرت مرحوم کو عشق تھا) الماری اور بستون میں سے ملے۔ حیدرآباد میں آکر یہہ سوجھی۔ کہ اسکے دو دیوان کردئے جاوین یعنے ایک خاص بحر خفیف دوسرا بحور مختلف کا جسکے خاتمہ پر ٹھمریان وغیرہ ہوں اور بعد تہذیب اگر طبع کا بندوبست ہوجاے تو تصویر معہ لایف مختصر ضرور ہو کہاں یہہ ہیچمدان اور ننگ خاندان اور کہاں عزم ترتیب دیوان بمصداق

مصرعہ صلاح کار کجا و من خراب کجا + الحمد للہ والمنت کہ تہذیب
اور طبع کا سامان بھی اوسی کارساز حقیقی نے حسب خواہش فرما دیا
چونکہ یہ دونون دیوان طبعہ حیدرآباد مین مرتب ہو کر طبع ہوئی
بنظر رواج سنین مروجہ دو نام تاریخی مسمے تصنیف سخن و
نغمۂ ہزار مستغنی موسوم کئے گئے ۔
جناب مستغنی عن الالقاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
بن جانان راجہ مہاراجہ پیشکار مدار المہام دولت سرکار آصفیہ
دام اقبالہ نے تصنیف سخن مین تہذیب کا لفظ فرمایا ہے مگر بنظر احقر
تعمیہ کی ضرورت نہین اول تو سنہ فصلی مطابق ۱۳۱۰ ہے دوسرے
یہہ عجیب لطف ہے کہ فقرہ و الفاظ و حرف کو اس سنہ سے مانوس یا تناسب
موضحاً ترکیب عمل بھی عرض کیجاتی ہے یعنی پورے عدد از روے
ابجد جمع کرنے کے بعد دو ایک سے ضرب دیکر حاصل ضرب مین (۹) اضافہ
کر کے (۵) سے تقسیم کیجاے تو اصولاً ہمیشہ (۴) بچینگے اوسی چار کو
(۳۲۵) مین ضرب دینے سے سنہ ۱۳۱۰ فصلی برآمد ہون گے
اور ۱۳۱۰ سنہ کے لئے شفیق قلبی جناب حکیم میر بادشاہ علیخان صاحب
متخلص بہ ضیا کا مادہ نغمۂ ہزار النسب معلوم ہوا ۔
اسمین کوئی شک نہین کہ ایک ذرہ بے مقدار سے ایسے کام ہونا

بندگانعالی میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی

رو براہ ہونا اونہی قادر مطلق ہی کی ذرہ نوازی سے ہے لاکن ساتھہ ہی نہایت ضرور عرض کرونگا کہ فیضان برکت سلطنت اسلامی ہی شامل حال ہے جو مجھہ سے بے بضاعت سے ایسے فرایض اہم ادا ہورہے ہین لہذا دست بدعا ہون کہ یا رب العالمین بحق جناب رسولنا صلعم و آلہ الاطہار میرے سرکار عالی تبار یعنے نواب گردون جناب بندگان شوکت جمشید حشمت رستم قوت ارسطو فراست حاتم سخاوت نوشیروان عدالت کریم و رحیم المعروف بہ حضرت و مخاطب بخطاب موروثی نظام الملک نظام الدولہ حضرت فتح جنگ آصفجاہ رستم دوران افضل ارکان سلطنت تیموریہ شاہ دکن خلداللہ ملکہ و حشمتہ کو باوارث تاج و تخت و وزیر ممالکت وارکان سلطنت و خیرخواہان ریاست بازدیاد حشمت و منزلت وملک و دولت بخیر و عافیت تا قیامت سلامت رکھیو - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد -

قطعہ تاریخ طبع

نادر دیوان میرے پدر کا
ہے مثل چھپا سپاس یزدان

لکھدو مقصود مصرعہ سال
ہے شکر چھپا سخی کا دیوان

۱۳۰۸

ایضاً

پہلا کہا ہیں آنو تخلص شعلہ و کعبہ کا تہا
لکہہ و مقصود اسکا ہی یہہ مصرع تاریخ طبع

بعض چیزیں اوسمیں کی ہی ملگیں ہے شکر
مثنوی یہا کہ ہے ہولی و اور یہ لطف سب

۱۳۰۸ھ

تمت

بمقتضائے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
غلطیان تو بہت ہوئیں جسکی تصحیح کامل غیر ممکن ہتی مگر ناسخ غلطی کا غلط نامہ
درج کردیا گیا بہرحال یہہ چند اوراق جناب مرحوم و مغفور اپنے یادگار
ہیں زندہ جاوید چہوڑ گئے تہے جسے اس گمنام ننگ خاندان نے چہپوا
بتوقع عیب پوشئے نظر ناظرین الوالا لبصار کیا - گر قبول افتد زہے عز و شرف

ملتمس - حقیر سید مقصود علے ضبط دار دفتر دیوانی سرکار عالی علاقہ راجہ
راے رایان بہادر امانت ونت دلقع شاہ علی بنڈہ سنجلات بلدہ
حیدرآباد دکن فقط

غلط نامہ دیوان سخن و انور مرحوم مغفور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
غلطی دیباچہ				۵۲	۶	سے	بہی
۵	۹	نسبتی	نسبی	״	۱۱	اور	٠
۶	۱۵	بنت العنب	بنت العنب	״	۱۷	محفوظ	محظوظ
۶	۹	دلکشای	دلکشار	۵۵	۹	بھیجے	بیچے
۲	۱۲	الف	٠	۵۷	۶	لوسلے	بوسلے
۳	۱۰	ذلیر	دلیر	۵۸	۲	حلس	چپقلش
۸	۱۶	من	ہین	۶۰	۱	مارمار	بار بار
۱۳	۱۳	بہون	بہوت	״	۵	الف	٠
۱۸	۱۳	اذر	روز	״	۱۳	ہو	رہا ہو
۳۲	۱۶	٠	تر	۶۳	۴	٠	وہ
۳۵	۱۱	بڑا ین	بڑھاپن	۶۸	۱	تجہسے	تجہے
۳۷	۱۰	کہین	کبہی	۷۱	۱۲	وہ ہوئی	ہوئی وہ
۳۸	۸	باعون	باغونمین	״	۱۵	حیا	صبا
۴۱	۱۵	ٹپکتا	تپکتا	۷۲	۱۰	بہی	یہی
۴۲	۴	دیکہتے	دیکہئے	۷۳	۱۰	٠	رفیق
״	۱۴	دشت	دست	״	۱۳	ستمنے	ہمنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱۲	.	سے	۱۰۰	۳	کہلے	کہلتے
۷۹	۱۳	ڈالی	والی	؍؍	۴	کسکے	کسکا
۸۰	۵	اوسکی	اسکی	؍؍	۷	سکا	سکو
۸۳	۳	طاقت	طلاقت	۱۰۲	۲	.	ہاہون
۸۴	۱	.	سیدمرحوم	؍؍	۶	سہتین	مین
۸۶	۱۲	پیغمبر	پیمبر	؍؍	۱۰	منڈین	مندین
۸۸	۵	ہی	بہی	۱۰۳	۲	و	.
؍؍	۶	یہہ چہپہ	کچہہ نہ	؍؍	؍؍	ہی	ہین
؍؍	۱۳	چہپ	چپ	؍؍	۱۲	اوسنے	اوستے
؍؍	۱۵	چہپا	چہپا	۱۰۴	۱	پاین گے	پایگی
۸۹	۷	بزل	بزم	؍؍	۲	ڈہونڈینگی	ڈہونڈہیگی
۹۰	۱۴	چپا	چہپا	؍؍	۱۳	پہارڑا	پیارا
۹۱	۴	یہہ	پہ	۱۰۵	۱	دیسا	ایسا
۹۲	۹	و	.	؍؍	۲	آسے	آیئن
؍؍	۱۰	میرا	میرے	؍؍	۱۰	کنان	کمان
۹۶	۱	مین	سے	۱۰۶	۱	کہلاوجاتین	کہدوجائیگی
؍؍	۲۰	.	جام	؍؍	۵	سوسن	سوسن
۹۷	۱۵	دہر	وہ	؍؍	۱۴	سیے	.

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۷	۸	چہم چہم	چھم چھم	۱۲۰	۹	اسشنا	آشنا
۱۰۸	۱۶	۰	پہ آ	۱۲۲	۱۱	۰	و
״	״	دیوار	دار	۱۲۵	۱۲	نہین	ہین
۱۰۹	۹	۰	سبوے	۱۳۰	۴	کہا	لاکہا
״	۱۵	زما	جاتا	۱۳۷	۱۱	کاکل	کاہل
״	״	اوسکی	اسکی	״	۱۲	نشیب	نشفت
״	۱۷	گرینگا	کریگا	۱۴۲	۱۴	و	۰
״	״	یون	لو	۱۴۳	۳	وہ	۰
״	۱۷	جلادینگی	جلادیگی	۱۴۶	۱۴	اسقدر	جسقدر
۱۱۰	۴	تجہسے	بچہتی	۱۵۰	۱۱	عشق	غسق
״	۱۳	بچتاتے	بچہاتے	۱۵۲	۱	پانی	مانی
۱۱۱	۶	نہ	یہہ	۱۵۹	۱۵	موہتہ	مونہہ
״	۱۲	گہے	لگی	۱۶۰	۳	پڑہے	ہوسنے
۱۱۲	۹	یہہ	ہے	״	۷	چلتا ہے	چلتا ہو
۱۱۳	۱۴	اسدل راز	دل ناچار	۱۶۱	۷	۰	نہ
۱۱۴	۵	کرونگا	کردونگا	۱۶۲	۱۱	آپ	آب
۱۱۷	۱۷	۰	مین	״	۱۷	ہے	ستہے
۱۱۹	۱۵	خیز	جبیر	۱۶۹	۵	ہبت	ہین